مسئلہ تقلید

www.KitaboSunnat.com

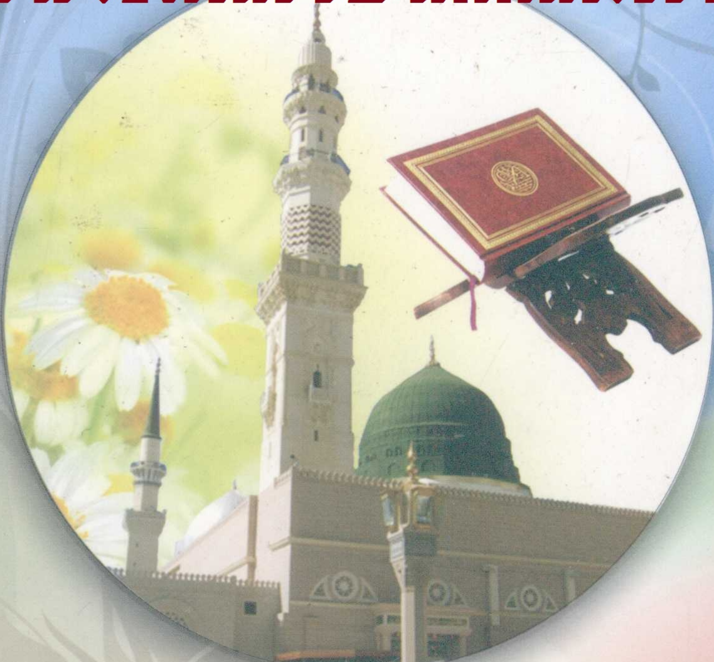

مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی رحمہ اللہ

مسلم پبلیکیشنز
MUSLIM PUBLICATIONS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ تقلید

محمد ادریس فاروقی

مسلم پبلیکیشنز
MUSLIM PUBLICATIONS

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم پبلیکیشنز
MUSLIM PUBLICATIONS

مؤسس: مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی رحمہ اللہ (1944-2010ء)

مسئلہ تقلید

مؤلف

مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی رحمہ اللہ

تعداد 1100
اشاعت سوم .... جنوری 2012ء

ناشر مسلم پبلیکیشنز
لاہور / سوہدرہ (گوجرانوالہ) 055-6408834 0322-4044013

ڈسٹری بیوٹر

دار السلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور
فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 0092 42 فیکس: 7354072
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com
غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703
مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن، لاہور فون: 7846714

کراچی شوروم Z-110,111 (D.C.H.S) مین طارق روڈ بالمقابل فری پورٹ شاپنگ مال، کراچی
فون: 4393936-21-0092 فیکس: 4393937
Email: darussalamkhi@darussalampk.com

جملہ حقوق اشاعت برائے مسلم پبلیکیشنز محفوظ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عرض ناشر	7
حالات مصنف	9
پیش گفتار	21
وہابی کا مفہوم	35
ایک منہ سے دو باتیں	35
نجدی کی تحقیق	36
محمد بن عبدالوہاب کا تعارف	36
تقلید کا غلط مفہوم	37
تقلید کا صحیح مفہوم	40
تقلید اور توہین ائمہ	42
چاروں مذاہب برحق؟	42
امام اعظم کون؟	43
اولی الامر کی وضاحت	44
فاسئلو اھل الذکر کا مطلب	45
اہل سنت کی تعریف	47
اہل سنت اور مقلد؟	48
اہل الذکر سے مراد	49
امام ابو حنیفہ نے عموماً رائے قیاس سے کیوں کام لیا؟	51

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام صاحب بری الذمہ ہیں	52
تقلید وجمود کی مذمت	54
آیت یوم ندعوا سے استدلال اور جواب	57
اتبعوا السواد الاعظم سے استدلال اور جواب	59
اکثریت اور قرآن کا ارشاد	61
اہل حق تھوڑے ہوتے ہیں	63
امام صاحب کا ارشاد	67
مقلدین کی دیدہ دلیری	67
ائمہ حنفیہ میں اختلاف	68
تقلید اور ائمہ کرام رحمھم اللہ	69
سیدھا راستہ	72
اہل حدیث اور وہابی	73
نجد عراق	74
مسلمان نام	75
ذاتی اور صفاتی نام	77
اہل حدیث کا اعزاز	78
اہل حدیث اور اہل سنت میں کوئی فرق نہیں	79
حدیث قرآن کا بھی نام ہے	81
فرقہ کسے کہتے ہیں؟	81
نماز کا نبوی طریقہ	82
اہل حدیث کی نماز	83

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا 86
اونچی آمین کہنا 86
رفع الیدین کرنا 87
نماز میں پاؤں ملانا 89
نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا 89
نماز کے بعد مسنون اذکار 90
نماز میں ٹخنے ننگے رکھنا 90
باہمی تبادلۂ خیال کے فوائد 91

تقلید سے قرآن و سنت کی طرف

تبلیغی جلسوں کی افادیت 93
مولانا عبدالرحمن فاضل دیوبند کا واقعہ 94
تحقیق کرنے کا فائدہ 95
تقلید سے برأت کا واقعہ 95
مسئلہ تراویح 96
ایک مقلد عالم کی چالاکی 96
حدیث صحیح کے مقابلے میں ضعیف سہارے 97
صحیح طریقہ 98
مفتی عبدالرحمن صاحب دیوبندی کا ایمان افروز واقعہ 99
کتاب و سنت ہی دین اسلام ہے 100
تقلید آباء مشرکین کا وطیرہ تھا 100
تقلید فقہاء دور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد شروع ہوا 100

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے	101
مقلدین کا نصوص شرعیہ سے استغناء	101
مقلدین کی حدیث میں غفلت	101
مقلدین کی مغالطہ وہی	101
دین کی اساس و بنیاد	101
مقلدین کا ایک اور جرم	102
فقہ حنفی غیر مستند ہے	102
فقہ میں تضاد	102
فقہ کی خود ساختہ کتابوں پر ایمان لانا ناروا ہے	102
فقہ حنفیہ میں حیلے بہانے	103
اہلحدیث حق کے پرستار لوگ ہیں	103
مقلدین کو مفتی صاحب کا پیغام	103

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

"مسئلہ تقلید" ہمارے لیے ایک لاینحل اور گھمبیر مسئلہ بنا ہوا ہے۔ یہ مسئلہ آج سے نہیں صدیوں سے زیر بحث چلا آ رہا ہے اور بڑے بڑے "عبقری"[1] مسئلہ تقدیر کی طرح مسئلہ تقلید میں الجھ کر رہ گئے۔ اور تقلید کو وجوب کا درجہ دے کر کچھ اس طرح پھنس گئے کہ باہر نکلنا دشوار ہو گیا ہے۔

بڑے بڑے "اجلہ" اور "شیوخ القرآن والحدیث" "یَتِیهُونَ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ"[2] کے بمصداق تقلید و جمود کی خار زار وادی میں حیران و پریشان نظر آتے ہیں۔ اور ادھر ادھر کے کمزور اور پھس پھسے دلائل پیش کر کے تقلید شخصی کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کی سعی ناکام کرتے ہیں مگر کولہو کے بیل کی طرح جہاں سے چلتے ہیں وہاں آ کر رک جاتے ہیں۔ اِلَّا مَنْ هَدَی اللّٰه۔

مؤلف کتاب ہٰذا محترم مولانا محمد ادریس فاروقی حفظہ اللہ نے اس مختصر کتاب میں مقلدین کے اعتراضات اور شبہات کا حل بڑے اختصار' جامعیت اور دلائل کی روشنی میں پیش کیا ہے کہ اصل صورت حال کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔ انداز عام فہم اور دلچسپ ہے۔ کتاب شروع کریں تو ختم کیے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔

یہ کتاب اب تیسری بار طبع ہوئی ہے۔ اس ایڈیشن میں ضروری اضافہ کرنے کے علاوہ اس میں مناسب تصحیح بھی کر دی گئی ہے۔ اور اس مختصر سی کتاب میں

---

[1] اونچے پائے کے علماء [2] حیران پریشان پھر رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع سے متعلق ضروری مباحث بڑی صفائی اور احتیاط سے بیان کئے گئے ہیں ان میں نہ اتنا زیادہ اختصار ہے کہ نفس مسئلہ سمجھ ہی نہ آئے۔ اور نہ زیادہ تطویل[1] ہے کہ اس کا مطالعہ طبع نازک پر بار ہو۔ آخر کتاب میں ایک مشہور مقلد عالم کا اپنے تقلیدی مذہب کو خیر باد کہنے اور مسلک اہل حدیث اختیار کرنے کا دلچسپ واقعہ انھیں کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ جس سے عجب نہیں کہ کسی اور کو بھی جادۂ منزل مل جائے۔ ویسے الحمد للہ! اب تک کوئی چالیس کے قریب علماء ہیں کہ انہوں نے تقلیدی مذہب کو ترک کر کے مسلک حدیث و سنت قبول فرمالیا ہے' ان میں حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی' حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب' حضرت مولانا اللہ بخش صاحب' حضرت مولانا عبدالسلام صاحب وغیرھم کے اسمائے گرامی پیش کیے جاسکتے ہیں' ان میں ہر عالم اپنی جگہ ایک ادارہ ہے۔ اور جو عوام دائرہ تقلید جمود سے نکل کر باہر آئے ہیں ان کی تعداد کا اندازہ ہی نہیں ہے۔

ہم نے کتاب "مسئلہ تقلید" کو بہر پہلو دلکش' جاذب نظر اور معیاری بنانے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے قارئین اس کاوش کو پسند کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور اسے متلاشیان منزل کے لئے مفید پائیں گے۔ رہا کوشش کرنا' تو وہ ہمارا کام ہے۔ اور دلوں کو پھیرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ دعا ہے کہ اللہ ہمارے سب کے دلوں کو قرآن و سنت کی جانب پھیر دے۔ آمین۔

قمر الحمید فیصل

مینجر مسلم پبلی کیشنز لاہور / سوہدرہ نومبر ۲۰۰۱ء

---

[1] طویل اور دراز بات چیت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد ادریس فاروقی حفظہ اللہ

حکیم جمیل اختر
گولڈ میڈلسٹ۔ منڈی وار برٹن

مولانا محمد ادریس فاروقی بن حافظ محمد یوسف سوہدروی ۱۹۴۸ء میں بمقام سوہدرہ پیدا ہوئے۔ آپ نے مدرسہ حمیدیہ سوہدرہ کے علاوہ دارالحدیث جہلم' جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے تعلیم حاصل کی۔ آپ کے علوم دینیہ میں یہ اساتذہ کرام ہیں:

حافظ محمد یوسف سوہدروی صاحب' حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی صاحب' حافظ محمد محدث گوندلوی صاحب' مولانا ابوالبرکات احمد' شیخ الحدیث حافظ عبداللہ بڈھیمالوی' مولانا شریف اللہ خان (مولانا مودودی آپ کے شاگرد تھے)' مولانا محمد صادق خلیل' مولانا پیر محمد یعقوب' شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد' مولانا علی محمد' شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز' شیخ الحدیث مولانا حافظ بنیامین' شیخ الحدیث مولانا محمد بھٹوی (مولانا عبدالسلام بھٹوی کے والد ہیں)' شیخ الحدیث مولانا فاروق احمد راشدی' مولانا عبدالمجید برادر علامہ یوسف کلکتوی' مولانا عبداللہ مظفر گڑھی' مولانا علم الدین سوہدروی' پروفیسر صوفی عبدالعزیز ایم۔اے'

ارباب علم و فضل میں آپ کے آئیڈیل مختلف مشاہیر ہیں۔ اردو ادب میں ابوالکلام آزاد' مولانا مودودی' شورش کاشمیری' تفسیر میں مولانا محمد اسماعیل سلفی' حدیث میں مولانا عطاء اللہ حنیف' تقریر میں مولانا عبدالمجید سوہدروی' تدریس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد یوسف سوہدروی اور حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہم اللہ ہیں۔

آپ کے ہم عصر اور ہم جماعت دوستوں میں مولانا محمود احمد غضنفر' مولانا عبدالرحمن لدھیانوی' مولانا حافظ عبداللہ شیخوپوری' علامہ احسان الٰہی ظہیر' قاری محمد صدیق الریاض' شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز' مولانا حفیظ الرحمن لکھوی' مولانا محمد جہلمی مرحوم' مولانا محمد اکرم جمیل' مولانا ارشاد الحق اثری' مولانا محمود احمد میرپوری' مولانا محمد گرجاکھی' مولانا حبیب الرحمن یزدانی مرحوم' مولانا عبدالسلام بھٹوی' مولانا عبدالرحمن واصل مرحوم' مولانا عبدالرحمن راسخ مرحوم' مولانا حکیم سلیم اللہ قلعہ میہاں سنگھ' مولانا محمد بشیر آبپارہ اسلام آباد وغیرھم ہیں۔

آپ فاضل درس نظامی' فاضل عربی پنجاب یونیورسٹی' فاضل دورہ تدریبیہ سعودیہ' فاضل عربی بالرادیو قاھرہ' فاضل الطب بلوچستان کالج کوئٹہ اور گریجوایٹ ہیں۔ تحریر و تقریر میں طاق ہیں۔ آپ ۱۹۶۹ء تا ۱۹۹۱ء صوبہ بلوچستان کے عروس البلاد کوئٹہ میں رہے۔ وہاں آپ تدریس و خطابت کے علاوہ ریڈیو پروگریمز میں قومی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ وہاں آپ کے ہزاروں شاگرد اور عقیدت مند ہیں۔ آپ نے وہاں درس قرآن کے ذریعے جگہ جگہ توحید و سنت کا نور پھیلایا۔

کوئٹہ میں تین اہل حدیث مساجد تھیں۔ دو مساجد یعنی مسجد حافظ عبداللہ پال جناح روڈ اور مسجد مولوی نجم الدین میکانگی روڈ۔ مگر یہ جماعتی انتشار اور عدم قیادت کی وجہ سے ہاتھ سے چلی گئیں انا للہ۔ مولانا محمد ادریس فاروقی نے کوئٹہ تشریف لا کر نہ صرف جماعت کو منضبط کیا بلکہ تیسری مسجد کو جس پر بھی "دوست" نظریں جمائے بیٹھے تھے اور وہ کوئی باقاعدہ خطیب یا قائد نہ ہونے کی وجہ سے معرض خطر میں تھی آپ نے سنبھالا ہی نہیں دیا بلکہ اسے سنبھال لیا۔ اور مسلسل تگ و دو کر کے اسے حاملین قرآن و سنت کا مرکز بنا دیا۔ اور سلسلہ درس قرآن' خطبات جمعہ اور ترجمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کلاس کے ذریعے اسے معمور و آباد کر دیا۔ یہ مسجد دو بار نئی تعمیر ہوئی۔ اس پر کوئی نصف کروڑ روپیہ صرف ہوا۔ اس کا نام جامع مسجد غزنویہ اہل حدیث ہے۔ یہ پٹیل روڈ (متصل سائنس کالج) میں واقع ہے۔ اس وقت اس مسجد کا کوئٹہ کی بہترین اور خوبصورت ترین مساجد میں شمار ہوتا ہے۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

اس کے علاوہ لوگ گھروں میں آٹھ تراویح پڑھتے تھے کیونکہ اس مسجد میں بیس تراویح ہوتی تھیں اہل محلہ نے اپنی اکثریت کی بنا پر حنفی مولوی رکھا ہوا تھا۔ مولانا موصوف کی آمد کے بعد یہاں پہلی بار مسنون آٹھ تراویح کا اجراء ہوا۔ جس میں بفضلہٖ کسی نے مزاحمت نہ کی۔

اسی طرح جماعت اہل حدیث کی اپنی کوئی نماز عید نہیں ہوتی تھی۔ مولانا محمد ادریس فاروقی کا ایک یہ کارنامہ ہے کہ انہوں نے جماعت کا شیرازہ اکٹھا کیا۔ حاملین قرآن و سنت کو حوصلہ دیا اور انہیں ریلوے اکاؤنٹس اکیڈمی کے وسیع اور خوبصورت لان میں نماز عید کے لیے جمع کیا۔ عید کے فرائض خود ذمے لیے۔ اور انہیں ہمیشہ باقاعدگی سے ادا فرماتے رہے۔

آپ رویت ہلال کمیٹی اور عربی نصاب کمیٹی صوبہ بلوچستان کے رکن‘ مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ بلوچستان کے امیر اور مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ بلوچستان کے نائب امیر رہے۔ آپ میاں سیف اللہ پراچہ صوبائی وزیر اور ملک خدا بخش مری چیف جسٹس کے گھرانوں کے اتالیق بھی رہے۔ کوئٹہ شہر کی انجمن اسلامیہ کے تحت چلنے والے اداروں میں سب سے بڑا تعلیمی ادارہ اسلامیہ ہائی سکول تھا آپ اس کے شعبہ اردو / اسلامیات‘ شعبہ بزم ادب اور لائبریری کے انچارج تھے۔ آپ کے دور میں ہیڈ ماسٹر چوہدری سلطان احمد مرحوم اور ان کے بعد الحاج محمد یوسف بھٹی صاحب تھے ان دونوں کو مولانا موصوف پر بے حد اعتماد تھا۔ آپ کی کارکردگی کا رزلٹ ہمیشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۰ فیصد سے اوپر رہا۔ مسٹر محمد علی جناح مرحوم کو اس اسکول سے بہت محبت تھی اور وہ اسے ''چھوٹا علی گڑھ'' کہا کرتے تھے۔ جناب بھٹی صاحب نے مولانا موصوف سے مشورہ کرکے اسی نام سے آپ کی ادارت میں ''چھوٹا علی گڑھ'' کے نام سے ایک ادبی و تاریخی مجلہ جاری کیا' جو بڑی آن بان سے شائع ہوتا رہا۔

سیرت و کردار کی پختگی' محنت و لگن' فرض شناسی' مستقل مزاجی' اخلاقی بلندی' مزاج کی نفاست' جدت طرازی' جودت خیال' علم کے رسوخ اور خدمت ملک و ملت کے بے تابانہ جذبے نے آپ کو ایک خاص مقام عطا کر دیا تھا۔ مذہبی' سیاسی' علمی' ادبی اور حکومتی غرض ہر حلقہ میں آپ کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ جب آپ نے کوئٹہ کو الوداع کہا تو آپ کی خاطر اسلامیہ ہائی سکول کے پرشکوہ سبزہ زار میں ایک الوداعی پارٹی ہوئی جس میں پورے سٹاف نے آپ پر عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کیے۔ اور احباب و رفقاء نے بادل نخواستہ اور بادیدۂ تر آپ کو رخصت کیا۔ اس موقع پر میں بھی وہاں موجود تھا۔ اور وہ منظر آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ بے شک وہ بڑا دیدنی منظر تھا۔ آج بھی آپ کو ہر حلقے میں بنگاہ عزت دیکھا جاتا ہے۔ اور آپ سے متعلقہ ادارے آپ کے لیے چشم براہ ہیں۔ آپ نے قیام کوئٹہ کے دوران بڑی محنت کی۔ اور بہر پہلو کافی ترقی کی۔ آپ فارغ اوقات میں برصغیر پاک و ہند کے شہرہ آفاق بزرگ یعنی اپنے حقیقی دادا حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی کی ''مسلمان بیبی'' سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کی کتب نوک پلک درست کر کے شائع فرماتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ نے ''مسلم پبلی کیشنز سوہدرہ / لاہور'' کے نام سے ایک الگ ادارہ بھی قائم فرمایا۔ آپ نے قیام کوئٹہ کے دوران یہ کتب زیور طبع سے آراستہ کیں:

① رہبر کامل ﷺ: سیرت النبی ﷺ پر منفرد اور دلآویز کتاب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② انتخاب صحیحین: آداب زندگی سے متعلق بخاری و مسلم کی احادیث کا مجموعہ ہے۔

③ خطبات ثنائی: شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کے خطبات کا گلدستہ ہے۔

④ سیرت ثنائی: شیخ القرآن مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی سوانح پر مشتمل ضخیم جامع اور معلومات کا مرقع کتاب ہے۔

⑤ حدیث کی پہلی کتاب: اس میں بچوں کے لیے آسان اور مختصر احادیث ہیں۔

⑥ حدیث کی دوسری کتاب: اس میں بچوں کے لیے آسان اور مختصر احادیث ہیں۔

⑦ حدیث کی تیسری کتاب: اس میں بھی بچوں کے لیے آسان اور مختصر احادیث ہیں۔

⑧ حدیث کی چوتھی کتاب: اس میں بھی بچوں کے لیے آسان اور مختصر احادیث ہیں۔

⑨ ہندو شعراء کا نعتیہ کلام: اس کتاب میں مزید بیسیوں ہندو شعراء کا کلام دیا گیا ہے۔

⑩ ظل رسول ﷺ: قرآن و حدیث کے حوالہ جات سے ثابت کر دکھایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ تھا۔

⑪ اسوۂ حسنہ: علامہ دوراں حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان کی تقریر ہائے سیرت کا مجموعہ ہے۔

⑫ آئینہ تصوف: اس کتاب میں تصوف کا بیان ہے۔ یہ امام غزالی کی ایک کتاب کا ترجمہ ہے۔

⑬ فرقہ ناجیہ: کتاب ہذا میں بتایا ہے کہ کامیاب اور نجات پانے والی کون سی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت ہے۔ یہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی علیہ الرحمہ کی کتاب ہے۔

﴿۱۴﴾ رسالت و بشریت: اس کتاب میں بتایا ہے کہ جس طرح آپ اندر باہر سے رسول تھے اسی طرح اندر باہر سے خالص بشر تھے۔

﴿۱۵﴾ دولت مند صحابہ رضی اللہ عنہم: اس کتاب میں صرف دولت مند صحابہ و تابعین کے حالات یکجا ہیں۔

﴿۱۶﴾ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: امام صاحب کی سیرت و سوانح پر مختصر رسالہ ہے۔

﴿۱۷﴾ سیرۃ الائمہ رحمہم اللہ: سب ائمہ قرآن و حدیث کے متبع تھے بطور نمونہ ۱۱۶ ائمہ کے حالات دیے گئے ہیں۔

﴿۱۸﴾ سیرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: موضوع پر بہترین کتاب ہے۔ ہر بار نیا لطف دیتی ہے۔

﴿۱۹﴾ سیرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا: خواتین اور بیٹیوں کے لیے بہت مفید ہے۔

﴿۲۰﴾ تحریک وہابیت: تاریخی طور پر وہابیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ کوئی ڈرنے کی چیز نہیں۔

﴿۲۱﴾ انگریز اور وہابی: سربکف مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے انگریزوں نے یہ لفظ نکالا تھا۔ اس موضوع پر معلومات کتاب ہے۔

﴿۲۲﴾ نقوش ابوالکلام: ابوالکلام آزاد غیر مقلد تھے۔ کتاب ہٰذا میں اسی بات کو واضح کیا گیا ہے۔ سیرت آزاد مختصر ہے جبکہ نقوش ابوالکلام مفصل ہے۔ اس میں مقالات بھی شامل کیے ہیں۔

مولانا محمد ادریس فاروقی کے جد محترم اپنے عہد کے ممتاز طبیب تھے۔ انہوں نے کچھ طبی کتب بھی لکھیں۔ مولانا موصوف نے مندرجہ ذیل طبی کتب شائع کیں:

﴿۲۳﴾ عورتوں کا حکیم: عورتوں پر اس سے جامع کتاب طبع نہیں ہوئی۔ معلومات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لبریز کتاب ہے۔

(۲۴) جیبی حکیم جلد اول: آدھے جسم کی مختلف بیماریوں کے بیسیوں تیر بہدف نسخے دیئے ہیں۔

(۲۵) جیبی حکیم جلد دوم: بقایا آدھے جسم کی مختلف بیماریوں کے بیسیوں تیر بہدف نسخے دیئے ہیں۔

(۲۶) بچوں کا حکیم: بچوں کے امراض و علاج پر منفرد کتاب ہے۔ جو ہر طبیب کے پاس موجود ہے۔

(۲۷) مجربات جلیل: ستارۂ طب حکیم جلیل مرحوم کے مجرب و آزمودہ نسخہ جات ہیں۔

(۲۸) مجربات زنجبیل: ادرک (سونٹھ) کے ان گنت فوائد درج ہیں۔

(۲۹) فوائد لونگ: لونگ (قرنفل) کے بیسیوں فوائد و خواص پر مشتمل ہے۔

(۳۰) گھریلو نسخے: اس کتاب میں گھروں میں عام دستیاب ہونے والے بہترین نسخہ جات مذکور ہیں۔

(۳۱) آسان نسخے: اس کتاب میں سب نسخے آسان اور سستے درج کیے ہیں۔

(۳۲) لذیذ نسخے: کچھ لوگ کڑوے کسیلے نسخے پسند نہیں کرتے ایسے لوگوں کے لیے مزیدار اور لذیذ نسخوں پر مشتمل یہ تحفہ پیش کیا ہے۔

(۳۳) اسراری نسخے: اس کتاب میں وہ نسخے دیئے ہیں جو حکیموں' ویدوں اور سنیاسیوں نے چھپا رکھے تھے۔ اس میں بڑے نادر نسخے یکجا ہیں۔

(۳۴) مجربات کنڈیاری: کنڈیاری بوٹی کے بیسیوں کار آمد مجربات ہیں۔

مولانا محمد ادریس فاروقی حفظ اللہ کا اپنا مطالعہ بھی کافی وسیع ہے۔ اور لکھنے کا اچھا سلیقہ رکھتے ہیں۔ آپ نے خود بھی چند کتب تصنیف کر کے شائع فرمائیں جو یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۵) مسائل رمضان و عیدین: اس میں رمضان اور دونوں عیدوں کے مسائل مذکور ہیں۔ کوئٹہ میں طبع ہوئی۔

(۳۶) انوار حدیث: حدیث کی اہمیت اور شان بیان کی گئی ہے۔ حدیث پر اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں۔ اور آخر میں تقلید کی تردید کی گئی ہے۔ ٹھوس حقائق پر مبنی کتاب ہے۔

(۳۷) مقامِ رسالت: کتاب ہٰذا میں دلائل کے ساتھ مقامِ رسالت آشکارا کیا ہے۔

(۳۸) نبی رحمت ﷺ: یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپ کو کائنات کے لیے رحمت بنایا۔

(۳۹) سیرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا: موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں سب سے بہتر کتاب ہے۔ خواتین کے لیے تحفہ ہے۔

(۴۰) سیرت حسین رضی اللہ عنہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت کے علاوہ واقعات کربلا بھی بیان ہوئے ہیں۔ کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ مستند واقعات پر مبنی ہے۔ اور صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم دونوں کی فضیلت کا خیال رکھا گیا ہے۔

(۴۱) مسئلہ تقلید: تقلید و جمود کی تردید پر قابل مطالعہ کتاب ہے۔

مولانا محمد ادریس فاروقی کے والد گرامی اپنے وقت کے بالغ النظر عالم اور صاحب بصیرت بزرگ تھے۔ دیگر دلچسپیوں کے ساتھ انہوں نے اسلام کی خدمت و اشاعت اور اپنے اسلامی / طبی اداروں کی پبلسٹی کے لیے ''ماہنامہ قوانین فطرت'' جاری کر رکھا تھا جس کے ذریعے حضرت موصوف بڑی خاموشی اور سادگی کے ساتھ اپنے مقاصد بروئے کار لاتے تھے۔ مولانا محمد ادریس فاروقی اپنے والد گرامی کے ایما پر اس ماہنامے کی بھی ایڈیٹنگ فرماتے تھے۔ اس ماہنامے میں آپ کے کافی مضامین مطبوع ہیں۔ آپ کی ریڈیو پاکستان کوئٹہ کی تقاریر بھی محفوظ ہیں۔ یہ ریڈیائی تقاریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ماہنامہ ''قوانین فطرت سوہدرہ'' کے مضامین کبھی الگ کتابی صورت میں شائع ہوں گے۔

حضرت مولانا محمد ادریس فاروقی جب سوہدرہ منتقل ہوئے تو اپنی آبائی مسجد کی خدمات کے علاوہ آپ کے مشاغل بڑھ گئے۔ آپ نے ''فاروقی دواخانہ سوہدرہ/لاہور'' کے نام سے اپنا الگ دواخانہ قائم کیا۔ پندرہ روزہ ''ماہنامہ ضیائے حدیث سوہدرہ'' جاری کیا۔ اپنے مدرسہ جامعہ اصحاب صفہ کا انتظام سنبھالا۔ اس کے تحت تعلیم قرآن ناظرہ کا سلسلہ سوہدرہ اور آس پاس کے دیہاتوں میں شروع کیا۔

علاوہ ازیں ایک ''فہم القرآن اکیڈمی'' قائم کی۔ اس کے ذریعے لوگوں کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے اور سمجھنے کا نادر موقع فراہم کیا۔ ناظرہ قرآن کریم و ترجمہ قرآن کریم کا یہ مبارک سلسلہ سوہدرہ کے علاوہ ملت کالونی' تلواڑہ' سجاد کالونی' سائیانوالہ' دوبرجی' سندھانوالہ' عزیز چک وغیرہ علاقہ جات میں شروع کیا۔ جو بفضلہٖ یوماً فیوماً روبہ ترقی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس چشمۂ خیر کو ابد تک جاری رکھے۔ آمین۔ ان مدارس میں مجموعی کوئی پانچ سو کے قریب طالبات / طلبہ پڑھ رہے ہیں۔

حال ہی میں موصوف نے درس نظامی کا شعبہ شروع کیا ہے۔ ابھی اس میں ایک درجن کے قریب طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اس شعبہ میں علوم اثریہ و عصریہ کو کمیا نسند رکھا ہے۔ تاکہ فارغ التحصیل علماء دنیوی تعلیم سے بھی بہرہ مند ہوں اور عزت کی روٹی کما سکیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ونگ کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

مولانا محمد ادریس فاروقی نے پبلی کیشنز کا کام بھی شروع کر رکھا ہے۔ آپ نے صوبہ بلوچستان سے صوبہ پنجاب منتقل ہونے کے بعد یہ کتب زیور طبع سے آراستہ کی ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) رہبر کامل ﷺ مع تخریج: "رہبر کامل" میں بیان کردہ واقعات کے حوالہ جات بھی دیئے ہیں۔ اس کتاب میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ۱۹ حیثیتوں میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب سیرت کے موضوع پر منفرد انداز کی کتاب ہے۔

(۲) سیرت آزاد رحمہ اللہ: نیا اور خوبصورت ایڈیشن ہے۔

(۳) نقوش ابوالکلام رحمہ اللہ (نیا ایڈیشن): ابوالکلام کے حالات زندگی کے ساتھ مقالات کا نمونہ بھی دیا ہے۔

(۴) سیرت ثنائی: مولانا امرتسری کی سوانح' گویا کتاب ہندوستان کی تاریخ اہل حدیث ہے۔

(۵) استاد پنجاب رحمہ اللہ: حضرت مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ پر تازہ ترین کتاب ہے۔

(۶) تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ: حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کے خاندان کا ذکر جمیل ہے۔

(۷) مسئلہ تقلید: موضوع پر آسان' جامع' مدلل اور خوبصورت کتاب ہے۔ جس کا مطالعہ دل و دماغ کو چمک عطا کرتا ہے۔

(۸) کرامات اہل حدیث: بیسیوں اولیائے اہل حدیث کی کرامات کا تذکرہ ہے۔ نئی کتاب ہے۔

(۹) سیرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: موضوع پر آسان اور دلچسپ کتاب ہے۔

(۱۰) سیرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا: معلومات افزاء اور سبق آموز کتاب ہے۔

(۱۱) سیرت عفیفہ کائنات رضی اللہ عنہا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت و سوانح پر مولانا محمد اور ریس کی نئی کتاب ہے۔ اس کا انداز سب کتابوں سے جدا ہے۔

(۱۲) پیارے نبی کی پیاری باتیں حصہ اول: یہ بچوں کے لیے تحفہ ہے بڑے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

﴿۱۳﴾ پیارے نبی کی پیاری باتیں حصہ دوم: یہ بچوں کے لیے تحفہ ہے بڑے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

﴿۱۴﴾ پیارے نبی کی پیاری باتیں حصہ سوم: یہ بچوں کے لیے تحفہ ہے بڑے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

﴿۱۵﴾ پیارے نبی کی پیاری باتیں چہارم: یہ بچوں کے لیے تحفہ ہے بڑے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

﴿۱۶﴾ دولت مند صحابہ رضی اللہ عنہم: اسلام میں دولت کمانا اور جمع کرنا منع نہیں مگر طریقہ صحابہ جیسا ہونا چاہیے۔

﴿۱۷﴾ سیرت حسین رضی اللہ عنہ مع واقعہ کربلا: موضوع پر اس سے بہتر شاید کوئی کتاب نہ ہو۔

﴿۱۸﴾ تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء: کتاب ہٰذا میں برصغیر کے صرف علمی خاندانوں کا شاندار تذکرہ ہے۔ نئی کتاب ہے۔

مولانا محمد ادریس فاروقی ان مذکورہ جملہ مصروفیات کے علاوہ سوہدرہ کے آس پاس تبلیغ و دعوت کے لیے بھی جاتے ہیں۔ جس کے امید افزاء نتائج مرتب ہو رہے ہیں۔ آپ کی سب تگ و تاز میں جناب حافظ عبدالوحید و حبیب الرحمان صاحب آپ کے معاون ہیں۔ سوہدرہ کے قریب جامع مسجد بدریہ کی تعمیر بھی آپ کے عظیم منصوبے کا ایک حصہ ہے۔ اس مسجد کا شمار تحصیل وزیر آباد کی عظیم ترین اور خوبصورت ترین مساجد میں ہوتا ہے۔ جو تعمیر کے مراحل میں ہے۔ اس پر فی الحال کوئی ۲۲ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں بنیادی طور پر مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ کا ہاتھ ہے۔ اس میں جمعہ، جماعت اور قرآنی تعلیم کا کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کیا جا چکا ہے۔ اور گاہے گاہے تبلیغی پروگرام بھی منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

مولانا محمد ادریس فاروقی روزانہ صبح درس قرآن اور مغرب کے وقت درس حدیث دیتے ہیں۔ اور جامعہ اصحاب میں الگ میں تدریس کے لیے وقت دیتے ہیں۔ آپ کا درس سن کر لوگ مسلک توحید و سنت کے قریب آ رہے ہیں۔ بعض لوگ رفع الیدین کرنے اور سنت کے مطابق نماز ادا کرنے لگے ہیں۔ امید ہے مسلک حق کو اور زیادہ ترقی حاصل ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مناہج پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گفتار

اس وقت دنیا میں متعدد ادیان ہیں مگر ان میں سب سے بہتر دین "اسلام" ہے۔ اسلام ہی اللہ کا محبوب و مقبول دین ہے اور اس دین کی شان یہ ہے کہ یہ محض تھیوری (THEORY) نہیں بلکہ پریکٹیکل (PRACTICAL) بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس برگزیدہ ہستی کو ہمارے لیے بطور آئیڈیل (IDEAL) اور رہبر و رہنما مبعوث فرمایا وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہے۔

آپ نے جو تھیوری یعنی اصول و نظریہ پیش فرمایا اس پر خود عمل کر کے دکھا دیا' آپ کائنات ہست و بود کا مرکز و محور ہیں۔ جو آپ سے جس قدر دور ہوا خسارے میں رہا۔ جو جس قدر قریب آیا فائدے میں رہا۔ یہ قرب و بعد' زمان و مکان کی دوری و نزدیکی سے ماوراء ہے۔ یہاں دل کی انابت اور میلان کو دیکھا جائے گا۔ اگر دل کا جھکاؤ اور میلان مدینہ منورہ کی جانب ہوا یعنی صاحب مدینہ کی جانب ہوا تو بات بن گئی اور اگر اللہ نہ کرے کسی اور جانب ہوا تو بنتی بات بھی بگڑ گئی۔

شاہ کونین' سید الثقلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نہ صرف ہمارے مطاع [1] ہیں بلکہ متبوع [2] بھی ہیں' آپ کی اطاعت اور اتباع ہمارے لیے از بس ضروری ہے۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ رب ذوالمنن نے ہمارے لیے اس عظیم ہستی کو آئیڈیل (نمونہ) بنایا جو جملہ حسنات و کمالات کی پیکر ہے۔ اور بڑے کمال کی بات یہ

۱۔ جس کی اطاعت لازمی قرار دی گئی ہو ۲۔ جس کی اتباع لازمی قرار دی گئی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جیسا کہ ابھی عرض کیا جا چکا ہے کہ آپ کی حیات طیبہ تھیوری ہی نہیں پریکٹیکل ہے۔ یعنی جس محبوب کائنات ﷺ نے فرمایا نماز پڑھو اس نے خود نماز پڑھ کر دکھا دی۔ فرمایا زکوۃ دو۔ زکوۃ ادا کر کے دکھا دی۔ فرمایا روزے رکھو' خود روزے رکھ کر دکھا دیے' فرمایا حج کرو' اس ذات اقدس نے خود پورے مناسک کے ساتھ حج کر کے دکھا دیا' علیٰ ہذا القیاس۔ اسی طرح دیگر اعمال و عبادات ہیں سب کو عملاً ادا کر کے ہمارے لئے مکمل نمونہ پیش کر کے بے حد آسانی فرما دی۔ اور جو آپ نے اعمال سرانجام دیے اتنے صاف ستھرے عمدہ اور اعتدال کے ساتھ سرانجام دیے کہ ان سے بہتر ممکن نہیں۔

اب مقام غور ہے کہ جب اسلام سب ادیان سے اعلیٰ ہے۔ اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ نمونہ سب نمونوں سے کامل' بہتر صاف ستھرا اور روشن ہے تو پھر دوسری ہستیوں اور بستیوں کی طرف کیوں دیکھا جائے؟ آپ کی اطاعت و اتباع کے لیے انہیں بطور شرط کیوں لازم قرار دیا جائے؟ کم از کم ہمارے نزدیک اس کی کوئی گنجائش نہیں۔

سنت رسول' اسوہ رسول' قول رسول' فعل رسول ﷺ وہ گلہائے عطر بیز ہیں کہ جن کی عطر افشانیوں سے بندہ مومن کے نہاں خانہ قلب و نظر مہک اٹھتے ہیں' چمن زار مدینہ سے آنے والی خوشبوئے دلنواز کا مقابلہ دنیا جہان کی کوئی خوشبو نہیں کر سکتی۔ ہم کعبے کے رب کی قسم کھا کر کہتے ہیں کوئی خوشبو نہیں کر سکتی۔

بعض لوگ تقلید کو واجب اور قبولیت اسلام کے لیے شرط قرار دیتے ہیں۔ جس کا مطلب اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ پیغمبر ﷺ کی اطاعت و اتباع کے لیے اپنے فرقے کے امام و مجتہد کی اجازت لازمی ہے۔ یعنی اگر امام و بزرگ کہے تو اطاعت و اتباع ہوگی ورنہ نہیں۔ خود انصاف سے کہیے کیا یہ نظریہ صحیح ہے؟ کیا یہ شان محمدیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ التحیۃ والثناء کے لائق ہے؟ کیا اس عقیدہ و نظریہ سے مقامِ رسالت کو دھچکا نہیں لگتا؟

ہمارے خیال میں نظریہ تقلید و جمود' نظریہ حدیث و سنت کی راہ میں روکاوٹ ہے اور بہت بڑی روکاوٹ۔ نظریہ تقلید و جمود بالتدریج ترک حدیث و سنت کے متعفن اور تباہ کن گڑھے میں لے جاتا ہے' جہاں سے واپس آنا آسان نہیں ہوتا۔ یہ جملہ بظاہر سخت ہے مگر اس وقت تک سخت ہے جب تک آپ کو تقلید کی تباہ کاریوں کا علم نہیں۔ مگر جب آپ اس موضوع پر کافی معلومات حاصل کریں گے پھر آپ اس جملے کو درست پائیں گے۔ لیکن مطالعہ ضد اور تعصب سے مکمل طور پر الگ ہو کر اور خود ساختہ فرقہ بندیوں کے خول سے نکل کر کرنا ہو گا۔ ورنہ مطالعہ کتب کا فائدہ نہ ہو گا۔

کچھ دوست کہتے ہیں کہ ترک تقلید امام کی گستاخی ہے؟ ادباً عرض ہے اگر "ترک تقلید" امام کی گستاخی ہے تو یاد رکھیے "تقلید و جمود" امام الانبیاء ﷺ کی گستاخی ہے۔ ایسے دوست براہ کرم غیر مقلدین کو دونوں میں سے ایک کا گستاخ کہہ لیں' امام فرقہ کا یا امام کائنات ﷺ کا' مگر للہ دونوں کا گستاخ نہ کہیں۔ جس گروہ نے نبی ﷺ کی محبت اور نبی ﷺ کی اطاعت و اتباع کے لیے تقلید امام ترک کی۔ اور مقلدین کے ٹڈی دل لشکر کی مخالفت مول لی۔ نہ لالچ کی پرواہ کی نہ دھمکیوں کی' نہ اپنوں کی پرواہ کی' نہ پرایوں کی۔ بھلا وہ گروہ نبی کا گستاخ کیونکر ہو سکتا ہے؟ کچھ تو سوچیے۔ اتنا تعصب بھی اچھا نہیں کہ کچھ نظر ہی نہ آئے۔ یا اگر کچھ نظر نہ آئے تو اس کا فرق نظر نہ آئے۔

اگر ہم بنظر غائر دیکھیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دراصل مقلد جامد امام اور رسول' دونوں کا گستاخ ہوتا ہے۔ یہ نہ امام کی بات مانتا ہے نہ رسول کی۔ مثلاً امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: اُتْرُکُوا قَوْلِی بِخَبَرِ الرَّسُولِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ "یعنی رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مقابلے میں میرا قول ترک کر دو"۔ مگر مقلد اس قول کو ٹھکرا دیتا ہے۔ اور قول کے مقابلے میں حدیث کی مطلق پرواہ نہیں کرتا۔ اگر وہ حدیث اختیار کرتا بھی ہے تو وہی اختیار کرتا ہے جو اس کے امام نے اختیار کی۔ اور جو حدیث اس کے امام نے اختیار نہیں کی وہ ہرگز اختیار نہیں کرتا۔ گویا اپنے اس طرز عمل سے اس نے امام اور رسول دونوں کی بات کو رد کر دیا۔ یوں وہ دونوں کا گستاخ اور باغی قرار پایا۔ اس پیراگراف کو پھر پڑھیں کیونکہ اس کو سمجھنا ضروری ہے۔

اس کے برعکس غیر مقلد' امام اور نبی دونوں کا مؤدب ہوتا ہے۔ جب وہ حدیث نبوی پر عمل کرتا ہے تو اس طرح اس نے حدیث پر عمل کر کے نبی ﷺ کی فرمانبرداری کی۔ اور مذکورہ قول امام پر عمل کر کے امام کی تابعداری کی۔ گویا یوں اپنا فریضہ بھی ادا کیا' اور قول امام کا بھرم بھی رکھا۔ کیونکہ قول امام یہی ہے کہ حدیث کے مقابلے میں ہماری بات چھوڑ دو۔

تقلید میں گرفتار شخص کی قابل رحم حالت دیکھئے اگر وہ حدیث پر عمل کرتا ہے تو اس لئے عمل کرتا ہے کہ وہ حدیث قول امام کے مطابق ہے گویا اس کا حدیث پر عمل کرنا' دراصل حدیث پر عمل کرنا نہیں بلکہ قول امام پر عمل کرنا ہے۔ اس طرح وہ حدیث پر عمل کر کے بھی ثواب سے محروم رہا۔ اگر وہ واقعی حدیث کو اختیار کرتا ہے (جیسا کہ مقلدین باور کراتے ہیں) تو پھر وہ قول امام کے خلاف وارد ہونے والی احادیث کو کیوں نہیں اختیار کرتا؟ انہیں کیوں ٹھکرا دیتا ہے؟ اس عبارت کو دوبارہ سہ بارہ پڑھیں اور اگر ہماری بات غلط یا اتہام ہو تو بے شک نہ مانیں۔ لیکن اگر صحیح ہو تو براہ کرم انکار بھی نہ کریں۔ کیونکہ صحیح بات کا انکار کرنا ایک سچے مسلمان کو ہرگز نہیں جچتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقلد اپنے امام ہی کا نہیں دوسرے ائمہ کا بھی گستاخ ہوتا ہے۔ وہ یوں کہ اپنے امام کے مقابلے میں ان کا قول رد کر دیتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے جب مقلدین کہتے ہیں کہ چاروں مذاہب برحق ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ چاروں ائمہ برحق ہیں۔ اب مقلد جب دوسرے امام کی بات نہیں مانتا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے دوسرے امام کو برحق کہہ کر رد کر دیا۔ اور دوسرے مذاہب کو سچا جان کر قبول نہ کیا۔ گویا بقول اپنے اس نے حق اور سچ کو ٹھکرا دیا۔ اب کہاں گیا مقدمہ ہدایہ کا یہ شعر؟

فَلَعْنَةُ رَبِّنَا اَعْدَادَ رَمْلٍ
عَلٰی مَنْ رَدَّ قولَ اَبِي حَنِيفَةَ

"یعنی اس شخص پر ذرات ریگ کے برابر لعنت ہو جس نے امام ابوحنیفہؒ کا قول رد کر دیا"۔

الجھا ہوا پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

چنانچہ دیکھ لیجئے یہاں امام صاحب کا قول خود ہی رد کر دیا۔

مقلدین ہمارے بھائی ہیں مگر براہ کرم وہ دیکھیں یہ عقیدہ کس قدر خطرناک ہے "کہ جہاں قول امام' قرآن و حدیث کے خلاف ہو وہاں قرآن و حدیث کی تاویل کی جائے گی۔ (یعنی قرآن و حدیث کو موڑ پھیر کر قول امام کے مطابق کیا جائے گا) مگر قول امام کو ترک نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ ہم مقلد ہیں اور مقلد پر اپنے امام کا قول اختیار کرنا واجب ہے" دیکھئے اصول کرخی اصول نمبر ۳۰' اور تقریر ترمذی حضرت مولانا محمود الحسن ص ۳۶۔

اور یہ جملہ کس قدر دل دہلا دینے والا ہے کہ یہ حدیث شافعیوں کی ہے وہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر عمل کرتے ہیں ہم اس پر عمل نہیں کریں گے' ہماری وہ حدیث ہے جو ہمارے امام کے قول کے مطابق ہے۔ فرمایئے' کیا یہ حدیث نبوی کا استخفاف و استہزاء نہیں ہے؟ کیا یوں کر کے بہت سی احادیث کو ردی کی ٹوکری میں نہیں پھینک نہیں دیا جاتا؟ فَلْيَبْكِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا

کسی پر الزام عائد کرنا اچھی بات نہیں ہے' یہ ہم کوئی الزام عائد نہیں کر رہے بلکہ یہ ہمارے مقلد بھائیوں کا عقیدہ و نظریہ ہے جو ہم پیش کر رہے ہیں۔ اگر یہ غلط ہے تو بے شک انکار کریں۔

اس کے برعکس ملاحظہ فرمایئے مسلک اہلحدیث' جو بالکل صاف اور کھرا مسلک ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اصل دین قرآن و سنت ہے' ہر قول و رائے کو قرآن و سنت کے مطابق کیا جائے گا' مگر قرآن و سنت کو کسی کے مطابق نہیں کیا جائے گا۔ اس بات کو مولانا ابوالکلام آزاد رحمتہ اللہ علیہ نے یوں ادا کیا ہے۔ "اصل مرکز حق و یقین کتاب و سنت ہے۔ یہ مرکز اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتا سب کو اس کی خاطر اپنی جگہ سے ہل جانا پڑے گا۔ اس چوکھٹ کو کسی کی خاطر نہیں چھوڑا جا سکتا سب کی چوکھٹیں اس کی خاطر چھوڑ دینی پڑیں گی"۔

ائمہ کرام رحمھم اللہ کی خدمات بے حد قابل قدر اور شخصیات انتہائی لائق احترام ہیں مگر وہ دین میں حجت نہیں ہیں۔ ان کی رائے میں "ھو کا' سوچ میں تسامح کا' فکر میں لاشعوری غلطی کا امکان موجود ہے۔ مگر امام کائنات ﷺ میں کسی تسامح اور کسی غلطی کا ہرگز کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ انہیں رب نے معصوم رکھا۔ یہ مقام معصومیت' انبیاء علیھم السلام کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں۔

غیر نبی خواہ کون ہو مقام عصمت پر فائز نہیں ہو سکتا۔ ارباب تقلید کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ غیر نبی کی عصمت کا عقیدہ اہلسنّت کا نہیں اہل تشیع کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات ہو رہی تھی قول امام کی۔ اصول فقہ کی تقریباً ہر کتاب میں یہ لکھا ہے: اَمَّا الْمُقَلِّدُ فَمُسْتَنَدُهٗ قَوْلُ مُجْتَهِدِهٖ "یعنی مقلد کے لئے اس کے مجتہد و امام کا قول حجت ہے"۔ حجت، دلیل اور برہان کو کہتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس ہمارا نظریہ ہی نہیں پختہ عقیدہ ہے۔ کہ دین میں حجت، دلیل اور برہان قرآن و سنت ہے یا صاحب قرآن و سنت، اور کوئی ہستی یا بستی نہیں۔ اور پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ امام صاحب کی وفات کے تین چار سو سال بعد اقوال جمع ہوئے، اور کمال یہ کہ نہ ان کا درمیانی واسطہ معلوم، نہ رواۃ کی خبر۔

معلومات کے لئے عرض ہے کہ "ابو حنیفہ" نام کے بیس (۲۰) قابل ذکر اہل علم ہو گزرے ہیں[1]، اب معلوم نہیں کہ "قال ابو حنیفۃ" میں کون سا ابو حنیفہ مراد ہے؟ حضرت نعمان بن ثابت کوفی رحمہ اللہ ہیں یا کوئی اور۔

پھر جو امام ابو حنیفہ علیہ الرحمتہ کی فقہی کمیٹی اور قانون ساز مجلس کا تصور دیا جاتا ہے وہ بھی صحیح نہیں۔ "سیرۃ النعمان" میں خود ساختہ کمیٹی کا جو نقشہ کھینچا ہے بڑا حیران کن ہے، حضرت مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی نے "حسن البیان" میں اس کا جو جواب لاجواب دیا وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ "حسن البیان" علامہ شبلی نعمانی علیہ الرحمتہ کی زندگی ہی میں طبع ہو گئی تھی، مگر اس کا جواب نہ موصوف نے دیا۔ اور الحمدللہ نہ کسی اور نے آج تک دیا۔ بلکہ اس کے بعد شبلی مرحوم نے ایسے موضوعات سے تعرض ہی نہ کیا۔ اور اپنے قلم کا رخ سیرو سوانح کی طرف موڑ دیا۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شبلی مرحوم حقیقت حال سمجھ چکے تھے۔

---

[1] کتاب "بیس ۲۰ ابو حنیفہ" میں اپنے عہد کے بلند پایہ "ابو حنیفہ" کنیت رکھنے والے بیس پہلے علماء کا ذکر ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کتب فقہ میں قال ابو حنیفۃ سے خدا خیر کون سا ابو حنیفہ مراد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو لوگ کہتے ہیں: "کہ چاروں مذاہب برحق ہیں" ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کیا یہ مذکورہ جملہ اللہ نے فرمایا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے؟ یا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا ہے؟ یا ائمہ دین نے؟ آخر کس نے فرمایا ہے؟ ظاہر ہے اختلاف کی صورت میں حق پر یا حق کے قریب ایک ہی فرقہ ہو گا۔ سب نہیں ہوں گے۔ اور اگر سب ہی حق پر ہوں تو اختلاف کیسا؟ لہٰذا ہر حال میں اور ہر مسئلہ میں مذاہب اربعہ کا کوئی مذہب برحق نہیں ہو سکتا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ فقرہ صحیح ہے تو پھر ہر فرقہ دوسرے امام کی تقلید کو برا کیوں جانتا ہے؟ ایک حنفی کے لئے شافعی المذہب بننا منع ہے' ایسے کیوں ہے؟ اسی طرح ان کے فیصلے کے مطابق ایک شافعی' حنبلی نہیں بن سکتا۔ یعنی اسے اپنے فقہی فرقے کے کنڈل سے باہر نکلنے کی کیوں اجازت نہیں ہے؟ وہ دوسرے فرقے کے مسائل کو کیوں اختیار نہیں کرتا؟

کچھ دوست تقلید کو فرض و واجب کہتے ہیں لیکن اس کے ثبوت میں کوئی آیت یا حدیث پیش نہیں کرتے۔ حیرت ہے دعویٰ اتنا بڑا مگر دلیل ناپید۔

علاوہ ازیں کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ اگر تقلید فرض یا واجب ہے تو پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیوں نہ کی؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ابرار و اخیار کی اس جماعت نے نعوذ باللہ ایک فرض و واجب کو ترک کر دیا۔ اور جنہوں نے کھینچ تان کر دور کی کوڑی لانے کی کوشش کی ہے یعنی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ایک دوسرے کا مقلد ثابت کرنے کی ناروا کوشش کی ہے' انہوں نے بڑی جسارت کی ہے۔ حیرت ہے بعض بڑے بڑے علماء بھی ایسی گل کاریاں دکھانے سے نہیں چوکے۔ ان کی گل کاریوں کے نمونے کتب میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اصحاب قرآن و حدیث نے ان کے بہترین جواب دے دیئے ہوئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ذرا دیکھئے اس نظریہ تقلید کی زد کہاں کہاں پڑتی ہے؟ اس تقلیدی نظریہ نے کسی کو معاف نہ کیا۔ نہ نبی کی معاف کیا' نہ صحابہ کو' نہ ائمہ کو' نہ کسی اور کو۔

"خیر القرون" سب سے بہتر زمانے کو کہتے ہیں۔ اور وہ آنحضرت ﷺ' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام رحمھم اللہ کا زمانہ تھا۔ لیکن موجود تقلید اس مبارک و مسعود زمانے میں نہ تھی۔ اور جو بات اس دور ہمایوں میں نہ تھی' آپ ہی بتائیں ہم اسے کیا نام دیں؟

ہمیں حیرت ہے ان علمائے ذی وقار پر جو سب کچھ دیکھنے اور سمجھنے کے باوجود پھر بھی تقلید کو فرض و واجب' اسلام کے لئے ضروری اور بمنزل شرط قرار دیتے ہیں۔ جو سراسر احداث فی الدین یعنی دین میں زیادتی کے مترادف ہے۔

ایک بات اور بھی غور کرنے کی ہے' کہ اگر تقلید واجب تھی تو خود ائمہ کرام رحمھم اللہ نے اسے کیوں اختیار نہ فرمایا؟ حالانکہ ان سے پہلے ان سے بڑے بزرگ بھی تھے انہیں نے تقلید کے لئے کسی کو کیوں نہ چنا؟ وہ باعتبار تقلید ان کی طرف کیوں منسوب نہ ہوئے؟ لیکن دنیا جانتی ہے کوئی امام کسی کا مقلد نہ تھا۔ سب ائمہ' امام الائمہ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کے مطیع اور تابعدار تھے۔[1]

ہمارے ہاں کچھ لوگ اکابرین کی طرف منسوب بعض بزرگوں کو دیکھ کر انہیں حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی اور ظاہری وغیرہ کہہ دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ وہ مقلد تھے۔ لیکن سمجھئے ان کی یہ نسبت بوجہ تقلید نہ تھی بلکہ اکثر طور پر استاذ یا مدرسے یا علاقے کی وجہ سے تھی۔ پہلے وقتوں میں عموماً نسبتیں ایسی ہی تھیں۔ اور جو مقلد تھے

---

[1] اس موضوع پر کتاب "سیرۃ الائمہ" از حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ بڑی معلومات افزاء کتاب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی ایسے مقلد نہ تھے جس طرح دور حاضر کے غایت درجہ متعصب' متشدد اور جامد مقلد ہیں۔ ان کے سوانح و افکار کا مطالعہ کر لیجئے وہ قرآن و سنت کے نصوص کے مقابلے ضد اور اصرار سے ہرگز کام نہیں لیتے تھے۔ تقلید جہالت اور لاعلمی کا دوسرا نام ہے جبکہ وہ لوگ اپنی اپنی جگہ عالم تھے' پھر عالم کا کیا کام ہے تقلید و جمود سے؟ تقلید اور علم کا ایک جگہ جمع ہونا ممتنع ہے۔ جہاں تقلید ہو گی وہاں علم نہیں ہو گا اور جہاں علم ہو گا وہاں تقلید نہیں ہو گی۔ اور جو شخص علم کے ہوتے ہوئے علم کو استعمال نہیں کرتا وہ بھی بمنزل جاہل کے ہے۔ اور کیا فائدہ قرآن و حدیث پڑھنے کا' اگر پھر بھی اس سے کام نہ لیا؟ اس کی مثال یوں سمجھو۔ کہ ایک قافلہ ہو وہ سیاہ کالی رات کی انتہائی تاریکی میں' ایسی تاریکی میں جسے قرآن نے اِذَآ اَخۡرَجَ یَدَہٗ لَمۡ یَکَدۡ یَرٰىھَا (النور: ۴۰) کہا۔ یعنی تاریکی کی وجہ سے ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہ دے' یا پیادہ کہیں جا رہا ہو۔ راستے میں گڑھے بھی ہوں' کیچڑ بھی ہو' سانپ اور بچھو بھی ہوں۔ اور آس پاس خوفناک آوازیں آ رہی ہوں' اس قافلے کے پاس باقاعدہ اسلحہ اور لاٹھیاں اور پاور فل ٹارچیں ہوں۔ مگر وہ لوگ اس شب یلدا میں ٹارچ استعمال نہ کریں۔ اور اپنے پاس تیز روشنی کے ہوتے ہوئے اندھیرے میں رہیں تو آپ انہیں کیا کہیں گے؟ عقل کے دوست یا عقل کے دشمن؟ اگر بالفرض اس روشنی اور اسلحہ کے ہوتے ہوئے ان کی جان چلی جائے تو ماتم کس کا کریں گے؟ ہمارا خیال ہے ان کا ماتم کرنے سے قبل ان کی عقل کا ماتم کریں گے' کہ جنھوں نے روشنی اور اسلحہ پاس رکھنے کے باوجود مطلق اس سے کام نہیں لیا۔ دوستو! سنو' تاریکی ہے جہالت۔ سانپ اور بچھو ہیں گمراہ فرقے۔ خوفناک آوازیں ہیں شیطانی آوازیں۔ روشنی ہے قرآن و حدیث۔ اور اسلحہ ہے ذکر الٰہی۔ بس سمجھ لو جس طرح اس قافلے کی جان گئی اسی طرح اس قافلے کا ایمان گیا۔ یہ دوسرا قافلہ پہلے سے زیادہ ماتم کے قابل ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے بھی گمراہ اور ضَلُّوا فَاَضَلُّوا (خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہے) کا مصداق بن رہا ہے۔

کتب ہائے لغات اٹھا کر دیکھئے' آپ کو یہ لکھا ہوا نظر آئے گا کہ تقلید قلادہ سے ہے۔ قلادہ جانور کے پٹے کو کہتے ہیں۔ مالک جانور کو جدھر لے جاتا ہے پٹے والا جانور اس کے پیچھے پیچھے ادھر ہی جاتا ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اس کا کیا تعلق ہے پٹے سے؟ ہاں' جو انسان ہو کر اتنا گر جائے اور بمنزل جانور ہو جائے یعنی اسے شرف آدمیت کا مطلق احساس نہ ہو پھر اس کے لئے پٹے (یعنی تقلید) کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ بعض نے کہا۔ قلادہ ہار کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن ادباً عرض ہے کہ نام کے بدلنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے یہاں ہار کا مفہوم بھی وہی ہے جو پٹے کا ہے۔ ہار اللہ اور رسول کا پہننا چاہیے نہ کہ کسی اور کا۔ اللہ اور اس کے رسول کا ہار پہننا عزت ہے۔ اور دوسرے کا ہار پہننا ذلت ہے۔ اس طرح یہ ہار نہیں رہے گا ہار بمعنی (ناکامی اور ذلت) ہو جائے گی۔

ہم جب قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں انسان کی ساتھ تدبر' تعقل 'بصیرت' علم' عقل' شعور' فہم' تفقہ (یعنی سوچ بچار) کے الفاظ نظر آتے ہیں۔ لیکن پورے قرآن مجید میں تقلید یا مقلد کا لفظ کہیں نظر نہیں آتا۔ اور جہاں تقلید کے اشتقاق کا ذکر آیا ہے وہاں اس کے ساتھ انسان کا ذکر نہیں آیا بلکہ جانور کا ذکر آیا ہے۔

ہم یہ جو کہتے ہیں کہ ائمہ نے بمقابلہ حدیث اپنے قول اقوال پر عمل کرنے سے روکا ہے تو یہ ان کے عظمت و بزرگی کے لئے کہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ یہ اور اس طرح کے جملے ان کی صفائی اور برأت کا باعث ہیں۔ لیکن بالفرض اگر ائمہ یہ جملہ ارشاد نہ فرماتے تو پھر ہم کیا کرتے؟ ارباب تقلید کا خدا خیر کیا جواب ہو' مگر ہمارا جواب یہ ہے کہ خواہ کچھ ہوتا ہم امام المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقدس سے ہرگز روگردانی نہ کرتے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اتباع رسول میں ہر عمل مقبول ہوتا ہے اور تقلید میں ہر عمل نامقبول ہو جاتا ہے۔ وہ تقلید آباء ہو یا مرشد قوم' یا تقلید پیر فقیر ہو یا امام۔ فکر و عقیدہ بدلنے سے لائن کا کانٹا بدل جاتا ہے۔ اڈے پر بہت سی گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں اور وہ دیکھنے میں سب ایک جیسی ہوتی ہیں۔ اور سواریاں بھی ایک جیسی ہوتی ہیں مگر مسافروں کے ذہن کی تبدیلی سے ان کے روٹ میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اللہ کے لئے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے یہ فیصلہ کر لو کہ جانا کہاں ہے؟-------- اگر مکے مدینے جانا ہے تو پھر اس گاڑی پر بیٹھو جو مکے مدینے جاتی ہو۔ بصورت دیگر پریشانی بھی اٹھانا پڑے گی اور ہر طرح کا نقصان بھی ہو گا۔ اسی فیصلے اور سوچ کو فکر اور عقیدہ کہتے ہیں۔ ورنہ "کیا فرق پڑتا ہے"۔ "کیا ہرج ہے" وغیرہ کہنے سے بات نہیں بنے گی۔ دوستو! ہماری بات مانو۔ بس مکے مدینے کی گاڑی پر بیٹھ جاؤ۔ آرام میں بھی رہو گے اور فائدے میں بھی۔

کئی لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ فلاں بھی تو بڑا بزرگ ہے۔ اس میں کیا کمی ہے ہم اس کے پیچھے لگیں گے ہم بس اس کی تقلید کریں گے' لیکن دوبارہ سنئے نبی کے علاوہ کوئی معصوم نہیں۔ نبی کے علاوہ ہر ایک کے قول و فعل میں صحیح کے ساتھ غیر صحیح کا بھی امکان ہے۔ لہٰذا آپ پیچھے ہی اس ہستی کے چلیں جو غلطی سے مبراء ہو۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی اور کا یہ مقام نہیں۔ اگر ہے تو بتلاؤ؟

پیارے بھائیو! کلمہ ہم نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا پڑھا ہے نہ کہ اوروں کا۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی منع ہے تو امتیوں کی تقلید کیونکر روا ہو سکتی ہے؟

تفصیل کے لئے ہماری کتب "سیرت الائمہ" "انوار حدیث" اور "مقام رسالت" کا مطالعہ فرمایئے۔ انشاء اللہ تعصب و جمود کی سب پٹیاں اتر جائیں گی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل اندھیرے دور ہو جائیں گے۔ لیکن شرط ہے کہ نیت صاف ہو اور جذبہ صادق ہو۔ ورنہ بقول قرآن مجید مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۔ کبھی نور ہدایت نصیب نہیں ہو گا۔

"مسئلہ تقلید" مرتب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ بھول بھلیوں سے نکل کر جادۂ مستقیم پر گامزن ہو سکیں۔ اور جو لوگ راہ حق اور صحیح منزل کے متلاشی ہوں وہ منزل پا سکیں ----- اور اسے اس لئے مختصر رکھا گیا ہے تاکہ طبع پر بار نہ ہو۔ اور انداز مکالمے کا اختیار کیا گیا ہے تاکہ دلچسپی برقرار رہے۔[1] جن لوگوں کے پاس فرصت کم ہو وہ اس کتاب سے کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بابرکت اور سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد ادریس فاروقی

سوہدرہ (گوجرانوالہ) اپریل ۲۰۰۲ء

---

[1] ہم اس طرح کے چند مذہبی پمفلٹ اور بھی مرتب کر رہے ہیں۔ مثلاً فتنہ انکار حدیث، تردید شرک و بدعت، تردید رافضیت، تردید مرزائیت وغیرہ اور ان موضوعات پر بفضلہ جامعیت کے ساتھ احاطہ ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ تقلید

یہ کوئی فرضی مکالمہ نہیں یہ چند دوستوں میں گفتگو ہوئی ہے۔ یہ صحیح مکالمہ ہے۔ البتہ نام اصلی کی بجائے فرضی دے دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ کسی کو چڑانا یا آزار پہنچانا مقصود نہیں بلکہ نفس مسئلہ بتانا اور سمجھانا مقصود ہے۔

آفتاب ابھی غروب ہوا ہے جماعت کے پابند لوگ نماز پڑھ چکے ہیں' اور کچھ ابھی پڑھ رہے ہیں' مکانوں میں چراغ روشن کئے جا رہے ہیں تاریکیٔ شب ہر طرف چھا رہی ہے' چھوٹے چھوٹے بچے آسمان پر چمکنے والے ستاروں کی دلفریبیوں میں محو ہیں۔ اور دھیمی دھیمی ہوا کے سبک رفتار جھونکے نہایت بھلے معلوم ہو رہے ہیں۔

بشیر اس وقت اپنے دلکشا کمرے میں جہاں کہ بجلی کی روشنی سے دوپہر کا عالم نمودار ہو رہا تھا بیٹھ کر کچھ سوچ رہا تھا۔ کمرہ ہر طرح کے آرائشی سامان سے مزین اور قیمتی اشیاء سے سجا ہوا ہے۔ کمرہ کی ہر طرح کی آرائش و زیبائش صاف پتہ دے رہی ہے' کہ یہ کسی دولت مند اور متمول شخص کی خلوت سرا ہے۔ دیواروں میں ایک جھاڑ ہے اور ارد گرد بڑی بڑی قیمتی ہنڈیاں اپنی ضیا سے پاس والے مختلف رنگ کے گلوبوں کی آب و تاب کو سوا (زیادہ) کر رہی ہیں۔ چھت سے ذرا نیچے چاروں طرف دیوار کے شیشوں میں جڑے ہوئے نفیس قطعے اور نقشے نصب ہیں۔ زمین پر ایک قیمتی قالین بچھا ہے وسط میں سنگ مرمر کی میز اور اس کے گرد چند کرسیاں جن پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلس و کمخواب کی گدیاں بچھی ہیں نہایت قرینے سے رکھی ہیں۔

بشیر اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا' باپ کی آنکھوں کا نور اور ماں کے دل کا سرور تھا۔ خالق ارض و سما نے جہاں اس کو ظاہری شکل و شباہت اور حسن و خوبی عطا فرمائی تھی وہاں سیرت و اخلاق اور علم و فضل کی دولت بے بہا بھی ودیعت فرما رکھی تھی۔

بشیر ایک ہونہار' ذہین و فہیم' عالی دماغ اور روشن خیال نوجوان تھا جو دار العلوم عربیہ کا سند یافتہ ہونے کے علاوہ یونیورسٹی سے بی ایس سی کی ڈگری بھی عزت کے ساتھ حاصل کرنے والا تھا۔

بشیر اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھا کچھ لکھنا چاہتا ہے۔ سامنے میز پر کچھ اخبار پڑے تھے اور چند ایک عربی کتابیں کھلی رکھی تھیں۔ کہ ناگہاں اس کے تین دوست نذیر' منیر' قدیر کمرے میں داخل ہوئے۔ علیک سلیک کے بعد قدیر نے بشیر کو یوں مخاطب کیا:

لو بھائی آج تو مقلد اور غیر مقلد آپس میں مل گئے ہیں ذرا دو باتیں ہو جائیں۔

بشیر: تو گویا آپ نے ہمیں غیر مقلد ٹھہرایا ہے۔

قدیر: ہاں! اس لیے کہ آپ کسی کی تقلید نہیں کرتے۔

بشیر: بہت خوب! جب یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ ہم کسی کی تقلید نہیں کرتے' تو پھر بھائی ہمیں ''وہابی'' کیوں کہتے ہو؟

قدیر: اس لیے کہ تم عبد الوہاب نجدی کے مقلد ہو۔

بشیر: بھائی! یہ کس قدر عجیب بات ہے؟' خود ہی غیر مقلد کہہ رہے ہو اور خود ہی عبد الوہاب کا مقلد بنا رہے ہو۔ ایک منہ اور دو باتیں؟

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہمیں غیر مقلد کہتے ہو تو وہابی نہ کہو۔ اور اگر وہابی کہتے ہو تو غیر مقلد کہنا چھوڑ دو۔ پہلے سوچ سمجھ لو کہ کیا کہنا ہے؟

دوسری یہ بات ہے کہ آپ نے عبدالوہاب کو نجدی کہا ہے۔ جیسے نجدی کوئی گالی ہو۔ سنو' نجدی نجد میں رہنے والے کو کہتے ہیں اور یہ مکے مدینے کا علاقہ ہے۔ خود ہی بتاؤ بھلا دنیا بھر میں اس سے بہتر کوئی علاقہ ہو سکتا ہے؟ آپ کو شاید مغالطہ ہوا ہے' جس نجد کو حضور اکرم ﷺ نے ناپسند اور خطرناک ٹھہرایا وہ نجد عراق ہے۔ جس کا صحیح سنٹر کوفہ ہے۔ آپ ﷺ نے دوران خطبہ جس طرف اشارہ کرکے فرمایا تھا۔ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ "اس جگہ زلزلے آئیں گے یعنی حالات تہ و بالا ہوں گے اور فتنے اٹھے گے"۔ تقریباً تمام شارحین حدیث نے بتایا ہے کہ نجد عراق سے دنیا جہاں کے فتنے اٹھیں گے۔ چنانچہ حالات و شواہد نے بتا دیا کہ یہی سرزمین کوفہ فتنوں کی آماجگاہ رہی۔

دوسری غلطی آپ نے یہ کی۔ کہ عبدالوھاب کو امام قرار دیا جبکہ حجاز کے اہل توحید کا سردار اور امام' عبدالوہاب نہیں تھا بلکہ اس کا بیٹا "محمد" تھا۔ اگر آپ نے ہم غیر مقلدین کو ڈھٹائی سے کام لیتے ہوئے ضرور منسوب کرنا ہی ہے تو عبدالوہاب کے بیٹے "محمد" کی طرف منسوب کرکے ہمیں "محمدی" کہیں۔ باقی رہی بات اس کی تقلید کی۔ تو وہ ہم میں سے کوئی بھی کہنے کو تیار نہیں کرتا۔ کوئی اہلحدیث اپنے آپ کو اس کا مقلد نہیں۔ جب تقلید بدعت ٹھہری تو پھر یہ محمد بن عبدالوہاب کی کیسے جائز ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ جب ہم نے احمد بن حنبل' شافعی' مالک اور ابو حنیفہ رحمھم اللہ جیسی نادرہ روزگار اور عظیم ہستیوں کی تقلید نہیں کی تو امام محمد بن عبدالوہاب کی تقلید کیونکر کر سکتے ہیں؟ سنئے امام محمد بن عبدالوھاب' امام احمد بن حنبل کے پیروکار تھے۔ سرگرم موحد اور پرجوش مبلغ تھے۔ اچھے آدمی تھے۔ اس وقت پورے سعودیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں انہیں کے اثرات ہیں۔

منیر: چھوڑیئے صاحب! یہ ان باتوں کا کیا جواب دیں گے خاک؟ آپ مولوی نذیر صاحب سے کوئی بات کیجئے۔ یہ کچھ پڑھے لکھے ہیں۔ قدیر کو ان تاریخی اور علمی باتوں کا کیا پتہ؟ اس نے تو خواہ مخواہ سینگ پھنسا دیا ہے۔

بشیر: نہیں صاحب' میں ہر ایک سے بات کرنے کو تیار ہوں بشرطیکہ وہ معقولیت سے بات کریں۔ عقلی بحث ہو یا نقلی۔ مگر محققانہ اور شائستہ ہو۔ ہم تیار ہیں۔

نذیر: کیوں جناب! اس مسئلہ تقلید کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

بشیر: بھائی میں کون اور میری رائے کیا۔ ہاں اگر میرا مسلک پوچھنا چاہیں تو وہ یہ ہے کہ ہم کسی ایک مخصوص و متعین شخصیت کے افکار کی پابندی کے بغیر محض قرآن و سنت کی اتباع کو لازمی جانتے ہیں اور تقلید کو درست نہیں سمجھتے۔

نذیر: واہ' درست نہیں سمجھے؟ اس کے بغیر تو چارہ ہی نہیں۔

بشیر: کس طرح؟ کچھ بتاؤ بھی تو۔

نذیر: آپ نے اپنے استاد سے پڑھا تو اس کے مقلد ہوئے۔ کسی عالم سے مسئلہ پوچھا تو اسی کے مقلد ٹھہرے۔ اور اگر کسی کتاب سے خود پڑھا تحقیق کیا تو آخر اس کتاب کے مصنف کے تو ضرور مقلد بن جائیں گے۔

بشیر: قربان جاؤں آپ کی اس لیاقت اور فہم و تدبر پر!! آپ کے مثالوں کے کیا کہنے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذیر: نہیں صاحب، آخر کچھ جواب دیجئے، محض باتیں کرنے سے کیا حاصل؟

بشیر: سنیئے بھائی جان! اول تو آپ تقلید کی تعریف ہی سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس تقلید کو آپ تقلید سمجھ کر یہ مثال دے رہے ہیں، اس کی رو سے تو آپ بھی وہابی اور غیر مقلد ٹھہریں گے۔

نذیر: وہ کیسے؟ عجیب بات کی آپ نے؟

بشیر: پریشان نہ ہوں۔ سب کچھ ابھی بتائے دیتا ہوں۔ ابھی بالکل ابھی۔ پہلے ذرا تقلید کی تعریف کر لیجئے۔ تاکہ پھر آپ کو اس میں ردوبدل کی گنجائش نہ رہے۔

نذیر: آپ ہی کر دیں۔

بشیر: واہ! مقلد ہوں آپ؟ اور تعریف کروں میں؟ عجیب بات ہے۔

نذیر: کتابی تعریف تو مجھے یاد نہیں۔ مگر تقلید کا مطلب یہی ہے، کہ امام اعظم یا چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی کرنا اور ان کا حکم ماننا تقلید کہلاتا ہے۔

بشیر: خیر، اگرچہ تعریف پوری نہیں ہوئی، تاہم اب آپ میرا مطلب بخوبی سمجھ لیں گے۔ سنیئے صاحب! جو مثالیں ابھی آپ نے دی ہیں ہمارے اور آپ کے لیے مساوی ہیں۔ یعنی جو ہم غیر مقلد ہیں اگر کسی استاد سے پڑھ کر یا عالم سے مسئلہ پوچھ کر یا کسی مصنف کی تصنیف دیکھ کر بقول آپ کے اس استاد یا عالم یا مصنف کے مقلد بن جاتے ہیں۔ تو جناب ذرا اپنی طرف بھی غور فرمایئے کہ کیا آپ یا کوئی دوسرا حنفی کسی استاد یا عالم یا مصنف کا مقلد بنتا ہے یا نہیں؟ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنتا ہے اور یقیناً بنتا ہے تو امام صاحب کی تقلید چھوٹی۔ پھر تو وہ بھی ہم جیسا غیر مقلد ٹھہرا۔ اور اگر حنفی کسی عالم سے مسئلہ پوچھنے پر یا استاد سے پڑھنے پر اس کا مقلد نہیں بنتا تو پھر ہم کیسے بن سکتے ہیں؟

منیر: خوب خوب۔

ع۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

قدیر: کہیے بھائی نذیر! اب اس کا کیا جواب ہے؟

نذیر: نہیں صاحب! میرا مطلب تھا کہ ہر انسان کو تقلید ضرور کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر تو چارہ کار ہی نہیں۔ اہل حدیث لوگ جو تقلید کے منکر ہیں بہت غلطی پر ہیں۔

بشیر: بھائی صاحب' خفا نہ ہوں اور تقلید پر کوئی علمی دلیل دیں۔ جو مثالیں آپ نے دیں وہ تو ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ آپ پہلے تقلید کی صحیح تعریف تو کر لیں۔

نذیر: بھائی میں تو کتابیں ساتھ لایا نہیں ہوں' اگر آپ کے پاس ہوں تو نکالیے۔

بشیر: اٹھو منیر! سامنے الماری سے وہ جو دو کتابیں "مسلم الثبوت" اور "شرح جمع الجوامع" پڑی ہیں اٹھالاؤ۔

(منیر نے کتابیں لاکر نذیر کے سامنے رکھ دیں اور لگے میاں نذیر ورق گردانی کرنے۔)

بشیر: کہو بھائی' تقلید کی تعریف ملی کہ نہیں؟ مقلد بنے بیٹھے ہو اور ابھی تک اپنی تعریف ہی معلوم نہیں۔

نذیر: پھر آپ نکالیے مجھے تو اس کا پتہ نہیں چلتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشیر: بندۂ خدا! مسلم الثبوت بحر العلوم کا صفحہ ۶۲۴ نکالو۔ دیکھو صاف لکھا ہے' اَلتَّقْلِیْدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَیْرِ مِنْ غَیْرِ حُجَّةٍ تقلید عمل کرنا ہے قول غیر پر بلا دلیل"۔

نذیر: بس ٹھیک ہے' چونکہ امام مجتہد ہوتے ہیں۔ اس لیے ہمیں ان کی تقلید کرنی چاہیئے۔

بشیر: ارے اللہ کے بندے! اس کا کوئی ثبوت بھی؟ آپ کا یہ جملہ "چونکہ" اور "اس لیے" سے تیار ہوا ہے۔ یہ خود تمہارا "اجتہاد" ہے۔ دلیل اور علم کی لائن میں تو اس کا کوئی وزن نہیں۔

نذیر: کیسے؟

بشیر: ابھی آپ نے کہا کہ امام مجتہد ہوتے ہیں۔ یہ کس کا فرمان ہے کہ امام مجتہد ہوتے ہیں؟ اور پھر کون کون سے امام مجتہد ہیں اور کون کون سے نہیں؟ امام تو سینکڑوں ہیں' مثلاً امام زہری رحمۃ اللہ علیہ' امام عطاء بن ابی رباح قرشی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ (اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کنیت کے کم و بیش بیس (۲۰) بزرگ ہو گزرے ہیں)۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' محمد سیرین رحمۃ اللہ علیہ' قتادہ رحمۃ اللہ علیہ' ضحاک رحمۃ اللہ علیہ' لیث رحمۃ اللہ علیہ' مکحول شامی رحمۃ اللہ علیہ' سلمان اعمش رحمۃ اللہ علیہ' ابو عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ' ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ' ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ' حماد رحمۃ اللہ علیہ' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ' ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ' اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ' محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ' داؤد بن علی ظاہری رحمۃ اللہ علیہ' ابو ثور رحمۃ اللہ علیہ وغیرھم۔ جن کے تذکروں سے تاریخ کی کتابیں بھری پڑی ہیں' اور جو اپنے اپنے وقت کے مجتہد اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہی مذہب کے مستقل امام تھے' اور بعض ان میں صاحب تصانیف کثیرہ ہیں' ان سب کو چھوڑ کر کیوں صرف چار کی تقلید کی جاتی ہے؟ اور پھران چار میں سے بھی ایک کی؟

ہاں! آپ کا دوسرا جملہ تھا" "اس لیے ہمیں ان کی تقلید کرنی چاہیے "میں کہتا ہوں یہ آپ کا اپنا اجتہاد اور قیاس ہے' اگر اپنا اجتہاد اور قیاس ہے تو آپ کی تقلید ٹوٹی۔ اور اگر ہماری بات درست نہیں ہے تو اس کا ثبوت لائیے کہ آپ سے کس نے کہا؟ اللہ تعالیٰ نے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ یا ان اماموں رحمۃ اللہ علیہ نے؟ کہ ہماری تقلید کرنا۔

نذیر: جتنے اماموں کا آپ نے ذکر کیا چونکہ ان میں سے مرتبہ صرف انہی چار کا بڑا ہے۔ اور چاروں میں سے بھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا ہے' اس لیے ان کی تقلید ہم پر ضروری ٹھہری۔

اب تقلید کا ثبوت آپ مانگتے ہیں' سنئے قرآن مجید میں ہے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُم (سورہ النساء :۵۹) "یعنی فرمانبرداری کرو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور ان کی جو تم میں اختیار والے ہیں"۔ اور چونکہ امام بھی دین میں صاحب اختیار ہیں کیونکہ انہوں نے اجتہاد کیا۔ لہٰذا حسب آیت ان کی تابعداری واجب ہوئی۔

بشیر: ہاں' اصل بات تو اب ظاہر ہوئی کہ آپ تقلید شخصی کے قائل ہیں اور اس کو واجب کہتے ہیں۔ اور جبکہ ہمارے نزدیک یہ ناجائز اور خلاف شرع ہے۔ جیسا کہ انشاء اللہ آج ثابت کروں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا کہ "چونکہ ان سب سے مرتبہ انہی چار کا بڑا ہے"۔ پہلے ذرا اپنے اس دعویٰ کو ثابت کر لیجئے' آپ لوگ ہمیں گستاخ کہا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وہابی لوگ اماموں کی عزت نہیں کرتے۔ مگر آج تو جناب نے غضب ہی کر دیا کہ بیک زبان بیسیوں اماموں کی توہین کر دی- اور کہا کہ وہ ان کے مقابلہ میں مرتبے میں کم اور ہیچ ہیں' حالانکہ حقیقت اور اصلیت اس کے خلاف ہے یعنی ان اماموں میں سے بعض علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں ان چاروں سے بڑھے ہوئے تھے۔ جس کا ثبوت تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے' پھر آپ نے ان چاروں سے ایک کو ترجیح دے کر گویا باقی تین کی ہتک کی ہے اور خصوصاً ایک کے مقلد بن کر دوسرے ائمہ کے مسلک کو باطل یا کم از کم انہیں اپنے مسلک سے فروتر سمجھا ہے۔

منیر: خوب خوب' الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔

قدیر: نہیں صاحب' یہ آپ کی زیادتی ہے' ان چاروں اماموں کی عزت ہمارے دل میں یکساں ہے اور ہم چاروں مذاہب کو برحق جانتے ہیں۔

بشیر: بھائی قدیر' اگر چاروں مذاہب برحق ہیں اور واقعی آپ چاروں کو یکساں سمجھتے ہیں' تو پھر کیا وجہ ہے کہ تقلید ایک ہی کی کیے جاتے ہیں؟ اور جب فتویٰ دیتے ہیں تو ایک ہی کے اصول کے ماتحت دیتے ہیں؟ کبھی بھولے سے بھی تو دوسروں کا فتویٰ دیا ہوتا' ان کا مسئلہ اختیار کیا ہوتا۔ دیکھو تمہاری مسلمہ کتاب درمختار جلد ۴ ص ۴۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صاف لکھا ہے ”کہ اگر کوئی فتویٰ طلب کرنے والا پوچھے کہ اس مسئلہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کیا قول ہے تو مفتی جواب میں ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرے۔“

اور سنئے اس جگہ در مختار کی جلد صفحہ ۱۸ پر یہ عبارت بھی لکھی ہے: ”کہ ہمارا مذہب حق ہے دوسرے کا مذہب خطا“

کہیے اب کیا رائے ہے جناب کی؟ اماموں کی توہین ہم نے کی یا آپ نے؟ ہمارے نزدیک تو یہ چاروں نہیں بلکہ سب امام برحق ہیں جو امام، بزرگ قرآن و سنت کا پیرو کار ہے ہم اسے سچا بزرگ جانتے ہیں۔ ہم ہمیشہ کہتے آئے ہیں کہ جس امام کا مسئلہ قرآن و حدیث کے زیادہ موافق ہو لے لو۔ مگر آپ سوائے ”امام اعظم“[1] رحمۃ اللہ علیہ کے اور کسی کا نہیں لیتے، نہ لینا درست سمجھتے ہیں۔ خود کہیے صحیح طریقہ کس کا ہوا؟

نذیر: آپ اور طرف چلے گئے، میں نے جو آیت پڑھی تھی اس کا جواب تو دے لیجیے۔

بشیر: سنئے صاحب، میں بھولا نہیں، ضمناً ان باتوں کا ذکر ضروری تھا، جن کا جواب آپ کے ذمے ہے۔ اب آئیے اس آیت کی طرف اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (النساء: ۵۹) ”یعنی فرمانبرداری اللہ کی اور رسول ﷺ کی اور اپنے

---

[1] امام اعظم کے معنی ہیں سب سے بڑا امام [illegible] علی الاطلاق امام اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں آپ کے علاوہ [illegible] کو اس لقب سے [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے اختیار والوں کی"۔ آپ نے اس میں "أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" کا مصداق امام کو ٹھہرایا ہے' قطع نظر اور سب امور کے' اس آیت سے صریح طور پر تقلید شخصی باطل ہو گئی۔ کیونکہ یہ جملہ "اولی الامر" جس کے معنی آپ خود کہہ رہے ہیں (اختیار والوں کی) یعنی اطاعت کرو زیادہ کی' نہ صرف ایک کی۔ جبکہ آپ ایک ہی کو لیے بیٹھے ہیں' ساتھ ہی یہ بتا دیجئے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی اس وقت تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ موجود ہی نہیں تھے' جب موجود ہی نہیں تھے تو اس کا مصداق کون تھا؟ اور پھر انہیں کیوں معزول کر دیا گیا؟ نیز لفظ اختیار کے معنے "اجتہاد" کیونکر ہوئے؟ پہلے ان باتوں کا جواب دے دیجئے' پھر آیت کا صحیح مفہوم بیان کروں گا۔

نذیر: نہیں نہیں' آپ پہلے مطلب بیان کر لیں۔

بشیر: اول تو اس آیت میں مفسرین نے "أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" کے معنی مختلف کیے ہیں' بے شک بعض نے علماء فقہاء بھی مراد لیے ہیں' مگر بعض نے خلیفہ وقت اور امیر و حاکم وقت بھی لکھے ہیں' جو زیادہ صحیح ہیں' خیر اگر علماء و فقہاء ہی مراد لیے جائیں تو ممکن تھا انہیں کے اقوال میں اختلاف پڑ جائے (جیسا کہ پڑ گیا) یا کسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و ارشادات سے ٹکرا جائیں' (جیسا کہ کتب فقہ میں مثالیں موجود ہیں) تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے (جسے ان سب باتوں کا پہلے ہی سے علم تھا) اس آیت میں خود ہی فرما دیا کہ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالرَّسُوْلِ ''جب جھگڑ پڑو تم لوگ کسی بات میں (یعنی اُولی الامر کے اختلافات کی بنا پر خود اختلاف کا شکار ہو جاؤ) تو اس وقت (ان سب کے اختلافات کو چھوڑ کر) اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔

سبحان اللہ! کیسی واضح آیت ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی وغیرھم میں) باہم جھگڑا اور اختلاف رائے در پیش ہو۔ کوئی ''امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ'' کے فتوے کو ترجیح دیتا ہو، تو کوئی شافعی رحمۃ اللہ علیہ و امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو، کوئی کسی کو، کوئی کسی کو۔ پس ان حالات میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرنا چاہیے، نہ کہ اماموں کی طرف۔ نزاع ختم کرنے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ ممکن ہی نہیں۔ امید ہے اس آیت کے بارے میں آپ کی تسلی ہو چکی ہو گی۔

منیر: کیوں صاحب! ہمارے پاس ایک ہی آیت تھوڑی ہے؟ اور لیجئے دوسری آیت سنئے۔ اس میں تو صاف طور پر تقلید کا ثبوت ہے۔ چودھویں پارے میں ہے فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۂ نحل:۴۳) ''یعنی پوچھ لو اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے'' پس اس سے ثابت ہوا کہ اہل ذکر سے پوچھنا چاہیے اور ان کے ارشادات کو ماننا چاہیے، ورنہ پوچھنے سے کیا فائدہ؟ اور اہل ذکر امام لوگ ہیں، کیونکہ انہوں نے تحقیق کر کر کے شریعت کو سمجھنا آسان کر دیا ہے، اور اس میں مزید ہمت صرف کی کہ اب ان سے زیادہ کوئی ہمت صرف نہیں کر سکتا، اگر آپ یہاں پر پھر وہی اُولِی الْاَمْرِ والا اعتراض وارد کریں کہ ''اہل الذکر'' تو جمع کے لیے آیا ہے اور تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اکیلے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو کیوں خاص کر لیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ چند اشخاص کے اقوال پر عمل کرنا مشکل ہے جیسے دو یا دو سے زیادہ کشتیوں پر سوار ہونا ممکن نہیں ہے اس لیے ایک ہی کے قول پر چلنا چاہیے' اور یہی تقلید شخصی کے معنی ہیں۔ اس سے جھگڑا بھی نہیں ہوتا اور آدمی گمراہ فرقوں کے ہتھکنڈوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ قادیانی' پرویزی اور شیعہ قسم کے لوگ دوسروں کو پریشان کیے رکھتے ہیں۔ آدمی ان کے دھوکے فریب سے بچ جاتا ہے' تقلید کی برکت سے آدمی امن و سکون سے ایک ہی راہ پر گامزن رہتا ہے اور کسی پریشانی کا شکار نہیں ہوتا۔

بشیر: بھائی نذیر احمد' میں سچ کہتا ہوں کہ اگر آپ آج تعصب کو دور کر کے محض تحقیق حق کے لیے گفتگو کریں اور میری باتوں کو بغور سمجھیں تو انشاء اللہ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔

قدیر: واللہ بھائی بشیر! مجھے اس گفتگو سے بڑا لطف آ رہا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں حنفی ہوں اور اللہ کے فضل سے پکا حنفی ہوں' مگر آج میں جو کچھ نتیجہ نکالوں گا وہ صاف اور واضح الفاظ میں کہہ دوں گا۔ اور اس کے اظہار میں کسی بخل سے کام نہ لوں گا۔ (انشاء اللہ)

بشیر: خیر پچھلی آیت کا مضمون تو وہیں ختم ہو گیا اور آپ نے اس پر میری ساری جرح اور اعتراضات کا کچھ جواب نہیں دیا۔ لیجئے اب میں آپ کو آپ کے پسندیدہ نام اہل سنت والجماعت سے تقلید شخصی کو باطل قرار دیتا ہوں اور آیت کریمہ کا جواب بھی دیتا ہوں۔

منیر: نام "اہل سنت والجماعت" سے تقلید کی تردید؟--- یہ کیسے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشیر: سنیئے! یہ لوگ اکثر غصہ میں آکر اہلحدیثوں کو (یا بزعم خود وہابیوں) کو اہل سنت والجماعت سے خارج کر دیتے ہیں اور خود اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں۔ پہلے اس لقب کے معنی ذرا سمجھئے۔ یہ لقب تین الفاظ سے مرکب ہے' اہل۔ سنت۔ والجماعت۔ اہل کا ترجمہ (والا) جیسے اہل عزت (عزت والا) اہل مال (مال والا) اور سنت کے معنی ہیں طریقہ' یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت طریقہ۔ تو اہل سنت کے معنے ہوئے "رسول اللہ ﷺ کے مبارک طریقے والا" یعنی اسوہ رسول اختیار کرنے والا۔ اور آپ کے مبارک روش پر چلنے والا۔ اور والجماعت کے معنے ہیں گروہ' پارٹی۔ مراد ہے وہ پارٹی یا گروہ جو عقیدہ و عمل اور دین و دنیا میں غرض ہر بات میں جماعت صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی روش پر گامزن ہو۔ سب جانتے ہیں جس وقت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اس وقت سنت رسول پر چلنے والی اور طریقہ رسول کو اختیار کرنے والی صرف اصحاب رسول ﷺ کی جماعت تھی' اس وقت نہ کسی امام کا وجود تھا نہ ان کے مقلدوں کا اتہ پتہ تھا' جو ان کی روش اختیار کی جاتی؟ پس "جماعت" کے معنے ہوئے "طریقہ رسول ﷺ اور طریقہ اصحاب رسول ﷺ اختیار کرنے والی جماعت" اور یہی تعریف حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں بیان فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا: اَلسُّنَّةُ مَا سَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَمَاعَةُ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یعنی سنت' طریقہ رسول ﷺ کو کہتے ہیں' اور جماعت اس (راہ) کو کہتے ہیں جس پر اصحاب رسول ﷺ متفق ہوئے"۔

اب انصاف سے فرمایئے کہ اس جماعت کو چھوڑ کر ایک بعد میں آنے والے کسی بزرگ مثلاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (جن کا وجود بھی اس وقت نہ تھا) کی تقلید کرنا اور اس کے وجوب کا ڈھنڈورا پیٹنا اور اس کے ساتھ اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہنا کتنا صحیح اور درست ہے؟ خود فرمایئے کیا ایسا کہنا یا سمجھنا خلاف واقعہ امر نہیں ہے؟ اور اپنے رکھے ہوئے نام کے بالکل برعکس ہے یا نہیں؟ کیا امتی کی تقلید کرنے والا شخص اہل سنت والجماعت ہو سکتا ہے؟ ایسے لوگوں کو اپنا نام بدل لینا چاہیے یا طریقہ بدل لینا چاہیے۔ پس ہمارا دعویٰ سچا ہوا کہ ان کلمات "اہل سنت والجماعت" ہی سے تقلید شخصی باطل ہو جاتی ہے۔ دوبارہ غور کیجئے اگر یہ لقب سچا اور صحیح ہے تو تقلید شخصی باطل ہوئی اور اگر تقلید شخصی صحیح اور سچ ہے تو یہ لقب غلط اور خلاف واقعہ ٹھہرا۔ جو مقلد پر چسپاں نہیں ہو سکتا۔

اہل سنت والجماعت کہلانا ہے تو تقلید شخصی ترک کرنا پڑے گی۔ اور اگر تقلید شخصی کرنی ہو تو نام اہلسنّت والجماعت کا استعمال چھوڑنا ہو گا۔ دونوں ساتھ ساتھ چلیں تو یہ امر محال ہے۔ کیونکہ یہ ضدین ہیں (یعنی آپس میں ضد اور ایک دوسرے کا الٹ ہیں) اور قاعدہ ہے اِجْتِمَاعُ الضِّدَّيْنِ مُحَالٌ" کہ ضدین کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدیر: واہ بھائی واہ' آپ نے تو غضب ہی کر دیا' یہ فلاسفی میں نے بھی آج ہی سنی ہے۔ ورنہ ہم کچھ اور ہی سمجھتے تھے۔

منیر: آج ہی سنی' کیا مطلب؟ صاف مانو کہ تقلید شخصی کرنے والا آدمی اہل سنت والجماعت نہیں ہو سکتا' مقلد کا اہل سنت والجماعت ہونا' ایسا ہے جیسے کوئی شب یلدا کو شب ماہ تمام کہے۔ اسی کو کہتے ہیں

ع برعکس نہند نام زنگی کافور

منیر: چھوڑو یار ان باتوں کو۔ اب ذرا آیت قرآنی کا جواب تو سن لینے دو۔

بشیر: ہاں صاحب! آیت کریمہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (الانبیاء:۷) کا ترجمہ ہوا "پس پوچھ لو یاد والوں سے اگر تم نہیں جانتے" کسی ترجمہ والے قرآن مجید سے دیکھ لو' الفاظ اَهْلَ الذِّكْرِ کا ترجمہ "یاد والے" لکھا ہو گا۔ اب سوال یہ ہے کہ کس چیز کے یاد والے؟ کس کتاب کے یاد والے؟ کس کلام کے یاد والے؟ ذرا اس کو بیان تو کیجئے کہ قرآن کے یاد والے' یا مذہب کے یاد والے یا کسی واقعہ' کسی قصہ' کسی کتاب کے یاد والے۔ لفظ "یاد والے" سے مفہوم مستفاد ہوتا ہے کہ کسی خبر کو' کسی کتاب کو' کسی قول کو' یاد رکھنے والے۔ نہ یہ کہ اپنی تجویز سے' اپنی عقل سے' اپنی طرف سے' اپنے قیاس سے' اور اپنی رائے سے کوئی بات کہنے والے۔ خیال رہے کہ اپنی رائے' اپنی تجویز اور اپنی عقل سے کہنے والا یاد والا نہیں کہلاتا۔ اس کو عقلمند' ذہین' فطین اور جدت طراز' دانشور اور فیلسوف وغیرہ تو کہہ سکتے ہیں مگر اہل الذکر نہیں کہہ سکتے۔ اَهْلَ الذِّكْرِ (یعنی "یاد والے") اسی کو کہتے ہیں جو دوسروں کے مضامین'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کی کتابیں ' دوسروں کے اقوال یاد رکھتا ہو۔ اگر اہل الذکر کے معنی کیے جائیں قرآن و حدیث والا(کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو "ذکر" فرمایا ہے اور قرآن مجید میں "الحکمتہ"(حدیث) کا بھی ثبوت پایا جاتا ہے جیسے آگے وضاحت آ رہی ہے) یعنی قرآن و حدیث والا' مطلب قرآن و حدیث سے دلیل لینے والا۔ قرآن وحدیث کے مطابق عقیدہ و عمل رکھنے والا۔ جہاں تک معلوم ہے "اہل الذکر" کا یہ مفہوم سب سے بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک تو خود قرآن مجید کو "الذکر" فرمایا جیسا کہ قرآن میں ہے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ "کہ ہم نے "الذکر" یعنی قرآن اتارا۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔ اور دوسری جگہ فرمایا: اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ "اے نبی! ہم نے تمہاری طرف "الذکر" (قرآن) اتارا تاکہ تم اسے لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرو"۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھول کھول کر بیان کرنا ہی "حدیث" ہے۔ مطلب یہ کہ اگر "الذکر" سے مراد قرآن اور اس کا بیان حدیث لے لیا جائے تو مفہوم بالکل واضح ہو جاتا ہے' کیونکہ قرآن و حدیث کی حقانیت اور صداقت میں کسے شبہ ہو سکتا ہے؟ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ۔ تو فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ کا مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ قرآن و حدیث کے علماء اور حاملین ہیں ان سے احکام و مسائل پوچھ لیا کرو۔

خلاصہ کلام یہ کہ:

(۱) "اہل الذکر" سے مراد قرآن و حدیث کو اختیار کرنے والے علماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔
(۲) "اہل الذکر" سے مراد کوئی متعین عالم نہیں۔ بلکہ جب بھی جہاں بھی اور جو بھی قرآن و حدیث کا عالم مل جائے اس سے مسئلہ پوچھ لو۔ بس شرط یہ ہے کہ وہ قرآن و حدیث جاننے والا ہو۔ اگر اس کے برعکس ہو بے شک سب علوم جانتا ہو مگر قرآن و حدیث سے ناواقف ہو تو وہ عالم نہیں کہلا سکتا۔ ایسا شخص خواہ کتنا لکھا پڑھا ہو وہ بمنزل جاہل کے ہے۔
(۳) یہ آیت تقلید و جمود کی تائید نہیں کرتی بلکہ تردید کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں متعین عالم سے پوچھنے کا ذکر نہیں کیا۔
(۴) اور کسی سے مسئلہ اس وقت پوچھو جب تمہیں مسئلہ کا (قرآن و حدیث کی روشنی میں) علم نہ ہو۔ اگر مسئلہ معلوم ہو تو پھر پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک معلوم ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ عام طور پر اپنی رائے' قیاس اور اپنے اجتہاد سے مسائل بیان فرماتے تھے' اور یہ وہ کوئی شوقیہ نہیں بیان فرماتے تھے بلکہ مجبوری کی بنا پر بیان فرماتے تھے۔ لہٰذا آپ بری الذمہ ہیں۔ اور آپ کی مجبوری کے کچھ اسباب و وجوہات تھے۔ مثلاً:
ایک: تو کوفہ جہاں آپ تشریف فرما تھے حدیث کا چرچا کم تھا۔
دوم: امام صاحب تک ہر مسئلہ میں احادیث نہیں پہنچتی تھیں۔
سوم: اس وقت احادیث میں ملاوٹ کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ امام صاحب احتیاط کرتے تھے کہیں غلط حدیث بیان نہ ہو جائے کیونکہ ابھی تحقیقات شروع نہیں ہوئی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم: امام صاحب کا طبعی رجحان بجائے حدیث کے' رائے اور قیاس کی طرف زیادہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت رائے قیاس پر تو آپ کی طرف سے ذخیرہ مل جاتا ہے مگر حدیث پر بہت ہی کم ذخیرہ ملتا ہے۔ چنانچہ ان کا قول "اُتْرُكُوْا قَولي بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ" خود اس پر شاہد ہے۔ اور ان کا یہ قول ان کی پوری صفائی دیتا اور برأت پیش کرتا ہے۔

قدیر: نہ صاحب! سراج امت حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اتنی گستاخی اور بے ادبی نہ کیجئے۔

بشیر: بھائی قدیر! ذرا غور سے میری بات سنو۔ دیکھو نذیر احمد صاحب کیسے غور سے سن رہے ہیں۔ اور سمجھ رہے ہیں۔ میں کوئی امام صاحب کی بے ادبی نہیں کر رہا ہوں' استغفراللہ۔ میں تو ان کے پاؤں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہوں۔ مگر کیا کروں واقعات اور اصلیت کا انکشاف کرنا تو کوئی گناہ نہیں۔ میں تو کلمہ "اہل الذکر" کی تشریح کر رہا ہوں۔ چونکہ آپ نے امام صاحب کو اس کا مصداق ٹھہرایا تھا اس لیے مجھے یہ ثابت کر کے دکھانا تھا کہ فی الحقیقت امام صاحب اس کا مصداق ہیں یا نہیں؟ ورنہ سنو' ہم آپ کو اہل سنت کے جلیل القدر ائمہ میں سے ایک امام مانتے ہیں۔ اور ان کو اہل حدیث گردانتے ہیں۔ کیونکہ ان کا مشہور ارشاد ہے اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِي۔ "کہ جب کوئی مسئلہ حدیث نبوی سے ثابت ہو جائے وہی میرا مذہب ہے"۔ دیکھئے یہ آپ کا کتنا پیارا ارشاد ہے۔ آپ نے اپنے اقوال سے حدیث مبارکہ کو بڑا بلند مرتبہ دیا۔ بلکہ بعض افراد کو آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اہل حدیث بنایا۔ گویا آپ اہل حدیث ہی نہیں تھے۔ ”اہل حدیث گر“ بھی تھے۔ یہ جو کچھ میں بتا رہا ہوں کہ یہ آپ کو سمجھانے کے لیے بتا رہا ہوں ورنہ میں تو کیا' کوئی بھی اہل حدیث کسی بھی امام کی بے ادبی کرنا سخت برا جانتا ہے اور بڑا گناہ سمجھتا ہے۔ آپ کی شان میں ایسی باتیں کہنا سراسر مسلک اہل حدیث کے خلاف ہے۔

منیر: کہیے کہیے۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

بشیر: ہاں! یہاں پر آپ مقلدین کا یہ دعویٰ بھی باطل ٹھہرتا ہے جو کہا کرتے ہیں۔ کہ امام صاحب نے سب باتیں قرآن و حدیث سے کہی ہیں لہٰذا ان کی کوئی بات غلط نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو امام صاحب یہ نہ فرماتے کہ اُتْرُكُوْا قَوْلِي بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ”یعنی میرے قول اور میری بات کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے ہوتے ہوئے ہرگز اختیار نہ کرو“۔ گویا امام صاحب بتا رہے ہیں کہ میرے وہ اقوال جو حدیث نہ ملنے پر یا کسی اور مجبوری کی بنا پر یا محض اپنی رائے' قیاس یا اجتہاد سے بیان ہوئے ہوں اور حدیث نبوی کے خلاف ہوں انہیں بہر صورت ترک کر دینا اور ہرگز اختیار نہ کرنا' آپ کا یہ ارشاد صرف علماء کے لیے نہیں سب کے لیے ہے۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ امام صاحب رحمہ اللہ کا قول اُتْرُكُوْا قَوْلِي ...... صرف علماء کے لئے ہے وہ صحیح نہیں کہتے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کا مذکورہ ارشاد علماء غیر علماء' مجتہدین غیر مجتہدین سب کے لئے ہے۔

علاوہ ازیں اگر آپ کی سب باتیں صحیح ہیں تو پھر کتب فقہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عام فتاویٰ حنفیہ میں آپ کے بہت سے اقوال اور فتاویٰ کو ترک کیوں قرار دیا گیا ہے؟ نیز ان کے گرامی قدر شاگردوں نے ان کے ساتھ اختلاف کیوں کیا ہے؟

اور جب یہ مذکورہ باتیں مفروضات نہیں بلکہ حقائق ہیں تو پھر آپ مقلدین کے اس قول میں کتنی صداقت رہ جاتی ہے کہ ''امام صاحب کی کوئی بات غلط نہیں اور آپ کی ہر بات قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔''

قدیر: امام صاحب کا یہ قول کہ اُتْرُکُوا قَولِي بِخَبَرِ الرَّسُولِ کہاں لکھا ہے؟

بشیر: کیا آپ کو اس میں کچھ شک ہے؟

قدیر: نہیں' تاہم حوالہ پوچھنا چاہتا ہوں تاکہ علم الیقین ہو جائے۔

بشیر: ہاں سنئے' ہم حوالہ بتانے کے لیے نہیں' بلکہ دکھانے کے لیے بھی تیار ہیں۔ آپ یقین جانئے' بشیر کے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکلے گی جو بے سند اور بے حوالہ ہو۔ آپ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کو مانتے ہیں؟ وہ سب کے مسلمہ بزرگ ہیں۔ ان کی اپنی کتاب عقد الجید مطبوعہ لاہور کے ص ٦٦ میں یہ قول درج ہے۔ بلکہ وہاں تو اس کی اور بھی وضاحت ہے جس سے میرے مضمون کی تائید ہوتی ہے۔

قدیر: کیوں بھائی نذیر احمد! وہ عبارت آپ نے دیکھی ہے؟

نذیر: ہاں دیکھی ہے' چلئے صاحب' پہلے آپ آیت کا مطلب ختم کریں۔

بشیر: ابھی ختم کہاں' میں آپ سے کہتا ہوں کہ اگر آپ پہلے اکیلے امام صاحب رحمہ اللہ کا ''اہل الذکر'' ہونا ثابت کر لیتے تو پھر اس آیت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت میں پیش کر سکتے تھے۔ جب اہل الذکر یعنی قرآن و حدیث کا علم رکھنے والے ہر دور میں ہزاروں لاکھوں آدمی رہے ہیں' تو پھر یعنی امت میں سے صرف ایک شخص کو متعین کر لینا اور اس پر اکتفاء کر لینا اور اسی پر جم کر بیٹھ جانا اور اسی کی رائے کو بطور حجت پیش کرنا اور جو اس کی رائے قبول و اختیار نہ کرے اسے گمراہ کہنا کہاں کا انصاف ہے؟

اچھا اب یہ فرمائیے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی اس وقت کوئی اہل الذکر تھا یا نہیں تھا؟ اگر تھا تو اس کو چھوڑ کر دوسرے کو اس کی جگہ قائم کرنے کی کیا وجہ؟ جو اہل الذکر (اس وقت موجود تھا وہ کس سبب سے معزول ہوا؟ اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کس سرٹیفکیٹ کے ذریعے اس کی جگہ پر مقرر ہوئے؟ اگر یہ کہا جائے کہ وہ اہل الذکر جب چلے گئے تب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان کی جگہ مقرر ہوئے۔ تو اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ جب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انتقال فرمایا تو پھر آپ کی جگہ دوسرا کوئی شخص مقرر ہونا چاہیے تھا' اور اگر یہ کہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی اس وقت اور اس کے بعد حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وقت تک کوئی اہل الذکر نہیں ہوا تھا تو یہ صریح طور پر امر واقعہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جملہ تابعین عظام رحمھم اللہ اہل الذکر تھے۔ تو قطع نظر اور سب باتوں کے یہ بات بھی قابل خیال ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ اس وقت لوگوں کو کوئی ایسی بات کا حکم کر سکتا تھا جو ہو نہیں سکتی تھی؟ یعنی اللہ نے ''اہل الذکر'' (یاد والے' قرآن والے' قرآن و سنت والے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پوچھنے کو فرمایا ہو' اور عجیب بات ہے کہ کوئی اہل الذکر موجود ہی نہ ہو؟ مطلب یہ کہ اہل الذکر سے پوچھنے کا حکم دے دیا ہو مگر اہل الذکر نہ ہو۔ کیا یہ ممکن ہے؟ ایسی باتیں حقائق' واقعات اور حدیث و تاریخ کے سراسر خلاف ہیں۔ پھر فرمایا: فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ "پس پوچھ لو اہل الذکر سے"۔ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ "اگر تم نہیں جانتے ہو" اس سے ثابت ہوا کہ اللہ اور رسول ﷺ کا حکم یعنی قرآن و حدیث کے جانتے ہوئے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ اور فَاسْئَلُوْا "پوچھو" .... کے معنی تقلید کرو یعنی "بے دلیل بات مان لو" کیونکر ہوئے؟ بلکہ فَاسْئَلُوْا فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ دلیل پوچھو' جیسا کہ اسی آیت کے بعد مذکور ہے بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ "یعنی دلائل سے پوچھو" دلیل پوچھے بغیر مت مانو۔ پس اس آیت سے تقلید ثابت نہیں ہوتی بلکہ باطل ہوتی ہے۔ کیونکہ تقلید میں دلیل کا کوئی کام ہی نہیں۔

منیر: ہاں بھائی' بات غور کرنے کی ہے کہ اگر بقول ان کے آیت فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ کے معنی امام صاحب سے پوچھنا ہو تو گویا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ پوچھ لو اس شخص سے کہ جو تم سے پندرہ سو برس پہلے انتقال کر چکا ہے' اور یہ بات کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا۔ جبکہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی اپنی تصنیف کردہ کوئی کتاب بھی موجود نہیں۔

قدیر: نہ میاں منیر' تم نہ بولو' ماشاء اللہ دونوں صاحب علم ہیں۔ انہیں آپس میں گفتگو کرنے دو۔

بشیر: ہاں میرے بھائی! آیت کا یہ مطلب نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو یا کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استاد نے تمہیں مناظر بنانے کے لیے سمجھایا ہے۔ بلکہ اس آیت کے پورے مضمون پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ان لوگوں کے حق میں صادر ہوا تھا جو حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرتے تھے' چنانچہ پورا مضمون یہ ہے: وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُوحِي اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ "نہیں بھیجا ہم نے تم سے پہلے رسول مگر مردوں کو کہ وحی بھیجتے تھے ہم طرف ان کی۔ پس پوچھ لو یاد والوں سے اگر تم نہیں جانتے ہو"۔ یعنی جب کفار مکہ نے کہا یہ محمد تو آدمی ہے' پیغمبر کیوں کر ہوا؟ تب یہ آیت اتری۔ پھر اس آیت کا مخاطب اپنے آپ کو سمجھنا گویا اپنے آپ کو منکر رسالت گروہ میں سے سمجھنا ہے۔ اور یہ کوئی بھی مسلمان پسند نہیں کرتا۔

نذیر: لیجئے صاحب' تقلید کے وجوب میں ایک اور آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (سورۂ بنی اسرائیل پ ۱۵ ع:۱۷) "کہ قیامت کے روز ہم ہر ایک آدمی کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے" اس آیۂ مبارکہ میں تو صاف اماموں کا ذکر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں بھی کسی امام کا ضرور مقلد ہونا چاہیے۔ بغیر امام کے عقبیٰ خراب ہونے کا خدشہ ہے۔

بشیر: اب آپ نے یہ نئی دلیل پیش کی ہے جس سے یہ ثابت ہوا کہ آپ نے پہلی آیتوں سے دست برداری اختیار کر لی ہے اور سمجھ لیا ہے کہ ان میں بجائے تقلید کا حکم ہونے کے تقلید کی ممانعت پائی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذیر: نہیں صاحب' ابھی ثابت نہیں ہوا۔ آپ کے پیش کردہ دلائل پر غور کروں گا' اور کتابیں دیکھوں گا' اپنے علماء سے پوچھوں گا۔ پھر جواب دوں گا۔ ہاں اگر تسلی بخش جواب نہ ملا تو پھر آپ کے دلائل کو تسلیم کر لوں گا۔ کیونکہ ہمیں حق اور سچ کی پیروی کرنی چاہیے۔

قدیر: بے شک بھائی بشیر احمد' آپ کے اعتراضات معقول ہیں۔ کل تک ان کو جواب کی مہلت دیجئے' اور آج اس آیت کا مطلب سنا دیجئے۔

بشیر: برادرم! غور فرمایئے کہ اس آیت میں تو یَوْمَ نَدْعُوْا کے بعد کُلَّ اُنَاسٍ کے الفاظ عام ہیں جن کے معنی ہیں ہر آدمی کو اس کے امام کے نام سے بلایا جائے گا۔ چونکہ لفظ "ہر ایک" میں شیعہ' سنی' رافضی' خارجی' معتزلہ' بلکہ کفار آریہ' ہندو' سکھ' مجوسی وغیرہ سبھی شامل ہیں' پس اگر اس آیت سے چار اماموں کی تقلید ثابت ہو گئی تو غیر مذاہب کے پیشواؤں کا اتباع بھی تو واجب ہو گا' جس سے ان کی معذوری اور نجات کی قوی امید بندھ جاتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے بھی تو وجوب شرعی پر عمل کیا ہے' اگر آپ کے کوئی مفتی صاحب اس امر کا فتویٰ دیں تو کئی ایک تنازعات کا تصفیہ ہو سکتا ہے۔ بندہ نے جو عرض کیا ہے کیا خیال ہے اس کے بارے میں؟

قدیر: بھلا اس امر کا فتویٰ کون دے گا؟ پوری دنیائے اسلام کا اس پر اتفاق کہ مسلمانوں کے علاوہ کوئی نجات نہیں پا سکتا۔

منیر: ایسا فتویٰ وہی دے گا جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا منکر ہو۔ اور کفر و اسلام میں تمیز نہ رکھتا ہو۔

بشیر: اچھا اب چونکہ قرآنی آیت کا ذکر آ گیا ہے اس لیے اس کے صحیح معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیے دیتا ہوں۔ توجہ سے سنئے۔ آیت مذکورہ میں اگرچہ لفظ امام کے معنی میں مفسرین نے اختلاف کیا ہے۔ مگر میں آپ کے کہنے پر اسی کو پسند و منظور کرتا ہوں' کہ آیت مذکور میں امام سے مراد پیشوا اور راہنما ہے۔ پس معنی یہ ہوئے کہ قیامت کے روز ہر ایک شخص کو ان کے اماموں کے ساتھ بلایا جائے گا۔ یعنی اے محمدیو! اے عیسائیو! اے یہودیو! ۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔ پھر جب تمام لوگ جمع ہو جائیں گے اور اپنے اپنے پیشوا کے پیچھے آ جائیں گے تو جو لوگ سچے اور الٰہی امام کے پیچھے چلے ہوں گے وہ الگ ہو جائیں گے اور جو مصنوعی اماموں اور پیشواؤں کے پیچھے چلے ہوں گے جن کے پیچھے چلنے کے لیے وہ مامور نہیں ہوئے تھے وہ اس وقت دھر لیے جائیں گے۔ یہ سب باتیں ان کی امید کے خلاف ہوں گی' اب ان کے سامنے حقیقت حال منکشف ہو چکی ہوگی اور انہیں اپنا کوئی معاون و مددگار نظر نہیں آئے گا۔ تو وہ کہیں گے یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا (سورہِ فرقان) "اے کاش ہم رسول کا اتباع کیے ہوتے"۔

منیر: لیجیے بھائی نذیر! یہ آیت بھی آپ کے مخالف ہوئی۔ کیونکہ اس میں تو حقیقتاً اتباع سنت نبویہ کی طرف اشارہ ہے نہ کہ تقلید غیر کی طرف۔ بلکہ اس میں تقلید غیر سے ممانعت کا اشارہ ہے۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْعَظِیْم۔

نذیر: ہمارے پاس ایک اور دلیل بھی ہے۔ "ابن ماجہ" میں روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا: اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَم "یعنی تابعداری کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے گروہ کی"۔ اور خدا کے فضل و کرم سے مقلدین کی جماعت بہت بڑی ہے' اور غیر مقلدین کی جماعت اس کے مقابلے میں چھوٹی ہے۔ تمام ممالک اسلامیہ مثلاً افغانستان' شام' عراق' مصر' الجزائر اور مکہ' مدینہ جو اصل دین کی جگہ ہے' وہاں کے لوگ سب مقلد ہیں۔ جب اکثریت مقلدین کی ہے تو موافق اس حدیث کے ہم سب کو مقلد ہونا چاہیے نہ کہ غیر مقلد۔

(بشیر اٹھا اور الماری سے "ابن ماجہ" لایا اور نذیر کے آگے رکھ کر کہا کہ لیجئے جناب پہلے مجھے ان الفاظ میں حدیث نکال دیجئے)

نذیر: (کتاب دیکھ کر) اوہو! اس حدیث کے الفاظ تو یہ نہیں' اور ہیں۔

بشیر: اسی لیے تو میں کہتا تھا کہ مقلد لوگ تحقیق نہیں کرتے' اور ایک دوسرے سے سن کر سب یہی الفاظ رٹے جاتے ہیں۔ ہاں اب سنئے کہ اس حدیث کا راوی ابو خلف اعمیٰ ہے۔ (کتاب دکھا کر جو یہ لکھا ہے) اور اس کو جرح و تعدیل کے اماموں نے متروک و کاذب لکھا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو تقریب التہذیب ص ۲۹۶۔ اور میزان الاعتدال ص...... اب ذرا اس کے ترجمہ پر غور فرمائیے کہ "تابعداری کرو تم سب سے بڑی جماعت کی"۔ اس سے دو جماعتوں کا وجود ثابت ہوتا ہے ایک تابعداری کرنے والوں کی جماعت کا۔ اور دوسری وہ جماعت جس کی تابعداری کی جائے۔ اس سواد اعظم کی روایت میں دوسری جماعت کی تابعداری کا ذکر ہے۔ (اس سے اگر آپ کی مراد ائمہ اربعہ رحمھم اللہ ہیں کیونکہ عموماً تقلید انہیں کی جاری ہے) تو یہ اس لیے غلط ہے کہ چار امام' سواد اعظم (یعنی سب سے بڑی جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہیں) کیونکہ سنیوں کے اگر امام چار ہیں تو شیعوں کے بارہ امام ہیں۔ سنیوں سے شیعوں کے امام زیادہ ہیں۔ اب بتایئے سوادِ اعظم کہاں گیا؟ چار زیادہ ہیں یا بارہ؟ ظاہر ہے چار سے بارہ تین گنا زیادہ ہیں۔ تو شیعہ امام سواد اعظم ہوئے۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ سواد اعظم سے مراد پیروی کرنے والے مقلدین مراد ہیں تو سابقہ روایت میں تو ان کی پیروی کا حکم نہیں دیا گیا۔ اور نہ ان کی پیروی ممکن ہے۔ کیونکہ ان مقلدین کی متعدد اقسام ہیں اور بڑی تعداد ہے۔ کس کس کی پیروی کی جائے؟ اور نہ ان کی پیروی ممکن ہے۔ اگر آپ اس بات پر اصرار کریں کہ چونکہ مقلدین زیادہ ہیں لہٰذا ان کے ساتھ مل جاؤ۔ مگر قرآن مجید نے متعدد آیات میں بڑی جماعت اور بھاری گروہ کو فاسق' فاجر اور کافر کہا ہے۔ اور قرآن کریم نے یہ یونہی نہیں کہا بلکہ بجا کہا ہے۔ کیونکہ لوگوں کی اکثریت بھٹکی ہوئی ہے۔ قرآن کریم کے بطور نمونہ چند مقامات ملاحظہ ہوں:

- وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِيْنَ (اعراف: ۱۷) "ان کے اکثر ناشکر گزار ہیں"۔
- وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ (اعراف: ۱۰۲) "ان کے اکثر وعدہ خلاف ہیں"۔
- وَاِنْ وَّجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِيْنَ (اعراف: ۱۰۲) "ہم نے ان کے اکثر لوگوں کو گناہوں میں ڈوبا ہوا پایا"۔
- وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا (یونس: ۳۶) "ان کے اکثر بے دلیل باتوں کی پیروی کرتے ہیں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (یونس: ۵۵' نحل ۷۵) "ان کے اکثر جاہل ہیں"۔
- اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ (انبیاء: ۲۴)ان کے اکثر حق سے ناآشنا ہیں اور وہ حق سے منہ موڑ لیتے ہیں"
- وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ (مومنون: ۷۰) "اکثر ان کے حق سے نفرت کرتے ہیں"۔
- وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ (شعراء: ۲۲۳) "اور اکثر ان کے جھوٹے ہیں"
- اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ (عنکبوت: ۶۳) "اکثر لوگ بے عقل ہیں"۔
- فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ (حم سجدہ: ۴) "اکثر لوگ قرآن سے اعراض کرتے ہیں اور اسے نہیں سنتے"۔
- وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (شعراء: ۸' ۶۷' ۱۰۳' ۱۲۱' ۱۳۹' ۱۵۸' ۱۷۴' ۱۹۰)

اس ایک صورت میں اکثریت کا آٹھ مرتبہ رد آیا ہے۔

- كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ (الروم: ۴۲) "اکثر لوگ مشرک ہیں"۔
- وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ (یوسف: ۱۰۶) "اکثر لوگ ایمان باللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں"۔

قرآن مجید میں اس مفہوم کی اور آیات بھی ہیں لیکن یہاں ہمارا مقصد ساری آیات کا احاطہ کرنا نہیں ہے بلکہ صرف یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالی نے بڑی جماعت اور بڑے گروہ کو غلط اور گم گشتہ راہ کہا ہے۔ گزشتہ آیات میں اللہ تعالی نے اکثر لوگوں کو ناشکر گزار' وعدہ خلاف' فاسق' بد عقیدہ' جاہل' حق سے دور اور نفور' جھوٹے' بے عقل' کتاب ہدیٰ سے لا پرواہ' بے ایمان اور مشرک فرمایا ہے۔ لوگوں کی اکثریت پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارہ فرد ہائے جرم عائد کی ہیں۔ لیکن اس کے برعکس قرآن مجید میں قلیل افراد اور چھوٹی جماعت کی تعریف کی جیساکہ آگے بیان آرہا ہے۔

نیز جس وقت پیغمبر ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اس وقت کوئی بڑا گروہ تھا یا نہیں؟ بے شک صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت عظیمہ موجود تھی۔ پھر اس جماعت کی پیروی چھوڑ کر ایک شخص جو اپنی جگہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اس کی پیروی کرنا بھلا کیونکر سواد اعظم کی پیروی ہو سکتی ہے؟ معلوم ہے "سواد اعظم" کے معنی بڑی جماعت ہے۔ اور بڑی جماعت صحابہ کی جماعت ہے۔ جسے قرآن مجید نے حزب اللہ' مفلحون' فائزون' غالبون' متقون' راشدون وغیرہ کے القاب اور اسمائے صفاتی سے نوازا۔ یہ سب کو مان لینا چاہیے کہ کائنات ہست و بود میں انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے عظیم' سب سے اعلیٰ' سب سے مقبول' سب سے محبوب' سب سے بہتر اور برتر' آن بان شان میں سب سے بڑی جماعت' اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت تھی۔ اگر دنیا کے تختے پر کوئی سواد اعظم ہے اور ہو سکتی ہے تو وہ غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔

اگر بڑے گروہ کے یہی معنی لئے جائیں جو آپ نے بتائے ہیں' تو گزارش ہے کہ قرآن کریم نے بڑا اور بلند مرتبہ اور عظیم ایسے گروہ کو نہیں کہا کہ جس کی گنتی زیادہ ہو' جس کا جتھہ بھاری ہو' بلکہ ایسے گروہ کی قرآن نے تردید کی ہے اور اس کے برعکس قلیل اور تھوڑے افراد کی تعریف کی ہے اور جگہ جگہ قلیل لوگوں کی ستائش کی ہے۔ مثال کے طور پر چند مقامات ملاحظہ ہوں:

○ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ (البقرہ: ۸۳)

"بعد ازاں تم لوگ پختہ وعدہ کر کے پھر گئے اور تم ہو ہی ایسے لوگ۔ مگر تھوڑے لوگ اپنے وعدے پر قائم رہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- فَقَلِيْلاً مَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ (البقرہ: ۸۸) "تھوڑے لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں"۔
- تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلاً مِّنْهُمْ ط (البقرہ: ۲۴۶) "وہ لوگ اپنے عہد و پیمان سے پھر گئے' مگر تھوڑے قائم رہے۔"
- قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (الاعراف: ۳' نمل: ۶۲) "تم تھوڑے لوگ ہو جو نصیحت پکڑتے ہو"۔
- قَلِيْلاً مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (الاعراف: ۱۰' المومنون: ۷۸' السجدہ: ۹' الملک: ۲۳) "اللہ کا شکر ادا کرنے والے تم تھوڑے لوگ ہو"۔
- وَمَا اٰمَنَ مَعَهٗ اِلَّا قَلِيْلٌ ○ (ھود: ۴۰) "پیغمبر علیہ السلام پر تھوڑے لوگ ایمان لائے"۔
- قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ○ (سبا: ۱۳) "میرے شکر گزار بندے تھوڑے ہیں"۔
- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ط (ص: ۲۴) "صاحب ایمان و تقویٰ کسی پر زیادتی نہیں کرتے۔ لیکن ایسے بلند اطوار لوگ تھوڑے ہیں"۔

مذکورہ آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ:

ایمان لانے والے'
صحیح بات کو ماننے والے'
اللہ کی راہ میں نکلنے والے'
وعدہ پر قائم رہنے والے'
نصیحت پکڑنے والے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کو سمجھنے والے'
رب کا شکر ادا کرنے والے'
نیک اور اچھے لوگ ہمیشہ تھوڑے ہوتے ہیں۔

اب اس کے ثبوت میں سیل (انگریز) کا ترجمہ بھی ملاحظہ ہو "بڑے گروہ کے معنی حسب بیان آپ کے اگر یہی ہوں کہ جہاں جس طرف آدمی زیادہ پائے جائیں آدمی اس طرف ہو جائے' تو اس بنا پر اگر انسان دہلی میں رہے تو سنی بن کر رہے' کیونکہ وہاں سنی زیادہ ہیں' اور اگر لکھنو میں جائے تو شیعہ ہو جائے کیونکہ وہاں شیعہ زیادہ ہیں۔ ایسے ہی جہاں جائے جو لوگ وہاں زیادہ ہوں وہی ہو جائے"۔

اگر معیار حق یہی ہے کہ جدھر زیادہ لوگ ہوں اسی طرح کے بن جاؤ' تو پھر دنیا میں کہیں حق ہے نہ صراط مستقیم ہے۔ بلکہ پھر نہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا کوئی مقصد ہے نہ آسمانی کتابوں کے نزول کی کوئی غایت۔ یہ سب کچھ عبث اور بے مقصد ہے۔ سمجھ گئے آپ؟ آپ کے بیان کردہ مفروضے کا منطقی نتیجہ یہی برآمد ہوتا ہے۔

قدیر: بس یار بس۔ اب زیادہ نہ کہیے' ہم نے سمجھ لیا کہ آپ کے اعتراضات معقول ہیں۔ جن کا جواب نہ صرف مشکل ہے' بلکہ ناممکن ہے۔

بشیر: ابھی تو میں آپ کے دلائل کو توڑ رہا ہوں اپنی طرف سے تقلید کے ناجائز ہونے پر تو کوئی ثبوت ہی نہیں دیا۔

منیر: ہاں بھائی جان! کچھ تو ثبوت دیجئے تاکہ ہم بھی سن لیں۔

بشیر: کیا جواب دیں' وقت تھوڑا ہے اور مضمون اتنا بڑا کہ ایک مستقل کتاب بن جائے۔

قدیر: چند ایک ہی سہی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشیر: اچھا پہلے سن لیجیے کہ میں تقلید کی تردید کہاں کہاں سے کروں گا۔ کتاب اللہ یعنی قرآن کریم سے' تفاسیر سے' احادیث نبوی ﷺ سے' اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ سے۔ اقوال ائمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے' اقوال فقہاء علماء مثلاً امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ ابن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ' ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ' امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ' امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ' مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ' قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے' شعرائے نامدار مثلاً سعدی شیرازی اور مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار سے۔

ان سب کے بعد بحمد للہ عقلی دلائل سے بھی تقلید کی تردید کر سکتا ہوں۔ اور یہ ثابت کرنے کا دعویٰ رکھتا ہوں کہ شریعت میں سوائے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت کے کسی ایک شخص کی تقلید کو واجب کہنا تو دور کی بات ہے جائز بھی قرار نہیں ہو سکتی۔

نذیر: اتنا بڑا دعویٰ؟ اور اس پر لطف یہ کہ اقوال بھی ائمہ فقہاء اور علمائے احناف ہی کے پیش کیے جائیں؟ عجیب سی بات ہے۔ نہ سمجھ میں آنے والی ہی بات ہے۔

بشیر: جی ہاں! سنانا تو رہا الگ' دکھانے کو تیار ہوں' کہیے کس کا نام لیجیے۔ اللہ کے فضل و کرم سے بیسیوں حوالہ جات پیش کر دوں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدیر: اچھا پہلے فقہاء و علمائے احناف کے تو نموتاً چند اقوال سنائیے۔

بشیر: سنو قدیر بھائی! آپ کے "امام اعظم" یعنی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ "عقد الجید" مطبوعہ صدیقی لاہور کے صفحہ ۶۲ پر لکھتے ہیں:

سُئِلَ عَنْ اَبِی حَنِیْفَةَ اِذَا قُلْتَ قَولاً وَ کِتَابُ اللّٰہِ یُخَالِفُهُ قَالَ اُتْرُکُوا قَولِی بِکِتَابِ اللّٰہِ فَقِیْلَ اِذَا کَانَ خَبَرُ الرَّسُولِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَالِفُهُ قَالَ اُتْرُکُوْا قَولِی بِخَبَرِ الرَّسُولِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ اِذَا کَانَ قَولُ الصَّحَابَةِ یُخَالِفُهُ قَالَ اُتْرُکُوْا قَولِی بِقَولِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُم۔

"امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ اگر آپ نے کچھ کہا اور کتاب اللہ اس کے مخالف ہو تو ہم کیا کریں؟ جواب دیا کہ میرا قول کتاب اللہ کے مقابلہ میں ترک کر دو۔ اس نے پھر پوچھا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اس کے خلاف ہو تو پھر؟ تو جواب دیا کہ میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ترک کر دو۔ اس نے پھر پوچھا کہ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا قول اس کے مخالف ہو تو پھر کیا کرنا ہو گا؟ جواب دیا کہ میرا قول صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں ترک کر دو"۔

دیکھا! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی تقلید سے کیسے منع کیا؟ اور حق بھی یہی تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد آپ امام صاحب کا رتبہ رکھا جاتا۔ مگر جناب ذرا "شرح وقایہ" ص ۱۲ دیکھو کہ ان مقلدوں نے کیسی دیدہ دلیری سے لکھا ہے کہ:

"اجماع ہے عوام کے لیے کہ تقلید صحابہ رضی اللہ عنہ کی ائمہ کے مقابلے میں نہ کی جائے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ صاحبِ ہدایہ اس سے دو ہاتھ آگے بڑھ گئے ہیں' لکھا ہے کہ: "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و صاحبین کا قول حدیث کے خلاف ہو تو اپنے ائمہ کے اقوال پر عمل ہو گا۔ حدیث پر نہیں"۔ (ہدایہ جلد ا ص ۱۱۰)

غضب خدا کا! یہ لوگ کتنے فنافی التقلید ہیں۔ درمختار اور ہدایہ کے دیباچہ میں ایک شعر درج ہے جو ابھی تک موجود ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ ارباب تقلید و جمود اس شعر سے پوری طرح متفق ہیں۔ وہ شعر یہ ہے ؎

فَلَعْنَةُ رَبِّنَا اَعْدَادَ رَمْلٍ
عَلٰی مَنْ رَّد قَوْلَ اَبِی حَنِیفَةَ

"یعنی لعنت ہو ہمارے رب کی ریت کے ذروں کے برابر اس شخص پر جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو رد کرے یعنی قبول نہ کرے"

دیکھو! کس قدر غلو سے کام لیا گیا ہے؟ نہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مقلدوں کو چھوڑا۔ نہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو مستثنیٰ کیا۔ نہ دیگر ائمہ دین سے رعایت برتی۔ اور لطف یہ کہ خود امام صاحب سے ان کے شاگردوں امام ابو یوسف امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ کو بے شمار مسائل میں اختلاف رہا۔ وہ بھی ان پچھلے مقلدوں کی دست برد سے نہ بچ سکے اناللہ! بلکہ یہ مقلد قول امام اُتْرُکُوْا قَوْلِی بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں میرا قول ترک کر دو"۔ کو رد کر کے خود لعنت کے نیچے آ گئے۔ کیونکہ مقلدین نے متعدد اقوال کو رد کر دیا۔ ایسی مثالوں سے کتب فقہ بھری پڑی ہیں۔ جو شخص چاہے ان کا مطالعہ کر سکتا ہے۔[1]

قدیر: جو شعر آپ نے ہدایہ کے حوالے سے بیان کیا ہے' اس میں واقعی

---

[1] تفصیل کے لیے ہماری کتاب "انوار حدیث" اور "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" کا مطالعہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ مگر یہ تو بتائیے کہ امام صاحب کے شاگردوں نے امام صاحب سے کب اختلاف کیا ہے؟

بشیر: واہ صاحب! آپ نے کوئی فقہ کی کتاب دیکھی بھی ہے؟ پوچھو بھائی نذیر احمد سے' کہ کس قدر اختلاف ہے۔

منیر: کچھ زیادہ تو نہیں' مسائل میں تین ثلث اختلاف تو آپ خود تسلیم کرتے ہیں' دیکھو "درمختار" جلد اول ص ۲۴ میں صاف لکھا ہے:

"صاحبین رحمہما اللہ یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں یعنی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ' و ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے تین ثلث (دو تہائی) سے زیادہ مسائل میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف کیا ہے"۔

نذیر: جناب وہ خود مجتہد تھے' ان کے اختلاف کی کوئی اتنی بات نہیں۔

بشیر: ہاں ٹھیک ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اسی طرح اگر کوئی بھی صاحب علم و فضل تحقیق حق میں امام صاحب کو چھوڑ دے تو کیوں مورد الزام ٹھہرے؟

منیر: الحمد للہ! کہ اب بھائی قدیر بات کو سمجھنے لگے ہیں۔ آپ ذرا چند دیگر ائمہ کے اقوال بھی سنا دیں۔

بشیر: عقد الجید ص ۴۵ میں ہے کہ فَقَدْ صَحَّ عَنِ الشَّافِعِي اَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَقْلِيدِهٖ وَ تَقْلِيدِ غَيْرِهٖ "تحقیق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے اپنی اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے"۔

امام احمد کے متعلق ص ۹۸ میں لکھا ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا:

لَا تُقَلِّدْنِي وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَلَا الْاَوْزَاعِيَّ وَلَا النَّخْعِيَّ وَلَا غَيْرَهُمْ وَخُذِ الْاَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یعنی میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک کی، نہ اوزاعی کی اور نہ نخعی کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہاں سے لینا جہاں سے انہوں نے لیے۔ یعنی کتاب و سنت سے"۔

اسی طرح حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "شرح عین العلم" مطبوعہ عامرہ استنبول کے ص ۳۲۶ میں لکھتے ہیں اور کیا خوب لکھتے ہیں:

وَمِنَ الْمَعْلُومِ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰی مَا كَلَّفَ اَحَدًا اَنْ یَّكُوْنَ حَنَفِیًّا اَوْ مَالِكِیًّا اَوْ شَافِعِیًّا اَوْ حَنْبَلِیًّا بَلْ كَلَّفَهُمْ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ۔

"یہ معلوم ہے کہ اللہ سبحانہ' نے کسی کو یہ تکلیف نہیں دی کہ حنفی بنے یا مالکی بنے یا شافعی بنے یا حنبلی بنے' بلکہ اس بات کا پابند اور مکلف بنایا ہے کہ وہ سنت کے موافق عمل کرے"۔

سبحان اللہ! کیسی صاف عبارت ہے۔ اگر کوئی صاحب انصاف ہو تو بس اسی سے فیصلہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں' ابطال تقلید شخصی کے لیے ابھی اور دلائل سنئے۔ میزان شعرانی جلد اول کے صفحہ ۴۳ میں امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ امام ابن البر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

وَكَانَ یَقُوْلُ اَیْضًا لَمْ یَبْلُغْنَا فِیْ حَدِیْثٍ صَحِیْحٍ وَلَا ضَعِیْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا مِنَ الْاَئِمَّةِ بِالْتِزَامِ مَذْهَبٍ مُعَیَّنٍ۔

"آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ حدیث صحیح میں نہ ضعیف میں یعنی کسی بھی حدیث میں ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بزرگ کو ایک مذہب معین کی پابندی کا حکم دیا ہو"۔

اور سنیئے آپ کی کتاب رد المختار شرح در مختار مطبوعہ مصطفائی کے صفحہ ۵۱ میں ہے:

لَیْسَ عَلَی الْاِنْسَانِ اِلْتِزَامُ مَذْهَبٍ مُعَیَّنٍ۔

"یعنی انسان پر مذہب معین کا لازم پکڑنا ضروری نہیں ہے"۔

اور لیجئے "مجموعۃ الفتاویٰ" مولانا عبدالحی لکھنوی مطبوعہ شوکت اسلام کے صفحہ ۲۳ میں ہے کہ: "مختار بعض علماء آنست کہ تقلید مذہب معین ضرور نیست ہر کس را اختیار است کہ ہر مذہبے کہ خواہد عمل نمائد"۔

"یعنی بعض علماء کے نزدیک مختار و پسندیدہ یہ ہے کہ مذہب معین یعنی کسی خاص مذہب کی تقلید ضروری نہیں ہے ہر شخص کو اختیار ہے کہ جس مذہب پر چاہے عمل کرے"۔

ذرا غور کیجئے اور آنکھوں سے تقلید و جمود کے دبیز و تاریک پردے ہٹا کر دیکھئے۔ اور انصاف سے کہیے کیا پہلے بزرگان دین و ملت کا یہی عقیدہ نہیں تھا کہ اصل طریقہ جس پر سب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین چلے۔ اسی روش کو تابعین نے اختیار فرمایا' اور اسی لائن پر بعد والے جادہ پیما رہے۔ آج ہمیں بھی باپ دادا کی روش کو بدل کر انہیں عظیم لوگوں کی روش پر چلنا ہو گا۔ بس دماغ سے تعصب اور حسد کے تباہ کن جذبات نکال کر سوچیں تو آپ کے دماغ میں بھی یہ روشنی آ سکتی ہے۔ اللہ توفیق بخشے۔ آمین۔

قدیر: بس بھائی بشیر صاحب' میری تو تسلی ہو گئی ہے' اب بھائی نذیر احمد'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مولانا سے پوچھیں یا کسی اور سے۔ میرے خیال میں تو آپ کے دلائل معقول اور بڑے وزنی ہیں۔ اور کافی وزنی۔

منیر: آپ کے خیال میں ہی نہیں بلکہ ہر عقل مند کے نزدیک یہ دلائل معقول اور وزنی ہیں؟ بھلا رسول اللہ ﷺ کا اتباع چھوڑ کر آپ کے سینکڑوں سال بعد اپنے اپنے امام متعین کر کے انہیں اپنا پیشوا اور امام باور کر لینا اور ان کی تقلید پر جمع ہو جانا بلکہ جم جانا کون مسلمان پسند کر سکتا ہے؟

بشیر: الحمد للہ' ثم الحمد للہ! آپ کو سمجھ آگئی ہے اور آپ نے نظریے میں غلط اور صحیح میں تمیز کر لی ہے۔ بس سیدھا راستہ یہی ہے کہ سب ائمہ کرام رحمھم اللہ کی مساوی تعظیم کرو۔ اور ان کی عزت کو اپنے دلوں میں جگہ دو۔ (آخر انہوں نے اپنی اپنی جگہ دین کی بڑی خدمت کی اور بلا شبہ بڑے خلوص سے کی۔) لیکن پیروی صرف سید الاولین و آخرین حضرت محمد ﷺ کی کرو۔ آپ ہی کی اطاعت اور آپ ہی کی اقتداء کو فرض سمجھو۔ آپ کا کوئی حکم آپ کی ثابت شدہ کوئی حدیث یا آپ ﷺ بیان کردہ کوئی مسئلہ خواہ کسی امام کے ذریعہ سے تمہیں پہنچ جائے دل و جان سے قبول کرو۔ اور رسول اللہ ﷺ ہی کو دین و دنیا میں اپنا پیشوا بناؤ۔ یہی مسلک حق اور سچ ہے' اور یہی مسلک اہل الحدیث اور مذہب اہل السنت والجماعۃ ہے' اس کے علاوہ ہر طریقہ مشکوک اور ٹیڑھا ہے۔

نذیر: جزاک اللہ! آج آپ نے میرے بہت سے شکوک جو شروع سے میرے ذہن میں سمائے ہوئے تھے' دور کر دیئے ہیں۔ اور علمی طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری عمدہ راہنمائی فرمائی ہے۔ اور آپ نے مجھے پگڈنڈیوں سے بچا کر شاہراہ پر لا کھڑا کر دیا۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ اور نیک جزا دے۔ آمین

البتہ چند ایک الجھنیں اور اشکالات ہیں براہ کرم ان کا بھی کچھ حل بتا دیجئے۔ ان میں سے ایک خلش یہ ہے کہ جس کی سمجھ نہیں آتی کہ لوگ اہل حدیثوں کو وہابی کیوں کہتے ہیں؟ اس لیے نا؟ کہ یہ عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہیں۔ اور نجد وہ منحوس علاقہ ہے جس کے لیے حضور ﷺ نے دعا کرنا پسند نہیں فرمایا تھا' اور اس منحوس جگہ کو فتنوں کی آماجگاہ قرار دیا تھا۔ یعنی ایک طرف تو آپ لوگوں کو بقول حدیث سراج امت حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمتہ کی تقلید سے روکتے ہیں۔ مگر دوسری طرف خود عبدالوہاب نجدی کی تقلید کرتے ہیں؟ یہ کیا ماجرہ ہے؟

بشیر: بھائی! یہ محض ایک خلش اور مغالطہ ہی ہے جو سراسر جہالت پر مبنی ہے۔

سنئے پہلی بات تو یہ ہے کہ جب اہل حدیث کسی کی بھی تقلید کو ممنوع کہتے ہیں تو محمد بن عبدالوہاب کی تقلید کو کیونکر جائز کہہ سکتے ہیں؟ یہ بھی ناجائز اور ممنوع ہے۔ تقلید کسی کی بھی درست نہیں۔ محمد ابن عبدالوھاب ہوں یا داؤد ظاہری' شوکانی ہوں یا وحید الزماں یا کوئی اور۔ یہ ہستیاں اپنی جگہ خواہ کچھ بھی ہوں دین میں حجت نہیں ہیں۔ دین میں اگر حجت ہے یعنی دین میں اگر سکہ چل سکتا ہے تو صرف اس بزرگ و برتر اور لاثانی ہستی کا چل سکتا ہے جس پر رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنا قرآن اتارا۔ اور وہ صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

دوسری بات' جب آپ اہل حدیثوں کو غیر مقلد کہتے ہیں تو پھر انہیں مقلد کہنا روا نہیں' اور اگر مقلد کہتے ہیں تو پھر غیر مقلد کیوں کہتے ہیں؟ پہلے فیصلہ کیجئے انہیں کیا کہنا ہے' مقلد یا غیر مقلد؟ اگر آپ انہیں مقلد کہتے ہیں تو پھر غیر مقلد کہنا کذب ہے۔ اور اگر غیر مقلد کہتے ہیں تو پھر مقلد کہنا جھوٹ ہے۔ کیونکہ دونوں باتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور آپ جانتے ہیں ضدین کا اجتماع ممکن نہیں۔

تیسری بات' امام کا نام عبدالوہاب نہیں بلکہ محمد ہے۔ عبدالوہاب اس کے والد کا نام ہے' لہٰذا محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں کو وہابی کہنا ترک کر دیجئے اور اگر ضرور کچھ کہنا ہی ہے تو "محمدی" کہنا شروع کر دیجئے۔

چوتھی بات آنحضرت ﷺ نے جس نجد کے لیے بد دعا فرمائی تھی وہ نجد عراق یعنی کوفہ کا علاقہ ہے حجاز نہیں ہے۔ تمام شارحین نے نجد سے مراد علاقہ حجاز نہیں لیا بلکہ کوفہ لیا ہے۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ سب فتنے یہیں سے اٹھے۔

رہی یہ بات کہ حضور اکرم ﷺ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو امت کا چراغ کہا۔ تو یہ آنحضرت ﷺ پر صریح بہتان ہے۔ صحیح حدیث ہے مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (جس کا مطلب ہے) کہ حدیث گھڑ کر پیش کرنے والا جہنمی ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں یہ "اَبُو حَنِيفَةَ سِرَاجُ اُمَّتِي" والی روایت جھوٹی اور من گھڑت ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ سے ہرگز ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔

نذیر: آپ کا ہم نے قیمتی وقت لیا۔ آپ کا شکریہ' بہت بہت شکریہ' دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صرف قرآن و حدیث کے مطابق عقیدہ و عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جو لوگ اہل حدیثوں پر جھوٹے الزامات لگاتے ہیں اللہ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

قدیر: بھائی بشیر' معذرت کے ساتھ ایک بات میں پوچھنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ' جب اللہ نے آپ کا نام مسلمان رکھا ہے تو آپ اہل حدیث کیوں کہلاتے ہیں؟ کیا اس کا کوئی معقول جواب ہے آپ کے پاس؟

بشیر: میرے بھائی! یہ اعتراض آپ پر بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جب اللہ نے آپ کا نام مسلمان رکھا ہے تو آپ حنفی کیوں کہلاتے ہیں؟ اور کیا حنفی (یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) کا مقلد کہلانے سے اہل حدیث (یعنی قرآن اور حدیث والا) کہلانا بہتر نہیں ہے؟

قدیر: ہاں بھائی! آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔ امام ابو حنیفہ یا کسی بھی امام بزرگ کی طرف نسبت کرنے سے قرآن و حدیث کی طرف نسبت کرنا تو بہر حال بہتر ہے۔

بشیر: اب اپنا جواب بھی سن لیجئے۔ کہیں کوئی چبھن باقی نہ رہ جائے۔ اور یہ مغالطہ آپ ہی کو نہیں ہوا' ہمارے کچھ اور بھائیوں کو بھی ہوا ہے۔

بے شک اللہ نے سورہ حج آیت ۷۸ میں فرمایا: هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ کہ اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ مگر جس مالک نے یہ فرمایا۔ اس نے یہ بھی فرمایا ہے:

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ ---- (المائدۃ: ۴۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يٰاَهْلَ الْكِتَابِ... (آل عمران:٧٠)

رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ.... (الفتح:١٨)

اُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (البقرہ:١٧٧)

الاَ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ (المائدہ:٥٦)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا.... (البقرۃ:١٨٣)

یعنی کسی کو "اہل الانجیل" کہا۔ کسی کو "اہل الکتاب" کہا۔ کسی کو "مومنین" کا لقب دیا۔ کسی کو "اہل البیت" کے لقب سے ملقب فرمایا۔ کسی کو "متقون" کے پیارے نام سے یاد کیا۔ کسی کے لیے "حزب اللہ" نام کو پسند کیا' کسی کو "اہل الذکر" کے عظیم لقب سے یاد کیا' کسی کو "ایمان والو" کے خطاب دلنواز سے مخاطب فرمایا۔ اسی طرح کسی کو "مفلحون"۔ کسی کو "فائزون" کے معنی خیز اسماء سے یاد کیا۔ ذرا غور فرمایئے' اگر "مسلمان" نام کے علاوہ اور ناموں کا استعمال ممنوع ہوتا تو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مسلمانوں کو اور ناموں سے ہرگز نہ بلاتے۔ بھلا اللہ تعالیٰ ایک بات ارشاد فرماکر خود ہی اس کے خلاف کیسے کہہ سکتے تھے؟ کبھی نہیں۔ اور کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ مذکورہ طبقات مسلمان یا "مسلمین" نہیں تھے؟

اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ نے اہل الانجیل بھی کہا۔ ان میں اگر کافر تھے تو "مسلمان" بھی تھے۔ جن کے اسلام اور تدین و تقویٰ کی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖ اِلَيْكَ (آل عمران:٧٥) اور اُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۤءَ الَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُوْنَ ○ (آل عمران:٧٥) اوصاف جمیلہ بتلاتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از حد تعریف کی۔ اور باقی جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے سب مومنون' متقون مفلحون' فائزون' حزب اللہ اور الذین آمنوا پکے سچے مسلمان اور اعلی درجے کے مومن تھے۔ کیا ان کے مسلمان ہونے میں کوئی شبہہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ جو ان کے اسلام میں شبہ کرے وہ خود مسلمان نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ذاتی نام ایک ہی ہوتا ہے۔ البتہ صفاتی نام آدمی کے وصف یا شغل یا کسی فن میں ممارست یا تعلق کی وجہ سے اور بھی ہو سکتے ہیں بلکہ ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کا نام عبدالرحمن ہے اور وہ بیک وقت ڈاکٹر بھی ہے' حکیم بھی ہے' اپنی کسی پرائیویٹ کمپنی کا ڈائریکٹر بھی ہے' کسی دینی انجمن کا آڈیٹر بھی ہے' ماہنامہ کا ایڈیٹر بھی ہے' وہ آتھر بھی ہے' شاعر بھی ہے' اپنی وسیع زمین کا مالک بھی ہے' اور حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کر چکا ہے' اور سلسلہ سادات یا خاندان علوی سے تعلق بھی رکھتا ہے' علاوہ ازیں خطابت بھی کرتا ہے اور حافظ قرآن بھی ہے' تو یہ شخص ڈاکٹر بھی کہلا سکتا ہے' ڈائریکٹر بھی' آڈیٹر بھی کہلا سکتا ہے' ایڈیٹر بھی' آتھر (مصنف) بھی کہلا سکتا ہے' شاعر بھی' علیٰ ہذا القیاس یہ لینڈ لارڈ بھی کہلا سکتا ہے' حاجی بھی' سید و علوی بھی' خطیب بھی' حافظ بھی' بزنس مین بھی۔ بے شک یہ ان مذکورہ نسبتی ناموں سے پکارا جا سکتا ہے۔ دیکھئے یہ آدمی ایک ہے مگر نام گیارہ ہیں اور ان کا استعمال ہوتا ہے اور ہو رہا ہے' ان کے استعمال سے نہ قرآن پر حرف آتا ہے نہ حدیث پر۔۔۔ اس طرح آدمی "مسلمان" ہو کر اہل الحدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کہلا سکتا ہے اہل سنت بھی ولا حرج۔ یہ نام اسے شغل بالحدیث اور ممارست بالسُّنَّہ کی وجہ سے ملا ہے۔ آپ کی احادیث کو سینے سے لگانے کی وجہ سے ملا ہے۔ اس نام پر اعتراض کی گنجائش ہے نہ ضرورت۔ یہ الگ سوال ہے کہ ایک شخص اہل الحدیث' یا اہلسنّت کے علاوہ شرعاً اور نام بھی رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ کسی مسلمان کا قرآن' حدیث' سنت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور طرف منسوب ہونا درست نہیں۔ اس سے فرقہ بندی کا اظہار ہوتا ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ جبکہ قرآن و حدیث سے فرقہ بندی کی تردید ہوتی ہے۔

مختلف لوگوں کو مختلف علوم و فنون کے شغل کی وجہ سے القاب ملتے ہیں۔ مگر یہ اہل حدیث جماعت کا اعزاز ہے کہ انہیں قرآن اور حدیث نبوی کے شغل کی وجہ سے پیارا لقب اہلحدیث ملا۔ ہمیں اس عظیم الشان نام پر ندامت نہیں ہے۔ بلکہ الحمد للہ مسرت ہے۔ ہمارا نعرہ ہے۔ع

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہیں گے ہم

اور اہلحدیث ہی کی شان میں کسی نے یہ کہا ہے:

اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ اَهْلُ النَّبِيِّ
اِنْ لَّمْ يَصْحَبُوا نَفْسَهٗ اَنْفَاسَهٗ صَحِبُوا

"یعنی اہلحدیث نبی اکرم ﷺ کا گروہ ہیں اگرچہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی ذی وقار مجلس اختیار نہیں کی مگر آپ کے ارشادات گرامی کو تو سینے سے لگایا ہے۔"

قدیر: ہاں! ایک اور بات یاد آئی کہ ہمیں اپنے آپ کو "اہل حدیث" کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجائے "اہل السنت" کہلانا چاہیے۔ کیونکہ بہت سی احادیث پر عمل کرنا ممکن نہیں۔

دوم' اہل حدیث کہلانے سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ فرقہ حدیث کو تو مانتا ہے۔ مگر قرآن کو نہیں مانتا' جیسا کہ اس کے برعکس نام اہل قرآن ہے۔ یہ نام چکڑالویوں' پرویزیوں اور دیگر منکرین حدیث قسم کے لوگوں نے رکھا ہوا ہے۔ یہ لوگ قرآن کو تو مانتے ہیں مگر حدیث کو نہیں مانتے۔

قدیر: ٹھیک ہے بھائی' یہ اعتراضات میرے دماغ میں بھی گھومتے رہتے ہیں' بس یہ ایک کھٹک ہے' للہ! اسے دور کر دیجئے۔

بشیر: یہ محض ایک کھٹک ہی ہے اور کچھ نہیں ہے۔ اب غور سے سنو' میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ اعتراضات محض تعصب و جہالت پر مبنی ہیں کیونکہ اہل حدیث اور اہل سنت میں کوئی تباین و تخالف نہیں۔ اہل حدیث کے معنی ہیں حدیث والا' اور سنت کے معنی ہیں سنت والا۔ اگر حدیث اور سنت کا ایک ہی مفہوم ہے تو اہل حدیث اور اہل سنت کے مفہوم میں کیسے فرق ہو گیا؟

حدیث' رسول اکرم ﷺ کے قول' فعل اور سکوت کو کہتے ہیں' مثلاً صحیح بخاری کی حدیث میں ہے صَلُّوْ کَمَا رَأَ یْتُمُوْنِی اُصَلِّی تم یوں نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ اب ایک شخص حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق نماز پڑھتا ہے یہ یقیناً حدیث پر عمل کر رہا ہے۔ کون کہتا ہے کہ حدیث پر عمل کرنا ناممکن ہے؟ ایسی گمراہی کی باتیں وہی شخص کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے جو حدیث کا منکر ہو یا حدیث کا دشمن ہو' اور حدیث کا درجہ گرانا چاہتا ہو یا اس کا دماغ صحیح نہ ہو۔ سچا مسلمان اور نارمل انسان ایسی یا وہ گوئیاں نہیں مارتا۔ اگر معترض مسلمان ہے تو اسے اپنے اسلام کی فکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ حدیث مبارکہ کے استخفاف اور توہین سے آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ جو کچھ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ "حکم" ہے تو اسے اپنانا ضروری ہے اگر وہ "نہی" ہے تو اس سے باز رہنا ضروری ہے اور اگر آپ ﷺ نے عملاً نمونہ پیش فرمایا تو بحکم قرآنی اس کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ الا یہ کہ وہ خصائص النبی ﷺ سے ہو' کیونکہ خصائص نبوی پر عمل کرنے کا کوئی بھی قائل نہیں ہے جیسے گیارہ نکاح کرنا یا ہنڈیا اور کنویں میں لعاب دہن ڈالنا' یا جنت کا تمغہ عطا کرنا وغیرہ۔ اور جس کام سے آپ ﷺ نے روکا' یا ٹوکا نہ ہو' اسے بلا کھٹکے اختیار کیا جا سکتا ہے' اور آپ ﷺ کی ہر ادا کو سنت کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی کے ہر شعبہ میں بیسیوں سنتیں ہیں ان کا اپنانا اسی طرح ضروری ہے جس طرح حدیث کو اپنانا ضروری ہے۔ بلا شبہ ہر اہل حدیث' اہل سنت ہے اور ہر اہل سنت اہل حدیث ہے۔ حدیث اور سنت باہم ضدین نہیں بلکہ مترادفین ہیں۔ یعنی ایک دوسری کی ضد نہیں بلکہ ایک دوسری کی ہم معنی ہیں۔

رہا دوسرا اعتراض' تو وہ بھی اس طرح جہالت پر مبنی ہے جس طرح سابقہ اعتراض جہالت پر مبنی تھا۔ کیونکہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتار' کردار' رفتار کو بھی کہتے ہیں اور قرآن مجید کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں تقریباً آٹھ مقامات ایسے ہیں جہاں کلام اللہ (یعنی قرآن مجید) کو حدیث کہا گیا ہے مثلاً:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ (الزمر:۲۳)

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ (المرسلات:۵۰)

اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا (الکہف:۶)

یہ تین مقامات بطور نمونہ پیش کیے گئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر خطبہ میں فرماتے تھے۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ (مشکوٰۃ المصابیح) "یعنی بہترین حدیث کتاب اللہ ہے۔"

مذکورہ حوالہ جات سے آشکارا ہو گیا کہ قرآن مجید کا نام بھی حدیث ہے۔ اور جو جماعت قرآن و حدیث کی قائل و فاعل ہے، وہ اہل حدیث ہے۔

قدیر: کتنا تسلی بخش جواب دیا آپ نے .... سبحان اللہ ..... کہ دل مطمئن اور مسرور ہو گیا۔

منیر: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اہل حدیث ایک فرقہ ہے جو انگریزی دور کی پیداوار ہے، کیا ان کی یہ بات صحیح ہے؟

بشیر: پہلے معلوم ہونا چاہیے کہ فرقہ کسے کہتے ہیں؟ سنئے ایک ہوتی ہے اصلی جماعت، جیسے رسول اللہ ﷺ کی جماعت، جسے جماعت صحابہ بھی کہتے ہیں۔ اور ایک ہے اصلی جماعت سے پھٹ کر اور کٹ کر علیحدہ ہونے والا گروہ، اسے فرقہ کہتے ہیں۔ اصلی جماعت کی علامات خود پیغمبر ﷺ نے بتا دیں۔ اور فرمایا مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِيْ "یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ صحیح اور اصلی جماعت ہے جو اس طریقے پر چلے جس پر میں اور میرے صحابہ گامزن ہیں"۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی قرآن و حدیث کے حامل و عامل تھے۔ اور جو ان کی راہ پر چلے وہ بھی قرآن و حدیث کے حامل و عامل تھے۔ یہ سب لوگ اہل حدیث و اہل سنت تھے اور صراط مستقیم پر جادہ پیما تھے۔ انہیں انگریز سے جوڑنا سراسر ضد اور نری جہالت ہے۔ البتہ تقسیم ملک سے قبل انگریز نے حاملین توحید و سنت اور سر بکف مجاہدین کو بدنام کرنے کے لیے "وہابی" کا لقب دیا۔ اسی طرح انگریز کے ٹوڈیوں نے اہل حق کو "وہابی" لقب سے مشہور کرنا شروع کر دیا۔ حالانکہ اہلحدیث ہرگز فرقہ نہیں بلکہ اصلی جماعت ہے۔ اور یہ انشاء اللہ پوری آب و تاب کے ساتھ قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گی۔ اور ان کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکے گا۔ انشاء اللہ۔

منیر: الحمد للہ! ہمارے تمام شکوک دور ہو چکے ہیں۔ آخر میں یہ بتا دیجئے کہ ہم نماز کس طرح ادا کریں؟ کیونکہ اس کے مختلف طریقے مروج ہیں۔ ہمیں براہ کرم نماز کے صحیح طریقہ سے آگاہ کر دیجئے۔

قدیر: ہاں' آخر میں ذرا نماز کی بابت گذارش ہے کہ اس کا صحیح طریقہ بتا دیجیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ نماز جیسی عبادت میں نقصان آ جائے۔

بشیر: آپ کا جواب بالکل آسان ہے وہ یہ کہ نماز یوں ادا کرو جس طرح حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی۔ اور چونکہ آپ نے صحیح نماز کا طریقہ پوچھا ہے' اس لیے عرض ہے کہ صحیح طریقہ نماز وہ ہے جو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمایا ہے۔ اور وہ ہے کامل خشوع و خضوع کے ساتھ' پوری طمانیت کے ساتھ' مسنون اداؤں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعاؤں کے ساتھ۔ نماز جس قدر آنحضرت ﷺ کے طریقے کے زیادہ مطابق ہو گی اسی قدر اللہ کی بارگاہ میں زیادہ مقبول ہو گی۔ آنحضرت ﷺ کا قیام، رکوع، قومہ[1]، سجدہ، جلسہ[2]، جلسہ استراحت[3]، اور تشہد نہایت پر سکون ہوتا تھا، نماز کا وہی انداز صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنایا۔ پھر وہ انداز تبع تابعین نے اپنایا۔ اسی طرح چلتے چلتے وہ انداز بعد والوں نے اپنایا اور آج وہی انداز اہل حرمین نے اپنایا ہوا ہے۔ ان لوگوں کی نماز کی ہیات یعنی ظاہری شکل و صورت بھی ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم کی نماز کی شکل و صورت تھی۔ بے شک کتب حدیث سے ان کی نماز Tele کر لیں۔ آپ ذرا فرق نہیں پائیں گے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ! آج اہل حدیث کی نماز بھی ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح آنحضرت ﷺ کی نماز تھی۔ جس طرح خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نماز تھی، جس طرح اصحاب بدر و رضوان رضی اللہ عنہم کی نماز تھی جس طرح اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نماز تھی۔

منیر: اہل حدیث نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں، اونچی آواز سے آمین کہتے ہیں رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفعیدین کرتے ہیں بلکہ دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے وقت بھی رفع الیدین کرتے

۱۔ رکوع کے بعد کھڑا ہونا۔

۲۔ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

۳۔ پہلی یا تیسری رکعت میں کھڑے ہونے سے قبل تھوڑی دیر بیٹھنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اور امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں۔۔۔۔ اور جماعت میں کھڑے ہوں تو آپس میں پاؤں اور کندھے ملا کر کھڑے ہوتے ہیں' نماز ختم ہونے پر ایک بار اللہ اکبر اور تین بار استغفراللہ بلند آواز سے کہتے ہیں۔ اور ان باتوں کے علاوہ نماز میں خصوصاً ٹخنے سے اوپر پائنچے رکھتے ہیں اور ٹخنے ننگے رکھنے کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔ نیز نماز بڑے آرام و سکون سے ادا کرتے ہیں۔ لیکن یہ اعمال و افعال احناف بجا نہیں لاتے بلکہ ان کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ اس صورت کیا ان کی نماز میں کوئی نقص تو نہیں ہوتا؟ کیا ان کی نماز پوری ہو جاتی ہے؟ اگر ہم مسلک اہل حدیث اختیار کر کے نماز احناف کے طریقے کے مطابق ادا کر لیں تو کوئی خرابی تو لازم نہیں آئے گی؟ کیونکہ حنفی نماز میں عام آسانیاں ہیں اور کوئی خاص پابندی نہیں۔ جس طرح چاہیں نماز ادا کریں۔ اللہ کے فضل سے کسی قسم کی روک ٹوک نہیں۔ بس دل میں خیال آ رہا ہے کہ مسلک تو اہل حدیث کا اختیار کر لیا جائے' کیونکہ ازروئے دلیل یہ مسلک سچا اور کھرا ہے جیسا کہ ہم نے دلائل کی روشنی میں خوب جانچ پرکھ کر لی ہے۔ اور نماز احناف کی بحال رکھی جائے۔ کیونکہ یہ مزیدار اور ہلکی پھلکی ہوتی ہے۔ آدمی منٹوں میں اس سے فارغ ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر ان کی تراویح میں تو تکان ہوتی ہی نہیں۔ اور اس پر کوئی روک بھی نہیں ہے۔ کیا خیال آپ کا؟ اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

قدیر: ہاں! یہ بات ٹھیک ہے۔ احناف تو جلسہ استراحت بھی نہیں کرتے۔ ان بیچاروں کو تو جلسہ اور قومہ کی بھی خبر نہیں۔ کہ یہ کیا چیزیں ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ نماز میں بھی ایک دوسرے سے دور دور کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ان کے پاجامے شلواریں ٹخنوں سے نیچے لٹک رہی ہوتی ہیں۔ انہیں پتہ ہی نہیں کہ یہ بھی کوئی گناہ کے کام ہیں۔ وہ ایسی باتوں کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے۔

بشیر: سنو! میرے بھائی۔ یہ نماز' حاملین حدیث نے کوئی خود اپنے پاس سے تو وضع نہیں کر رکھی۔ بلکہ انہیں نماز کا یہ طریقہ آنحضرت ﷺ سے معلوم ہوا۔ اور آنحضرت ﷺ کو اللہ سے ملا۔ اب خود بتایئے کہ جو نماز آنحضرت ﷺ نے سکھلائی اور پڑھ کر بتلائی بھلا اس سے بہتر کوئی نماز ہو سکتی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے نماز کے اوقات بھی بیان فرما دیئے ہیں۔ اور نماز کے اول وقت کو ترجیح دی ہے۔ الحمدللہ' اہلحدیث دنیا جہان میں جہاں کہیں ہوں نماز کو اول وقت پر اور با جماعت ادا کرتے ہیں۔ اور نبوی طریقے کے مطابق ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل حدیث کی نماز کا طریقہ' نماز کے اذکار' ہیئات اور اوقات وہی ہیں جو امام ہدیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے بیان فرمائے۔ بے شک کتب حدیث سامنے رکھ لیں آپ کو اہل حدیث کی ایک ایک بات حدیث کے عین مطابق نظر آئے گی۔ اور آپ جس اہل حدیث سے چاہیں یہ پوچھ لیں کہ تم یوں نماز کیوں پڑھتے ہو' اس کا ایک ہی جواب ہو گا کہ ہم یوں نماز اس لیے پڑھتے ہیں کہ پیارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے یوں نماز پڑھی تھی۔ اس کے برعکس مقلدین سے پوچھ کر دیکھ لیں وہ نبی کریم ﷺ کا حوالہ دینے کی بجائے اپنے اپنے امام کا حوالہ دیں گے کوئی امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے گا کوئی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔ کوئی کسی کا کوئی کسی کا۔ اور ان کے مقلدین کہیں گے چونکہ ہم فلاں امام کے مذہب پر ہیں لہٰذا ہم نماز بھی اسی کے طریقے پر ادا کرتے ہیں' جبکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور طریقہ اختیار کرنے کا حکم ہے۔ ہم پوچھتے ہیں نماز جو اہم ترین عبادت اور اسلام کا بہت بڑا رکن ہے کیا اس میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ و نمونہ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ اس سلسلے میں "وہ لوگ" (جو تبلیغ کرتے وقت نبی کا نام لیتے نہیں تھکتے اور اپنی ہر تقریر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے میں کامیابی بتاتے ہیں) بھی پیچھے رہ جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے نماز میں رسول کا طریقہ کیوں اختیار نہیں کیا جاتا؟ آخر اشکال کیا ہے؟ حاصل کلام یہ کہ ساری نماز نبوی سامنے رکھ کر آپ خود فیصلہ کر لیں کہ صحیح نماز کون سی ہے؟ امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یا دوسرے لوگوں کی؟ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ ہیں تو ان کی نماز سب سے اعلیٰ کیوں نہیں؟ یقیناً آپ کی نماز بھی سب سے اعلیٰ ہے۔

○ اہل حدیث اگر نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں تو اس لیے باندھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھے تھے۔ دیکھو صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۲۴۳' مسند احمد ج ۵ ص ۲۲۶' ان احادیث کو ائمہ حدیث مثلاً امام ابن خزیمہ' امام ابن عبدالبر اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے صحیح کہا۔

○ اہل حدیث اگر جہری نمازوں میں باآواز بلند آمین کہتے ہیں تو اس لیے کہ باآواز بلند آمین کہنا سنت ہے' جیسا کہ حدیث مبارکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہری نماز میں بآواز بلند آمین کہتے سنا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد باب التامین میں مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس طرح کی متعدد احادیث کتب حدیث میں موجود ہیں۔

○ یہی حال رفع الیدین کا ہے دیکھو صحیح بخاری باب رفع الیدین' صحیح مسلم باب استحباب رفع الیدین' پہلی رفعیدین کے علاوہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد' اور دو رکعت کے بعد کھڑے ہو کر رفع الیدین کی جاتی ہے۔ ایسی احادیث کا ذکر بخاری' مسلم کے علاوہ ابو داؤد' بیہقی وغیرہ بیسیوں کتب میں ہے۔ رفع الیدین اس قدر ٹھوس اور پائیدار سنت ہے کہ علمائے احناف بھی اس کا انکار نہ کر سکے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' وَالَّذِیْ یَرْفَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّنْ لَّا یَرْفَعُ لِاَنَّ اَحَادِیْثَ الرَّفْعِ اَکْثَرُ وَ اَثْبَتُ۔ "یعنی وہ شخص جو رفع الیدین کرتا ہے وہ مجھے اس شخص سے زیادہ محبوب ہے جو رفع الیدین نہیں کرتا' کیونکہ رفع الیدین کی احادیث بہت زیادہ ہیں اور پختہ دلیل سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ السلام سے ثابت ہیں"۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث مسلم کے مطابق رفع الیدین منسوخ ہو چکی ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ "جزء رفع الیدین" میں فرماتے ہیں کہ جو شخص مسلم کی (سرکش گھوڑوں ۔۔۔ والی) حدیث سے رفع الیدین کے منسوخ ہونے کا استدلال کرتا ہے وہ جاہل مطلق ہے۔ لَا حَظَّ لَہٗ فِی الْعِلْمِ "اسے علم سے کوئی سروکار نہیں ہے"۔ خیل شمس یعنی سرکش گھوڑوں والی حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے "باب التشہد عند السلام" میں درج کر کے بتا دیا ہے کہ شروع میں لوگ نماز کے اختتام پر سلام کرنے کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا۔ اور چونکہ عربی زبان میں ہاتھ اٹھانے کو "رفع الیدین" کہتے ہیں اس لیے دوستوں نے ---- (پڑھے لکھے دوستوں نے) "رفع الیدین" کے الفاظ سے دھوکہ دے کر یا دھوکہ کھا کر اس حدیث کو ناسخ قرار دے کر زیر بحث رفع الیدین کی تمام احادیث کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ اناللہ' حدیث کی توہین اور استخفاف کی اس سے بڑی مثال اور کیا ہو سکتی ہے؟ اور ستم بالائے ستم یہ کہ ساتھ یہ بھی مشہور کر دیا کہ شروع میں لوگ بغلوں میں بت لے کر نماز پڑھنے آتے تھے اس لیے آپ نے آغاز اسلام میں رفع الیدین کا حکم دیا تھا تاکہ ہاتھ اٹھانے سے وہ بت گر جائیں۔ اور جب لوگ عقیدے میں پختہ ہو گئے اور توحید پرست بن گئے تب رکوع والی رفع الیدین منسوخ کر دی۔ استغفر اللہ العظیم۔ اپنے تقلیدی مذہب کو ثابت کرنے کے لیے پہلے حدیث کی توہین کی۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی کی۔ حالانکہ یہ بیان کردہ دونوں سفید جھوٹ ہیں جن کا علم اور حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ ہم ایسے غالین اور محرفین کے لیے سوائے دعا کرنے کے اور کیا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ کیا تقلید و جمود کی وجہ سے کیا۔ اور امر واقعہ ہے کہ تقلید و جمود کی بنا پر آدمی حق سے دور ہو جاتا ہے۔ بلکہ حق سے نفور ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ اہل حدیث اگر نماز میں دوسرے نمازی کے ساتھ پاؤں اور کندھے ملاتے ہیں تو اس لیے ملاتے ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ کا حکم ہے۔ خود بتایئے آپ ﷺ کا حکم ماننا چاہیے یا اس کا انکار کر دینا چاہیے؟ یقیناً ماننا چاہیے۔ چنانچہ صحیح بخاری باب الزاق المنکب بالمنکب اور صحیح مسلم باب تسویۃ الصفوف میں احادیث یعنی آپ کے ارشادات گرامی موجود ہیں۔ جن کے نتیجے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ پاؤں اور کندھے ملا کر کھڑے ہوتے تھے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دنیا کے تختے پر حدیث کی نمبر اول کی کتب شمار ہوتی ہیں اور سب لوگ ان کتب کا یہ بلند ترین رتبہ مانتے ہیں۔ یعنی ایسی احادیث صاف' صریح اور صحیح ہیں جن کی صحت و صداقت میں کوئی شبہ نہیں۔ اگر کوئی شخص انہیں اہمیت نہیں دیتا تو اس میں اہلحدیث کا کیا قصور ہے؟ اس کا اپنا قصور ہے۔

سچ کہا کسی نے ؎

آنکھیں اگر بند ہیں تو دن بھی رات ہے بھلا اس میں کیا قصور ہے آفتاب کا؟

○ اسی طرح اہل حدیث نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں تو اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی سورۂ فاتحہ پڑھنے کا ہے۔ وہ ارشاد گرامی آپ بھی سن لیں۔ کوئی بڑی بات نہیں جو عمل کی توفیق نصیب ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ دیکھیے صحیح بخاری بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَ ۃِ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ فِي الصَّلَوَاتِ کُلِّھَا' ابوداؤد بَابُ مَنْ تَرَكَ الْقِرَأَۃَ' ترمذی بَابُ فِي الْقِرَأَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ مذکورہ احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکال کر دیکھ لیں۔ اگر احادیث نہ ہوں تو ہم مجرم ہیں۔ مذکورہ تمام احادیث کو صرف تقلید کی وجہ سے رد کر دیا جاتا ہے۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں جب تک آدمی تقلید وجمود کو خیرباد نہیں کہے گا اس کی نماز کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بات ہم ہر جگہ کہنے کے لیے تیار ہیں کہ درست مکمل اور صحیح صرف وہ نماز ہے جو رسول اللہ ﷺ ادا فرماتے تھے۔ اس کے علاوہ کسی اور نماز کو ہم یہ درجہ نہیں دے سکتے۔

○ لوگ نماز کے بعد بیٹھ کر خدا خبر کیا کیا ذکر و وظیفہ کرتے ہیں مگر اہل حدیث اس موقع پر بھی وہی ذکر و وظیفہ کرتے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ یعنی ایک مرتبہ باآواز بلند "اللہ اکبر" اور تین مرتبہ "استغفراللہ۔" اور اسی لہجے میں ذکر کرتے ہیں جس لہجے میں آپ ﷺ نے ذکر فرمایا۔ تاکہ سنت مبارکہ پر پورا عمل ہو اور ذرا فرق نہ رہے۔ دیکھو بخاری باب الذکر بعد الصلوۃ، صحیح مسلم باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ۔

○ جہاں تک ٹخنے ننگے رکھنے کا تعلق ہے تو یہ مسئلہ بھی ہماری طرف سے نہیں ہے بلکہ حضرت رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ورنہ ہمیں ٹخنے ننگے کروانے سے کیا حاصل؟ دراصل ٹخنے ڈھانپنا متکبرین کی علامت تھی۔ اور تکبر بہت بڑا گناہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ہو یا غیر نماز ہر حال میں مرد کو ٹخنے ننگے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس کے برعکس عورت کو ٹخنے ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔ بیشک تکبر کی نیت نہ بھی ہو جب بھی مردوں کے لیے اسبال ازار (ٹخنوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپڑا لٹکانا) ممنوع قرار دیا ہے۔ اگر اہل حدیث ایسی احادیث پر عمل کرتے ہیں تو یہ کوئی برائی نہیں کرتے۔ سنت نبوی کا احیاء ہی کرتے ہیں۔ دوسروں کو ان پر تنقید کرنے کی بجائے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ نبوی نماز پر اعتراض کرنے والے روز قیامت پکڑے جائیں۔ جو لوگ اہلحدیثوں کا مذاق اڑاتے ہیں وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ اس موضوع پر تقریباً آٹھ احادیث ہیں۔ چونکہ اس کتاب کا یہ موضوع نہیں ہے لہٰذا یہاں زیادہ نہیں نمونہ کے طور پر نماز کے حوالے سے ایک حدیث پیش ہے۔ حدیث بالکل صحیح اور صریح ہے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وَلاَ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى صَلٰوةِ رَجُلٍ يَجُرُّ اِزَارَهُ بَطَرًا "یعنی جو شخص بڑائی کی وجہ سے نماز میں شلوار یا پاجامہ لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا۔ دیکھو صحیح ابن خزیمہ بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي اِسْبَالِ الْاِزَارِ۔ بخاری کتاب اللباس بَابُ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فهو فی النار۔

امید ہے اب آپ حقیقت حال سمجھ چکے ہوں گے۔ اول تو مسائل کے بیان میں کوئی کمی نہیں رہی۔ لیکن پھر بھی آپ کوئی کمی یا خطا محسوس کریں تو جب چاہیں تبادلہ خیال فرما سکتے ہیں۔ آپ کی تسلی کرنا بندہ کا فریضہ ہے۔

نذیر: ماشاءاللہ! آج کی مجلس تو بڑی اچھی رہی۔ آپ نے تو دلائل کی بارش کر دی۔ اور ہر بات حضور اکرم ﷺ سے احادیث صحیحہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی میں بیان کی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ کی رحمت سے ہمیں منزل مل گئی۔

اب آئندہ ہم مسلک توحید و سنت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے۔ اور نماز کیا' اپنا ہر عمل قرآن و سنت کے مطابق بنائیں گے (انشاء اللہ) فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

قدیر: بھائی بشیر! آپ نے جس انداز سے ہماری رہنمائی کی' اس کی جزاء آپ کو اللہ ہی دے گا۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہم بھٹکنے والے لوگوں کو قرآن و حدیث کا سیدھا اور سچا راستہ بتایا۔ اور اپنا بہت سا قیمتی وقت ہمیں دیا۔ الحمد للہ یہ مجلس بڑی اچھی رہی۔

منیر: اچھا محترم! اب اجازت دیجئے وقت بہت گزر گیا ہے پھر کبھی حاضر ہوں گے' ویسے آج کی بحث بہت دلچسپ اور معلومات افزاء رہی۔ ہم آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

بشیر: یہ دراصل آپ کا شکریہ! کہ آپ نے بڑے شوق اور توجہ سے میری بات سنی۔ ورنہ کم ہیں وہ لوگ ہیں جو اتنے شوق اور انہماک سے احکام قرآن و حدیث سنتے ہیں۔ اور کئی متعصب لوگ تو بالکل ہی نہیں سنتے۔ یہ دراصل اپنے اپنے نصیب کی بات ہے۔ میرے نصیب میں یہ تبلیغ تھی وہ میں نے کر دی۔ اور آپ کے نصیب میں ہدایت تھی وہ اللہ نے آپ کو دے دی۔ اچھا رخصت دیجئے' فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ۔

بخانہ رفتنت مبارک باد   بسلامت روی و باز آئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقلید سے قرآن وسنت کی طرف

سنت رسول ﷺ کی شاہراہ پر آنے کے لیے پگڈنڈیوں اور خمیدہ راہوں سے نکلنا ضروری ہے لیکن جس قدر ضروری ہے اسی قدر پیچیدہ بھی ہے۔ اس کے باوجود اللہ کے فضل وکرم سے اس وقت ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسے خوش نصیب لوگوں کو بطور نمونہ پیش کیا جا سکتا ہے جو اپنے مولویوں اور گمراہ پیروں فقیروں کے جال سے نکل کر قرآن و سنت کے چمنستان میں آ چکے ہیں۔ بلکہ ہمارے پاس تقریباً چالیس ذی علم ارباب فکر و دانش کی ایسی مثالیں موجود ہیں جو تقلید و جمود کی دلدل سے نکل کر قرآن و سنت کی صاف سیدھی اور کشادہ راہ پر آ گئے ہیں۔ اور عوام میں جو لوگ اپنے تقلید و جمود اور شرکیہ رسومات کے جوہڑوں اور تالابوں سے نکل کر قرآن و حدیث کے چشمہ صافی تک پہنچ چکے ہیں یا پہنچ رہے ہیں ان کی تعداد ہزاروں سے گزر کر لاکھوں تک پہنچ رہی ہے' جن کا صحیح استقصاء اور احاطہ آئندہ کا کوئی مؤرخ کرے گا۔ اس میں جماعت اہل حدیث کا اتنا کمال نہیں جتنا قرآن و حدیث کا کمال ہے' اور جہاں توحید و سنت کے متوالے نہیں ہیں بس سمجھ لیجیے وہاں دراصل قرآن و حدیث کا پیغام پہنچا ہی نہیں ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن فاضل دیوبند کا واقعہ

شہر فیصل آباد میں ایک تبلیغی جلسہ [1] نے ایک بڑے عالم کی حیرت انگیز طور

---

[1] بعض لوگ تبلیغی جلسوں کی افادیت کے منکر ہیں۔ یہ باتیں اصل میں بے ذوق' دین نا آشنا اور توحید و سنت سے غافل لوگ کرتے ہیں۔ تبلیغی جلسوں میں اصلاح کی ضرورت ہے لیکن ان کی افادیت مسلم ہے' ہزاروں لوگ انہیں جلسوں میں جا کر اور صلحاء کے مواعظ سن کر راہ راست پر آئے۔ خود مولانا عبدالرحمن دیوبندی کی تردید تقلید و جمود کا محرک بھی تو جلسہ ہی بنا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہ کایا ہی پلٹ دی۔ نمونہ کے طور پر آپ بھی اس بہت بڑے عالم کا سبق آموز واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔

عرصہ ہوا شہر فیصل آباد کے ایک بڑے عالم دین جو دیوبند کے فاضل تھے' تقلید کے نقصانات سے خبردار ہو کر تقلیدی مذہب یعنی دین آباء کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ آپ نے مسلک اہل حدیث اختیار کرنے کے بعد رسالہ "میں اہلحدیث کیوں ہوا؟" لکھا۔ اور جگہ جگہ بھجوایا۔ آپ اس میں جو تحریر فرماتے ہیں وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَ كَفٰى وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

امابعد بندہ حنفی دیوبندی مذہب کا پیرو اور دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہو کر عرصہ دراز تک اسی مسلک پر عمل پیرا رہا۔ پھر غیر جانبدارانہ تحقیق کر کے ۱۹۶۶ء میں مسلک اہل حدیث اختیار کیا اور اس کا باقاعدہ اخبارات میں اعلان کیا بہت سے لوگ پوچھتے ہیں کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟

اس کے جواب میں میں نے یہ چند سطور تحریر کی ہیں اور اس میں اپنی زندگی کے مختلف ادوار بتائے ہیں' جن سے گزر کر یہ عاجز تحقیق کے اس مقام پر پہنچا جس کا اعلان کرنا ضروری سمجھا۔ نیز یہ بتایا ہے کہ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے اس میں مذہب اہل حدیث ہی صحیح مذہب (راستہ) ہے۔ مذہب اہل حدیث یہی ہے کہ کوئی بات اس وقت تک تسلیم نہ کی جائے جب تک وہ قرآن و حدیث کے مطابق نہ ہو اور اگر قرآن و حدیث کے خلاف کسی بڑے سے بڑے عالم کی بات بھی ہو تو وہ بھی قابل قبول نہیں۔ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقابلہ میں نہ کسی عالم کو سند اور دلیل مانتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی امام کی ذاتی رائے کو شرعی حجت مانتے ہیں۔ بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بھی وہی ارشادات قابل قبول ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوں۔ یہ ہے میرا مذہب ۔۔۔۔ "عبدالرحمٰن"

اہم واقعہ جو تقلید سے براءت کا سبب بنا

اس سلسلہ میں مجھے ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ ۱۹۶۲ء میں لائل پور (اب فیصل آباد) شہر میں نماز تراویح کا اختلافی مسئلہ چھڑ گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ منٹگمری بازار اہل حدیث کی مسجد میں ایک جلسہ عام میں امام المناظرین حضرت مولانا احمد دین گکھڑوی مرحوم و مغفور اور رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی (یہ دونوں بزرگ وفات پا چکے ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وِاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن) (فاروقی) نے چیلنج کر دیا کہ بیس (۲۰) رکعت تراویح کوئی حنفی عالم ثابت کر کے دکھانا چاہے تو ہم مناظرہ کے لیے تیار ہیں' میرے مدرسہ کے دو طالب علموں نے رقعہ لکھا کہ ہم تیار ہیں' انہوں نے واپس آ کر مجھ سے مناظرہ کے لیے کہا۔ تو میں نے کہا کہ مناظروں سے مسائل ثابت نہیں ہوا کرتے' میں جلد ہی نماز تراویح پر ایک رسالہ لکھنے والا ہوں۔ پھر میں نے ایک رسالہ لکھنے کا عزم کیا۔ تو چونکہ دوسرے حنفی مدرس علماء کی طرح باقی علوم و فنون کا ماہر تھا' مگر حدیث چونکہ کوئی پڑھتا ہی نہ تھا' اس لیے حدیث میں مجھے کوئی مہارت نہ تھی' چنانچہ میں رسالہ کا مواد حاصل کرنے کے لیے مولانا سرفراز احمد خاں صفدر صاحب کے پاس گکھڑ گیا' کیونکہ وہ اہل حدیث کے مقابلہ میں اختلافی مسائل پر کتابیں لکھتے رہتے تھے' انہوں نے مجھے بیس رکعت تراویح کی دو دلیلیں پیش کیں' ایک موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت جس میں راوی یہ بیان کرتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں لوگ رمضان کی راتوں کو بیس رکعت کا قیام کرتے تھے اور چونکہ یہ موطا کی روایت ہے اس لیے یہ مستند ہے۔

دوسری یہ دلیل پیش کی کہ سنن بیہقی میں یہ روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تین دن باجماعت جو نماز تراویح پڑھائی تھی وہ بیس رکعتیں تھیں۔ مولانا سرفراز احمد خاں صاحب نے خود یہ فرمایا کہ اس روایت میں ابو شیبہ نامی ایک راوی ہے' اور اہل حدیث اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں' مگر اسمائے رجال کی کتاب "میزان الاعتدال" میں یہ ذکر ہے کہ امام بخاری نے اس راوی کو ضعیف قرار نہیں دیا۔ اور پھر مجھے "میزان الاعتدال" کی یہ عبارت نکال کر دکھائی اور لکھوائی۔ عبارت یہ ہے کہ ابو شیبہ کا ذکر کرتے ہوئے مصنف کہتا ہے کہ:

"سَكَتَ عَنْهُ الْبُخَارِيُّ" یعنی اس راوی سے امام بخاری نے "سکوت" فرمایا ہے' مولانا صاحب نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی پر کوئی تنقید نہیں کی۔ اور جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تنقید نہیں کرتے تو دوسرے محدثین کی تنقید کا کیا کام رہ جاتا ہے؟ میں نے واپس آکر رسالہ لکھ کر چھپوا دیا اور شائع کر دیا۔ اور یہ عبارت بھی لکھ دی اس پر ایک اہل حدیث عالم کی طرف سے یہ اشتہار شائع ہوا کہ اگر "میزان الاعتدال" سے مولانا عبدالرحمن صاحب یہ ثابت کر دیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابو شیبہ کو ضعیف نہیں قرار دیا تو میں مولانا کو ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا۔[1]

مجھے یہ اشتہار پہنچا تو بڑی حیرت ہوئی کہ "میزان الاعتدال" میں یہ عبارت میں نے خود دیکھی ہے۔ تو پھر یہ چیلنج کیسا ہے؟ میں نے سمجھا کہ شاید جو جملہ میں نے نقل کیا ہے اس کے سیاق و سباق میں کوئی اور عبارت ہو اور میں نے نہ دیکھی ہو۔ چنانچہ میں نے بحالت روزہ ہی لاہور کا سفر کیا اور کتاب "میزان الاعتدال" دو سو روپیہ میں خریدی۔ مگر کتاب کا جب مطالعہ کیا تو عبارت بالکل درست تھی' اور

---

[1] یہ ۱۹۶۴ء کا ایک ہزار روپیہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاق و سباق میں کوئی ایسا لفظ نہ تھا جس میں اس جملہ کی نفی ہو۔ میری حیرت اور بڑھ گئی اور واپس لائل پور آ گیا۔ یہاں "میزان الاعتدال" کا مقدمہ پڑھا تو وہاں یہ قاعدہ لکھا ہوا تھا کہ جب اسناد حدیث کی بحث میں یہ جملہ آ جائے کہ "سَکَتَ عَنْهُ الْبُخَارِیُّ" تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یا محدثین رحمہم اللہ نے اس راوی کو حد سے زیادہ ضعیف قرار دیا ہے اور اس کو اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ اس کے متعلق کوئی بحث کی جائے یا تنقید کی جائے' یعنی وہ (راوی بالکل ہی) ناقابل اعتماد ہے' یعنی کسی محدث کے سامنے کسی ایسے راوی کا ذکر آ جاتا' کہ وہ حدیثوں میں سرے سے قابل اعتبار ہی نہ ہوتا' تو محدث اس کے متعلق کہہ دیتا چھوڑو اس راوی کو' یہ بھی کوئی محدث ہے؟ کہ اس پر کوئی بات کی جائے۔ تو "سَکَتَ عَنْهُ الْبُخَارِیُّ" کا مطلب بھی اس قاعدہ کے مطابق یہ ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق سکوت فرمایا ہے۔ یعنی وہ اس قدر ناقابل اعتماد ہے کہ اس کے متعلق کوئی بات کرنا گوارا ہی نہیں کیا۔

جب یہ حقیقت مجھ پر منکشف ہوئی تو میں نے مولانا سرفراز احمد خاں کو لکھا کہ مذہبی تعصب میں آ کر دیانت کو چھوڑ دینا ایک عالم کے شایان شان نہیں ہے' تو انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ جس سے مجھے افسوس ہوا۔ ایک عرصہ کے بعد دوبارہ ملاقات ہوئی تو زبانی فرمایا کہ:

> "مولوی صاحب! ایسے اختلافی مسائل میں حقیقت یہ ہے کہ احادیث حنفیوں کے خلاف ہیں اور ایسے ضعیف سہاروں سے ہی کام لینا پڑتا ہے"۔

اس سے میرے ذہن پر زبردست چوٹ لگی اور افسوس ہوا کہ دین کے معاملہ میں یہ طرز عمل؟ یہ تو خالصتاً یہودی علماء کا طرز عمل ہے۔ چنانچہ ان وجوہ کی بنا پر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایک طرف مدرسہ چلانے سے دست برداری اختیار کر لی' اور دوسری طرف تقلیدی ذہنیت کو بالکل ترک کر دیا اور غیر جانبدار ہو کر عالمی مذاہب کا مطالعہ بھی کیا اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے مسالک کا مطالعہ بھی غیر جانبداری سے کیا۔ اس کے ساتھ ہی عالمی تاریخ بالعموم' اور اسلامی تاریخ بالخصوص زیر مطالعہ رکھی' اپنے لیے قرآن و حدیث کے غیر جانبدارانہ سمجھنے کو نصب العین بنالیا۔ چنانچہ چند سالوں کے مطالعے کے بعد (میں) اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلمانوں کے اختلافی مسائل میں برحق مذہب یہ ہے کہ جو کچھ قرآن و حدیث میں ملے اس کو قبول کر لیا جائے اور اس کے سوا سب انسانوں کی باتوں کو قرآن و حدیث کے ساتھ تطبیق دی جائے۔ جو بات قرآن و حدیث کے مطابق ہو اس کو قبول کر لیا جائے اور جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو اس کو رد کر دیا جائے۔ کیونکہ پیغمبر ﷺ کے سوا کوئی انسان معصوم نہیں۔ تو پھر ہم غیر معصوم انسانوں کی تقلید کیوں کریں؟ ترک تقلید کو نہ صرف یہ کہ میں نے اپنا مسلک بنایا بلکہ میرے نزدیک کسی بھی عالم کے لیے تقلید جائز نہیں۔

رد تقلید پر چند بہترین کتب

معیار الحق	:	شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی ؒ
حسن البیان	:	شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی ؒ
سیرۃ الائمہ	:	مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی ؒ
انوار الحدیث	:	مولانا محمد ادریس فاروقی سوہدروی
نتائج التقلید	:	عالم شہیر مولانا محمد اشرف سندھو ؒ
		مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی ؒ
قول السدید	:	شیخ العرب والعجم سید بدیع الدین شاہ راشدی ؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتی عبدالرحمٰن صاحب دیوبندی کا ایمان افروز واقعہ

حضرۃ العلام مفتی عبدالرحمٰن صاحب آف ٹوبہ ٹیک سنگھ دیوبندی مکتب فکر کے متبحر عالم ہیں۔ آپ نے ۱۹۶۳ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے درجہ علیا میں دورۂ حدیث کیا۔ آپ نے فاضل عربی اور فاضل فارسی امتحانات نمایاں پوزیشن میں پاس کیے۔ اور ۱۹۶۵ء تا ۱۹۸۷ء پاکستان کے مختلف دینی مدارس میں درجہ عالیہ اور دورۂ حدیث کراتے رہے۔ آپ نے ہزاروں فتاویٰ جاری کیے۔ آپ کے قابل ذکر اساتذہ کرام میں مولانا سہیل احمد شاہ امروہی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، شیخ الحدیث مولانا رسول خان، مولانا عبدالصمد صارم کے نام پیش کیے جا سکتے ہیں۔ ۱۹۶۵ء کی بات ہے کہ آپ بھیرہ ضلع سرگودھا میں ایک حنفی مدرسہ میں بطور شیخ الحدیث تعینات تھے کہ خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ اور آپ ﷺ نے انہیں قرآن مجید کی کچھ تفسیر اور حدیث پڑھائی۔ بس یہ واقعہ آپ میں قرآن و حدیث سے محبت پیدا ہونے اور تقلید سے قرآن و سنت کی طرف آنے کا باعث بنا۔ چنانچہ آپ نے صحاح ستہ کا تحقیقی مطالعہ شروع کیا۔ اور بالآخر ۱۹۸۷ء میں کھل کر مسلک اہلحدیث اختیار کر لیا۔ اور بفضلہ آپ نے کھلے بندوں آمین بالجہر اور رفع الیدین کی سنت شروع کر دی۔ جس کے نتیجہ میں ساتھ ہی آپ کو حنفی مدارس سے جواب مل گیا۔ مگر آپ نے کہا ؎

پرواہ نہیں ہو کہ زمانہ خلاف ہے!
رستہ وہی چلوں گا جو ٹھیک اور صاف ہے

اس کے بعد آپ نے تقلید کو راتہ ترک کر کے مسلک اہلحدیث اختیار کرنے کا برملا اعلان کر دیا......ذیل میں آپ کی اپنی تحریر ہدیہ قارئین ہے اسی عزت سے پڑھیے:

مسلک اہلحدیث کو مکمل طور پر قبول کرنے، اس پر مستقل عامل ہونے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف کتاب و سنت (مسلک اہلحدیث) کو ہی عین اسلام یقین کرنے کی میرے دل میں درج ذیل اہم وجوہات ہیں جن کو میں آپ کے استفسار پر اپنے تمام احباب' تلامذہ' پوری قوم اور خصوصاً علماء دین کے سامنے واشگاف الفاظ میں بیان کرتا ہوں تاکہ اگر میرے یقین میں کوئی کجی ہو تو وہ قرآن و سنت کی روشنی میں مجھ پر واضح کی جائے میں انشاء اللہ قرآن و سنت کے راستوں سے بال برابر پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ اور دلیل سے ثابت کی جانے والی ہر غلطی سے رجوع کروں گا۔ اور تاکہ تقلید شخصی کے اندھیروں میں بھٹکنے والے سلیم الفطرت انسانوں کے لیے یہ وجوہات روشنی کا ایک مینار ثابت ہو سکیں۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

(الف) سنت انبیاء کے مقابلہ میں تقلید آباء کو قرآن میں مشرکین کا خاص وطیرہ بتایا گیا ہے اور متعدد آیات میں اس کو شرک اور گمراہی قرار دیا گیا ہے جب کہ اس دور میں مقلدین کی بالکل وہی حالت ہے جو گمراہ قوموں کی انبیاء علیہم السلام کے سامنے تھی۔ وہ انبیاء کی کھلی ہدایت کے مقابلے میں آباء و اجداد کے طریقوں کو حجت مانتے تھے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح متواتر اور مستند احادیث کے سامنے فقہاء کے اقوال پیش کر کے سنت کو جھٹلاتے ہیں۔ اس سے واضح ہوا کہ نجات صرف قرآن و حدیث کی اتباع میں ہے جو اہلحدیث کا ایمان ہے اور تقلید فقہاء شرک فی الرسالت ہے۔

(ب) تاریخ اسلام کا ہر ورق میرے سامنے ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ چار صدیوں تک کے مسلمان جن میں صحابہؓ۔ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ محدثین اور فقہاء مجتہدین سب شامل ہیں۔ محض اور محض قرآن و حدیث کی اتباع کرتے اور دین کا ہر حکم انہی سے معلوم کرتے تھے اور وہی اہل حق تھے جب کہ تقلید فقہاء کا دور اس کے بعد شروع ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) قرآن و سنت کے اصول و احکام ' ہمہ گیر ' آفاقی اور قیامت تک کے لیے سرچشمہ ہدایت ہیں۔ اسی لیے ان میں اجتہاد کا دروازہ علماء اسلام کے لیے ہر وقت کھلا ہے جب کہ مقلدین نے مخصوص فقہاء پر اجتہاد کے دروازے بند کر دیئے۔ اجتہاد اور تحقیق کا حکم رسول اللہ ﷺ نے صادر فرمایا تھا:

"فَاجْتَهِدْ بِرَأْيِكَ" (اگر مسئلہ معلوم نہ ہو تو اجتہاد کو کام میں لاؤ۔)

امت کو یہ حق کس نے دیا کہ وہ اس حکم کو منسوخ کر کے چند فقہاء کو رسولوں کا درجہ دے ڈالے:

(د) میں نے سنا ' پھر دیکھا ' پھر پرکھا ' کہ مقلدین عمر بھر نصوص شرعیہ (قرآن و سنت) کی معرفت سے غافل رہتے ہیں۔ مگر اقوال فقہاء کو مقدس صحیفوں کی طرح یاد کرتے ہیں اور ان میں خوب درک حاصل کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ علامہ ' فاضل اور محقق وہ شخص سمجھا جاتا ہے جو ہدایہ اور شرح وقایہ کی موضوعات کا حافظ اور ان کی موشگافیوں کا ماہر ہو۔ خواہ وہ کتاب اللہ کے نفس ترجمہ کی اہلیت سے بھی محروم ہو۔

(ہ) مقلدین اپنے تمام پیشواؤں سمیت علم حدیث میں افسوس ناک حد تک مفلس ہیں۔ جب کہ تمام اکابر محدثین جن کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کا دین امت کو پہنچا اہل حدیث تھے۔ اور ہمیشہ اتباع حدیث کی وصیت فرماتے تھے۔

(و) تمام محدثین فقہاء بھی تھے۔ مگر مقلدین نے لوگوں کو یہ مغالطہ دے کر دین محمدی سے دور کر دیا کہ محدثین محض راویان حدیث تھے۔ حدیث کے معنی سے باخبر نہ تھے۔ یہ صرف اس لیے کہا گیا کہ عوام الناس صحیح احادیث کے مقابلے میں فقہاء کی موشگافیوں اور خود رائیوں کو دین خداوندی سمجھنے لگیں۔

(ز) دین اسلام کی بنیاد دو اساس صرف دو چیزیں تھیں۔ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ۔ مگر مقلدین نے کبھی تین کبھی چار اور کبھی پانچ اصول بنا کر دین کے اساسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصور کو ختم کر ڈالا۔ اور اس کی جگہ چار رکنی یا پانچ رکنی شریعت جس کی ساری عمارت اوہام و خیالات سے تعمیر کی گئی ہے لا کھڑی کی۔

(ح) مقلدین کے سامنے اگر رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے کوئی بات کی جائے تو ہرگز قبول نہیں کرتے جب تک اس کو کسی فقہی امام کے قول کے ساتھ مدلل نہ کیا جائے۔ انصاف سے کہئے کیا یہ بات اللہ کے رسول ﷺ پر مکمل ایمان کے تقاضے پورے کرتی ہے؟ اور کیا یہی رسول ﷺ سے بغاوت نہیں؟

(ی) میرے اس دعویٰ کی ایک دلیل یہ ہے کہ فقہ حنفی کا سب سے پہلا اور حنفیوں کے نزدیک مستند ترین مجموعہ "القدوری" ہے۔ اب دنیا کا کوئی انصاف پسند صاحب علم القدوری اور فتاویٰ عالمگیری یا فتاویٰ شامی کو سامنے رکھ کر یہ فیصلہ کرے کہ آیا بعد والی دونوں کتابوں کے مسائل امام ابو حنیفہؒ کے مسائل ہو سکتے ہیں؟ مجھے دعویٰ ہے کہ اگر القدوری فقہ حنفی ہے تو فتاویٰ عالمگیری وغیرہ جن میں اس کے مقابلے میں بے شمار فرضی مسائل' اغلوطات اور حیلہ جات بھر دیئے گئے ہیں ہرگز فقہ حنفی نہیں ہو سکتی اور اگر دوسری صورت ہے تو یہ اس امر کا اعتراف ہے کہ فقہ حنفی عیش پرست سلاطین اور سہولت کوش امراء کی خاطر ایجاد کی گئی تھی۔

(ک) جہاں تک کتاب القدوری کا تعلق ہے تو اس میں بے شمار متضاد مسائل ہیں جو امام ابو حنیفہ۔ محمد بن حسن اور ابو یوسف و زفر کی طرف منسوب ہیں اور کسی بھی مسئلہ کی نسبت کے لیے کوئی سند نہ بیان کی گئی ہے اور نہ حقیقت میں موجود ہے (میں اس دعویٰ کو کسی بھی اسلامی ملک کی کسی بھی عدالت میں پیش کر سکتا ہوں) تو میں نے محسوس کیا کہ ایسی جماعت سے چمٹے رہنا جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے صحیح اور مستند صحیفوں کی موجودگی میں فقہاء کی تراشیدہ اور خود ساختہ کتابوں پر ایمان لاتے ہوں۔ مجھے خدا کی عدالت میں بری الذمہ نہیں ہر سکے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) میں وضاحت سے عرض کرتا ہوں اور اپنے تمام احباب اور تلامذہ کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کی عدالت میں سرخرو ہونے اور آخرت میں نجات حاصل کرنے کی فکر کریں۔ میں رب ذوالجلال کو گواہ کر کے واضح کرتا ہوں کہ مجھے سب سے زیادہ فکر مند فقہ حنفی کے حیلوں نے کیا۔ فقہ حنفی کی تقریباً ہر معتبر اور مشہور کتاب شریعت الٰہی میں حیلہ بازی کے جواز سے بھری پڑی ہے۔ اور خدا کے ہر بڑے حکم کو ٹالنے کے لیے نہایت عجیب و غریب حیلے تجویز کیے گئے ہیں۔ اور استفادے کی خاطر مشہور کتابوں میں رکھ دیئے گئے ہیں۔ مثلاً حیلہ اسقاط۔ حیلہ حلالہ' اسقاط زکوٰۃ کا حیلہ' قضاء عمری کا حیلہ' وغیرہ۔

مجھے جماعت اہلحدیث سے منسلک ہو کر یہی محسوس ہوتا ہے کہ میں جس بات کو خود بھی حق یقین کرتا تھا اس کے سچے پرستاروں کی صف میں داخل ہو گیا ہوں اور بحمد للہ پورے شرح صدر' دلائل کی قوت اور یقین کی روشنی کے ساتھ داخل ہوا ہوں۔ مجھے سوائے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے کسی انسان نے اس کے لیے قائل نہیں کیا۔

مقلدین بھائیوں اور دوستوں کے لیے میرا پیغام یہ ہے کہ وہ صرف اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت پر ایمان لانے کے لیے مکلف کیے گئے تھے وہ صحیح معنوں میں انہی دو روشنیوں پر ایمان لائیں۔ اور کسی تیسری چیز کو ان کے ساتھ شامل کر کے شرک کے مرتکب نہ ہوں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ شرک کبھی معاف نہیں ہوگا۔ اور اہلحدیث ساتھیوں کے لیے عرض کروں گا کہ وہ قول و فعل اور یقین کے اعتبار سے پکے سچے اہلحدیث بن جائیں تاکہ دنیا سے شرک و بدعت کے اندھیروں کو دور کرنے میں ان کا کوئی مؤثر کردار بن سکے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسلم پبلیکیشنز
MUSLIM PUBLICATIONS
مسلم پبلیکیشنز لاہور / سوہدرہ (گوجرانوالہ)